تزک جرمنی

یعنی

سرگذشت جناب پرنس البرٹ فرانسس اگسٹس چارلس امانیول پرنس کانسرٹ انگلستان

سردار نامدار ڈیوک سیکس کوبرگ گاتھا شوہر عالی وقار

گیہان خدیو و خدیو گیہان خاقان بنت خاقان بن خاقان ابن خاقان

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ

بفضل خدا ممالک گریٹ برٹن اور آئرلنڈ اور آبادیہاے اور مضافات

واقع یورپ اور ایشیا اور افریقہ اور امریکہ اور اسٹریلیا کی مالکہ
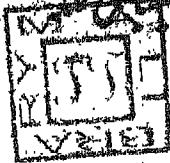
مصنفہ

جناب منشی پنڈت بشمبھر ناتھ صاحب منصرم محکمہ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع پرتابگڈھ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

فہرست مطالب تزک جرمنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

ہزاروں حمد و ثنا خالق عزوجل دیتا ہی ہماری تعریف سے اوسکی تعریف سوا ہے ہمارے اوسکے درمیان فرق بعید پیدا ہی کہ ہم بندے ہیں وہ خدا ہی پس اب اگر کچھ بولیں زبان کھولیں تو کیا فرق ہی جبکہ اوسکے حمد و ثنا کو ہی کسی نے سمجھ کر نہ ہی پھر ہم ایسے نادان مکتب جہالت کے ابجد خوان اوسکی تعریف کیا کرین جہان بڑے بڑے شناور اوسکے بحر اوصاف میں غوطے کھاتے ہیں بحر ناپیدا کنار کے کبھی تہ تک نہ پاتے ہیں سبحان اللہ کیا قادر ہے جسنے ایک امر کن سے کونین کو بنایا ہی فرش خاک کو سطح آب پر بچھایا ہی اوسکی قدرت سے خیمہ افلاک بے چوب ستون کے استادہ ہی جن و بشر کو لیئے اپنی اطاعت کے پیدا کیا ہی وہ احکم الحاکمین رب العالمین ہی یہی کہنا کافی ہی کہ سب سے برتر و بہتر ہے

نعت

اسکے بعد جو اوسکے فرستادہ ہیں جنکا ظہور اس عالم ایجاد میں محض ہمارے ہدایت کیلیے ہوا اونکی بھی تعریف ضرور ہے کیونکہ اونھوں نے جہل کی تاریکی مٹائی ہمکو راہ حق دکھلائی

تعریف سلطان وقت

اسکے بعد جو ظل اللہ ہیں مقبول بارگاہ ہیں اونکی صفت و ثنا بھی منجملہ ضروریات ہے اگر خاموش رہین تو بیوفائی ہے کیونکہ یہ بھی مثل فرائض کے واجبات سے ہے اور حق بھی یہی ہے کسلیے کہ جسکی حکومت کے عہد سلطنت میں ایسی آسایش و آرام پائیں پھر بھی خطا ہے کہ اوسکو بھول جائیں ہمارا ایمان مال اور سب فدا ہی کیونکہ وہ سایہ خدا ہی بیشک ہمارے اوپر فضل خدا ہوا کہ ہمارا ایسا عادل اور رحم دل بادشاہ ہوا شب و روز ہماری دعا ہے خدا سے التجا ہی کہ وہ صد و سی سال سلامت رہے غرب سے شرق تک اوسکی سلطنت رہے بفضل پروردگار عالم و عالمیان و کرم خالق جہان و جہانیان سریرآرای سلطنت متحدہ انگلستان و ممالک قدیم ہندوستان تاج بخش خواقین جہان تاج ستان شاہان گردنکشان خاقان بنت خاقان ابن خاقان ملکہ دوران بلقیس زمان خاتون جہان جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دامت سلطنتہا دلکشا ہی جسکے آستان فلک آشیان و ایوان نصفت نشان پر امن و امان نے پناہ پائی ہی فتح و ظفر دست بستہ در دولت پر حاضر آئی ہی اقبال نے حلقہ اطاعت گوش جان میں ڈالا ہی جسکے آفتاب حکومت کا آج دنیا میں اوجالا ہی خداوندکریم ایسے رحیم شہنشاہ کو ہمیشہ سایہ گستر رکھو عنایت کی

ہمیشہ اوسپہ لطف رکھے

سبب تالیف کتاب

ایسے ہیچمدان ناکارہ زبان خاک ذرۂ بے مقدار جہالت کا دست شائستگی کا محروم بشر ناشدہ سپہر خدمت سلاطین
ناظرین عرض رساہے ایک ذرا سا ماجرا ہے کہ میرے دل میں یہہ خیال آیا کہ افسوس ہے ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں اپنے مالک اور
بادشاہ سے اتنے دور ہیں کہ اونکی زیارت سے بھی مسعود نہیں ایسی قسمت کہاں سے لائیں کہ اوسکے دربار میں باپائیں سریر خلافت
تخت سلطنت پر اوسکو جلوس فرما دیکھیں ہو دو بادب تسلیمات و کورنشات بجا لائیں کاش دور ہی سے جلوس سواری شل
بادبہاری نظر آئی تو بھی مراد دل حاصل ہو جاتی اور یہہ بات تو خواب و خیال ہے امر محال ہے کہ اوس سے ہمکلام ہوں یا کچھہ
عرض معروض کریں یہہ نصیب ہمارے اون ہموطنوں کے ہیں جو انگلستان جنت نشان کی سیر کر آئے ہیں اور ایسے شہنشاہ
عالیجاہ کی زیارت سے مستفید ہو چکے ہیں اور انہوں نے بچشم دیکھا ہے کہ جناب مستطاب ملکہ معظمہ کے کیا کیا الطاف خسروانی
اور مراحم جہانبانی بحال رعایاے برطانیہ مبذول ہیں جنکے لوگوں کی مرادیں حصول ہیں مگر ہم ایسے مہجور حضور ایسے دور بہت
ہیں کہ جنہوں نے انگلستان کو بچشم ملاحظہ کرنا کیا خواب میں بھی نہیں دیکھا ہے مگر ان اخبارات سے اپنے بادشاہ کی حالات
خیریت سمات پڑھ یا سنکے پاس حق نمک و وفاداری اپنا دل خوش کر لیا کرتے ہیں لیکن بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ
ان وسیلوں سے بھی محروم ہیں اونکی امید کسیطرح سے بر نہیں آتی ہے حسرت بڑہتی جاتی ہے مگر ہمارے شہنشاہ عالیجاہ نے اپنے حالات
غرائب و اتفاقات عجائب بشرح و بسط کے ساتھہ اپنے روزنامچہ خاص میں جسکی بیس جلدیں ہیں اور طبع ہو کر مطبوع طبائع
صغار و کبار ہوا ہے تمام فرمائی ہیں اور تمام رشتہ داران شاہی اور قرابتمندان بادشاہی اور سلاطین عظام اور
پرنس کانسرٹ انکے شوہر عالیمقام کی حالات اوسمیں مندرج ہیں اور سوائے اوسکے اکثر حکایات مختلف کتابوں میں پائی جاتی
ہیں جنکی رسائی ایکجگہ دستیاب نہیں ہوسکتی اور تلاش سے بھی نہیں ملتی اگر ملی بھی تو انگریزی میں ہیں جس سے ہر
فرد و بشر جو اوس علم سے ماہر نہیں مستفید نہیں ہوسکتا لہذا قبل اسکے کہ میں اپنے عزیز ہم وطنوں کو یہہ مژدہ
سناؤں کہ میں نے اوس روزنامچہ کا اردو میں ترجمہ اپنے ذمہ ہمت پر لیا ہے جو کام فرصت پر منحصر ہے اول
میں چند اوراق مشتمل بر حالات جناب پرنس کانسرٹ شاہزادہ البرٹ نذر احباب کرتا ہوں اور امیدوار
ہوں کہ اگر بہ وقت ملاحظہ کوئی سہو و خطا پائیں جو تقاضاے بشریت بمقتضاے انسانیت سے ہے تو
عالی ہمتی اور دریا دلی سے اوسکو معفو فرما کے بدعاے خیر یاد فرمائیں یہی میرے واسطے بس ہے باقی ہوس ہے

مقام پرتاب گڈھ اودھ ۔ ۱۵ مئی ۱۸۸۸ عیسوی
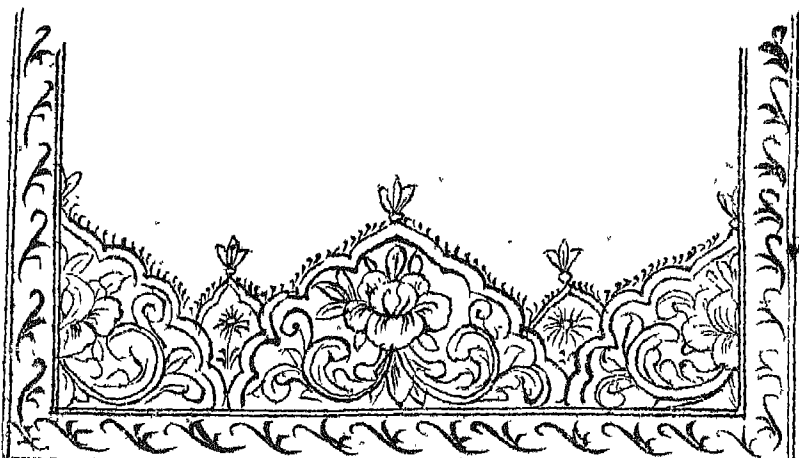
سرگذشت جناب شاہزادہ البرٹ مرحوم شوہر عالی تبار گردون وقار ملکہ معظمہ وکٹوریا دامت ملکہا وسلطنتہا

سرگذشت کسی شاہزادہ عالی تبار یا والی ملک خواہ کسی رئیس خودمختار یا کسی فرمان فرما کی جو عالی نسب اور فرد الحسب ہو اور جسکی نسبت کسی عالی خاندان معالی دودمان مین ہوئی ہو کافۂ انام اور فرقۂ عوام کے لیے داخل نصائح و پند نہین ہوتی کیونکہ زشتی اعمال اور گناہ کبیرہ انتہا کی نفرت اور زبون تر معائب اور طرح طرح کے فسق و فجور سے اونکے حالات معرا نہین ہوتے ہین یہہ بڑی خوش طالعی متوسط درجہ کے لوگون کی ہے کہ وہ اون عیوب کی تحریص و ترغیب سے مامون و مصئون رہتے ہین —

یہہ امر تو راست و درست ہے کہ سب لوگ ایک سے نہین ہوتے ہین اور نہ یہہ کوئی قاعدہ کلیہ ہو سکتا ہے کہ سب برے ہی ہون بلکہ ہر حال مین کوئی زمانہ مستثنیات سے خالی نہین گذرا ہے اور فی زماننا بھی ایسے لوگ موجود ہونگے مگر علم تواریخ سے صداقت ظاہر اور ثابت ہے کہ ارتکاب جرائم کبیرہ اور اقدام امور قبیحہ اسی فرقہ خاص کے واسطے مخصوص ہوگئے ہین اور حظ لذت نفسانی و زشتی اعمال اور حرص اور آز اور ہوا و ہوس و تلون طبیعی نہایت درجہ کی بے رحمی اور بیباکانہ رغبت فسق و فجور اور بیباکانہ اطوار سے ناشرہ نفسانی اور کبر و غرور سے اس فرقہ کا خمیر ہوا ہے اور مادۂ وجود مین انکے موجود ہے اور مثل عناصر اربعہ

کے اونکی ترکیب مین مخلوط ہے اور جو انفکاک کیطرح سے اوسکا منفک ہونا محال ہے ایوان
شاہی اور محلات عالی مین جہان عظمت و شان بصد شوکت و آن بان ہر سو جلوہ کنان
ہوتی ہے نیکی کو دخل نہین ہوتا حسرت سے جان کھوتی ہے تاریخ شاہان سلف
اور علی الخصوص بادشاہان انگلستان کی بے شائبہ ریب اس امر مسلم الثبوت کے لیے
شاہد ہے اور وہان کی بارگاہ عالی جاہ اور ایوان کیوان نشان باستثناے چند
معدود مستثنیات کے ایسے افعال قبیحہ اور اعمال زشت اور لذائذ نفسانی سے مملو
پایا گیا ہے جنکے دیکھنے خواہ سننے سے ممالک ہند و فارس کے بڑے عیش دوست
لوگ عرق خجالت مین غرق ہو جاتے ہین اور بلحاظ شرم و لحاظ کے انگشت بدندان
ہو کر نقش دیوار بن جاتے ہین —

بادشاہ ہنری ہشتم کے ابوالہوسانہ فسق و فجور شاہان خاندان اسٹورٹ کے مطلق العنانہ
عاشق تنی اور تماشا بینی اور محافل سپہر مشاکل رقص و سرود مین شب و روز مصروف رہنا
اور شاہان خاندان برنزوک کے غیر اصلاح پذیر اور لا علاج فضول افعال اور حرکات
ناشایستہ کا اوس زمانہ کے بادشاہون اور اہالیان دربار اور مصاحبین ذی اقتدار کے
اوضاع و اطوار پر بڑا اثر ہوجاتا تھا —

راقم کے نزدیک بادشاہان انگلستان کے خاندانون کی قدیم تاریخ مین کسی بادشاہ کے
طریقے ایسے نہین معلوم ہوتے ہین کہ جنکی پیروی سے کوئی شخص براہ راست منزل مقصود
کو پہونچ جاوے یا اوسکے اتباع سے بہرہ مند اور فیضیاب ہو سکے بلکہ بالعکس اسکے یہ اندیشہ
ہوتا ہے کہ ایسا نہو کوئی صاف طینت نیک طبیعت اونکی تتبع سے اونہی عوارض ساری
اور امراض پر از خواری مین مبتلا ہو جاوے —

لیکن باینہمہ وہ تمامی جناب گردون رکاب جنکا ذکر غیر سمیع سامعین مین گوش گذار کیا چاہتا ہون
گو کہ خاندان شاہان انگلستان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین مگر اپنی خلقی پرہیزگاری اور
صفائی جبلی سے اون عیوب سے مبرا اور معرا ہین جنسے دیگر اورنگ نشینان سلف خالی
نہین پاے گئے ہین —

اس سلیم الطبع حلیم المزاج سے وہ کار نمایان اور امور رفاہ عام ظہور مین آسئے ہین جنسے کبھی اوسکو اپنی نمایش یا خود فروشی خواہ خودستائی یا نمود مقصود نہوئی جو کام اوسنے کئے اونکا ادا کرنا اپنے اوپر مثل فرائیض کے واجب سمجھا اور نہایت غور اور تعمق اور امعان نظر کے ساتھہ اونکے انصرام و انجام مین ایفا حقوق خدمت کا نہایت بلند ہمتی سے خیال کیا —
اس شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی حکایات عمری نہایت دلچسپ اور پرسوز و گداز مین جنمین کشش مقناطیسی صرف وہی لوگ نہین پاتے ہین جو تذکرہ مشاہیر کے مطالعہ اور سیر کے شائق ہین بلکہ ہر فرد بشر خواہ امیر ہو یا غریب اوسکے مطالعہ سے نہایت عمدہ پند سود مند متعلقہ مراتب خانہ داری اور کفایت شعاری حب الوطنی اور مردم دوستی حاصل کر سکتا ہے —
اس شاہزادہ عالیجاہ کے حالات کے دیکھنے سے یہہ امر صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ گو کسی شخص کا مقام قصر شاہی ہو اور سخت مشکلات غلط فہمی حاسد عداوت قلبی ارباب فساد طعن تشنیع کوتہ اندیشان بدنہاد و سخن تراشی جماعہ سست بنیاد ضعیف الاعتقاد سدراہ ہون اور خود تن تنہا ملک بیگانہ نکوئی دوست نہ یگانہ نکوئی مشیر نہ صلاحکار ہو صرف اپنی ہی عقل دقیقہ رس پر اعتبار ہو تو بھی انسان ضعیف البنیان کسقدر نیکیان اپنی ابنائے جنس کیواسطے کر سکتا ہے اور کسطور سے معاقد بالانحل اپنی ناخن تدبیر سے کھول سکتا ہے پس ایسے شاہزادہ فرخ نہاد عالی نژاد کا تذکرہ کیونکر نہ ہر دل عزیز اور خوب ہو کیون نہ دلچسپ اور سکو مرغوب ہو ہم دنیا جہ خواہ کی رہنمائی کے لیئے اونکے امورات اہم خلائق چراغ ہدایت ہین ہمکو لازم بلکہ الزم ہے کہ اونکا ہو کرہ اپنا دستور العمل بنائین بدل و جان اونکی تحصیل مین سعی بلیغ عمل مین لائین —
خاندان شاہی سے ایسے شخص کے حالات کی تفتیش و تصحیح جسکا چہلم تک نہوا ہوا اور خاک گور بادل صد چاک ہنوز سرد نہوئی ہو ایک ماتم تازہ ہے کیونکہ جن واقعات اور گذشتہ حالات سے اوسکا تذکرہ مرتب کیا جاتا ہے وہ تاحیات اوس عالی صفات کے گوش عقیدت کوش کافۂ انام اور خاص و عام تک نہین پہونچتے ہین بلکہ بعد وفات بھی عرصہ دراز تک جو واقعات قابل تحریر اور حالات اسرار و قات خانہ کے مثل نوعروس حجاب آلود سکے حجلہ خفا مین ایسے مخفی ہیں

گو غواص فکر ہر چند ہزار ہزار غوطے لگاتا ہے مگر در مقصود کا پتا نہین پاتا ہے باوجودیکہ حالات جشن قانی و آلام سلطانی بذریعہ اشتہار کے مشتہر ہوجاتے ہین مگر تاہم لفافہ حالات خانگی شاہزادگان عالی وقار اور بیگمات والا تبار کا مثل پردہ نشینان عفت کوش کہ ازخلائق سے پوشیدہ اور کافہ انام کے لیے سربمہر رہتا ہے مگر جو بندہ کا اشتیاق مجسم ہوکر گرد ایوان شاہی کے ہمہ تن گوش بنکر اسی لئے گھومتا ہے کہ شاید لختے از حکایات و پارۂ از حالات وہ وہان شاہی کسی آیندو روند یا مقرب خاص کی زبانی کسی تقریب سے سنن پائے تو حیرانی رفع ہو دل کو تسکین ہوجائے یہہ بات تو ظاہر ہے کہ شاہزادے اور شاہزادیون کے حالات روزمرہ کے واقعات چشم عوام سے پنہان رکھے جاتے ہین ہر ایک وہان تک کب رسائی پاتے ہین بدین وجہ ایسے اشخاص کے تذکرہ کے لیے واقعات دلچسپ کا فراہم کرنا اور نتیجہ تفہیم کا نکالنا امر محال نہایت اشکال ہوتا ہے مگر خوش قسمتی سے اس رسالہ کی تحریر مین ایسی مشکلات پیش نہین آئین کیونکہ جناب پرنس کانسرٹ کے روزنامچہ دستخطی خاص سے بڑی مددیابی ہے تالیف رسالہ ہذا کی خوب سبیل نکل آئی ہے یہہ وہی روزنامچہ ہے جسکے بارہ مین جناب ملکہ معظمہ دامت ملکہا نے اعلان فرمایا ہے کہ ما بدولت واقبال بہمہ حال ہر طبقہ رعایا سے اپنے افکار و درد تنہائی اور حالات انبساط و شادمانی کو مخفی کرنا پسند نہین کرتے ہین بلکہ بخوشی تمام ہر خاص و عام کے لیے مشتہر کرتے ہین —

اس روزنامچہ کے بابت جو ابھی تحریر ہوا ہے کہ ایک ایسی یکارآمد کتاب ہے جسکے مطالعہ سے سوانح تاریخی اور اتفاق باہمی کا لطف حاصل ہوتا ہے اور جسکی عبارت عالمانہ اور طرز تحریر فاضلانہ ہی فی الحقیقت سچ ہے ایسی کتاب کسیکی نظر سے کم گذری ہوگی —

علم سوانح عمری مین کیا لکھون کہ یہہ کیسی کتاب ہے حق تو یہہ ہے کہ لاجواب ہے جناب پرنس کانسرٹ مرحوم خود روزمرہ اپنی صاف صاف ضبط تحریر مین لائے ہین نہایت سلاست و فصاحت سے جملہ مراتب ادا فرمائے ہین اسلیے اوسکا اثر جناب ملکہ معظمہ کے ہر فرقہ کی رعایا کے حالات اور عادات اور اتفاق باہمی پر عام اس سے کہ وہ رعایا برطانیہ اہل یورپ و انگلستان ہو یا یہان سے بفاصلہ دور دراز واقع ہوتا ابد الدہر قائم و برقرار رہیگا —

اس چھوٹے سے رسالہ نے ہماری نظروں کے سامنے جناب پرنس مرحوم کی ایک تصویر تو کھینچ دی
ہے جس سے تمام حال از ابتدا تا انتہا جناب مرحوم کا مفصلاً مشرحاً واضح ہو جاتا ہے ہر فرد بشر
اوسکے مطالعہ سے مسرت تازہ اور خیالی اندازہ اوٹھاتا ہے علاوہ اس کتاب سے جناب کے
جسکا ذکر پیشتر ہو چکا ہے اس رسالہ کی تحریر میں جناب ملکہ معظمہ کی تصنیف خاص لیفز اف دی لائف
سی ہائی لینڈ جرنلس سے بھی انتخاب کیا گیا ہے —

جناب پرنس البرٹ فرانسس آگسٹس چارلس امانوئل شاہزادہ کانسورٹ انگلستان صاحبزادہ
دوم جناب ارنسٹ فرمانروای ڈیوک سیکس کوبرگ گاتھا کے بطن خاتون خجستہ نہاد فرخ نژاد
جناب شاہزادی لوئیسا زوجہ اول سے جو حسن و جمال میں یکتا فضل و کمال میں بے ہمتا
مشہور زمانہ تھیں [illegible] میں تولد ہوئے تھے —

اسمائے گرامی جناب فریڈرک جنگ دوست اور شاہزادہ اول الکزنڈر سیکسنی اور جناب
فریڈرک عقیل جو لوتھر کے حامی و مددگار اور رئیس قلبی اور مونس دلی تھے اور جناب
جان فریڈرک عالی حوصلہ جناب شاہزادہ مرحوم کے بزرگواروں کی ایک فہرست طول
فرمان روایان ملک میں مندرج ہیں اور ان لوگوں کی عظمت سلفی سے اس خاندان
والا دودمان کا نام مثل مہر نصف النہار کے درخشان ہے —

جناب ڈیوک ارنسٹ والد ماجد مرحوم جناب شاہزادہ البرٹ کے جملہ نو بھائی بہن تھے جنمین سے
دو تو صغر سنی ہی میں چاشنی چشش ساغر ممات ہوئے باقی اپنے اپنے زمانہ میں یورپ
کے نامی و گرامی خاندانوں میں گذرے ہیں —

اس قلیل الحجم رسالہ میں اونکے گذشتہ حالات کامیابی کے مشہور واقعات اور انکی
ثروت و حشمت کا بیان اور ان کے عروج کا مفصل اعلان گنجایش نہیں رکھتا ہے ورنہ سب کا
دریافت کر لینا کہ انکے بزرگوں کا متوسط درجہ سے شاہزادوں میں شمار ہونا اور بعض
بعض کا بذات خود مالک تخت و تاج ہو جانا اور بعض کا پیوند یورپ کی جلیل القدر عظیم الشان
خاندانوں میں ہونا کچھ دشوار نہ تھا —

یہہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار جسکے ماتم سخت میں اس رسالہ کے اوراق سیاہ پوش اور

چشم دوات نمناک اور سینۂ قلم چاک ہے ۲۶ اگست ۱۸۱۹ء عیسوی کو قصبہ
روزنیبو مین رونق بخش عالم ظہور ہوا تھا —

یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرنگستان کی تمام سلطنتین جدال و قتال باہمی سے فارغ البال ہو کر
کاروبار امن و امان مین مصروف تھین اور اسوقت نپولین اعظم سنٹ ہلینہ کے قفس مین
مقید ہو کر بحراست دربانان عروس تاج و دیوانان نوابی عروج اپنے انجام بے ہنگام اور فتاد
ناخوشگوار پر خوض و غور کر رہا تھا اور اسی عرصہ مین جوانان بہادر ملک ہندوستان مین پڑاؤ ڈالنے
سے سرگرم تھے اور اسی عہد مین رسم قبیح ستی ہونیکا سر لب دریا سے گنگ اسکی
موجون مین بہا دیا گیا تھا —

آج تک بہت سے لوگ ایسے زندہ مین جنہون نے اپنی آنکھون سے وہ روز سعید دیکھا تھا
جسدن شاہزادہ البرٹ توام ہوے تھے اور انکی پیدایش کی خوشی مین تمام سلطنت سیکس کو
برگ کا تھا مین شاہانہ مبارکبادی کی سر ہوئین تھین ہر طرف مسرت و انبساط کا سامان تھا
ہر کوچہ گلی فرط خوشی سے رشک گلستان تھا اور انکے چہرے خوشی سے لال تھے نونہالان چمن
مسرت سے باغ باغ ہو کر نہال تھے عندلیب شاخ گل پر چہچہے بھولی نہین سماتی تھی خوف خزان سے بیخطر
گلچین سے نڈر ہو کر اپنے زمزمے سناتی تھی مگر کمال حسرت و الم سے ہمارا قلم یون بھی اشکریز
غم ہے کہ انہین لوگون نے وہ بھی روز غم اندوز دیکھا جبکہ عین شباب مین گلچین قضا و قدر
نے اوس نہال گلشن امید کے گل حیات کو قلم کیا کیا بیان کیجے کیسا ستم کیا بقول اگلے معمر
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد اس حادثہ جانگداز اور واقعہ روح فرسا سے ایک عالم کی
نظرون مین عالم تیرہ و تار ہو گیا تیر الم سینون کے پار ہو گیا مگر اس غم سے دنیا مین کون چھوٹا ہے
اس قزاق نے ہزارون قافلون کو یون ہی لوٹا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے روزنامچہ سے ہویدا ہے کہ بدو سال سے اس نونہال کے لوگون کو یہہ
خیالات تھے کہ کسی نہ کسیدن انکی نسبت اپنی خالہ زاد بہن سے ہوگی بلکہ کوبرگ کی دایہ خانہ مین
اکثر یہی امر کا چرچا رہا کرتا تھا ہر ایک یہی بات کہا کرتا تھا آپس کی مراسلت جو اکثر اونکے درمیان
اپنے لیے اطفال کی نسبت ہوا کرتی تھی اوسمین البرٹ کی نسبت یہہ تحریر ہوا کرتا تھا کہ البرٹ بڑا

پیارا بچہ ہے خدا اسکو چشم بد سے محفوظ رکھے کیسی بڑی بڑی آنکھین لال لال بال ہین
ماشا اللہ کیسا اوسکا چہرہ ہے اوسکے سرخ گال ہین ساتوین مہینے دانت نکلنے شروع ہوئے
اور شاہزادہ اپنے پاؤن سے کھڑا ہونے لگا اور دسوین مہینے امان بابا بولنے لگا —

شاہزادہ البرٹ کی والدہ اونکو بہت پیار کرتی تھین ہر دم اونھین کا دم بھرتی تھین شب و روز
اونکی پرورش بڑے ناز و نعم سے فرماتین ایک لحظہ اونکے پاس سے کہین او نجاتین اتفاقاً
ایکبار جناب بیگم صاحبہ اور اونکے شوہر ڈیوک صاحب سے بسبب ایک شکر رنجی کے افتراق
ہوگیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر مسکن گزین ہوئے مگر اس لطف و پیار کا اثر شاہزادہ البرٹ کے
دل پہ کچھ بھی نہوا لوگ کہتے ہین امر اکثر ہوا کرتا ہے اور تجربہ مین بھی آیا ہے کہ جہان لڑکے پر زیادہ محبت
و پیار ہوتا ہو وہی لڑکا زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے —

جناب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مقام تھین برگ کے قریب ایک قصر شاہی کو اپنا مسکن بنایا
اور آخر کار اوسی گوشہ کنجی اور عزلت نشینی مین اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا لہذا آپکی
پرورش اونکی جدہ ماجدہ نے فرمائی لیکن تربیت مین بڑی دقت اوٹھائی —

ایک کوبرگ کی بیگم صاحبہ اور دوسری گاتھا کی بیگم صاحبہ تھین جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا
نے کوبرگ کی بیگم صاحبہ کی نسبت ارقام فرمایا ہے کہ وہ نہایت ذہین اور ذکی الطبع اور [illegible]
مزاج تھین اور دوسری بیگم صاحبہ مغفورہ کی خوش الطبع اور خوش مزاج تھین ہر ایک سے انس
رکھتی تھین اور انتہا کی عنایت فرماتین پرہیزگاری اور نیک طینتی اونکی مشہور تھی جیسے اوپر
[illegible] اسی سال مین بھی اونکا ذکر بجا و بیجا آیا ہے [illegible] سو اونکا حال آج بھی راقم لکھتا ہے

خلاصہ ان الفاظ کا یہ ہے کہ لڑکی پرورش مین جو بیجا [illegible] نہایت سے شمار کرنا چاہیے کیونکہ جناب
شاہزادہ البرٹ کے مزاج کی عجیب کیفیت تھی انکو ضد کی کثرت تھی دایہ خانہ مین سب
لڑکونکو مارتے تھے روتے اور ضد کرنے مین بہت نام پاتے تھے خود رائی دماغ مین سمائی تھی
ایم فلار صاحب اونکے اتالیق کا قول ہے کہ اگر وہ انہین دھمکا کر خفگی سے ڈرا کر کسی امر کی
ممانعت فرماتے وہ ہرگز نہ مانتے بلکہ ضد سے وہی کام کئے جاتے —

برخلاف اس ملک کے شاہزادون کے جو بچپن سے کسی طرح کی تعلیم و تربیت نہین پاتے ہین

آخرکو سن بلوغ و شباب اور ہیرانہ سالی مین شل گذرے اور گویا کہ خوش ادیون اور
تماشون کے مصاحبت مین کہ ہم صحبت ہو کر غرق دریائے توہمات و لغویات اور
ضعیف الاعتقادی ہو جاتے ہین شاہزادہ موصوف کی تعلیم و تربیت کا اہتمام سن ۷
چہار سالگی مین ایم فلار جنٹر صاحب کے سپرد ہوا تھا شاہزادہ صاحب کی فطرت سنی سے
ایسی طبیعت تھی کہ عورات کی مخالطت مین رہنے سے نفرت تھی لہذا یہ تبدیلی اہتمام
تادیب اور نگرانی استاد جدید کی نہایت مرغوب ہوئی آخرکو یہی تربیت نہایت خوب ہوئی
جب کہ بقدر سن اور زیادہ ہوا تیزی طبع اور ذہانت اور محبت کا وفور ہوا فیاضی اور عالی حوصلگی
اور خلق عام کے آثار کا ظہور ہوا صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ کی روز بروز نشو و نما تھی
خوبیون کا ظہور نیکیون کا وفور ہر لحظہ پیدا ہوا صفائی باطن اور معصومانہ حرکات خطا اور اپنی
شوخی سے نادم اور پشیمان ہو جانا اونکی ایک تصویر ہے جسکو خود انھون نے اپنے
دست مبارک سے اپنے روزنامچہ مین صرف تیرہ برس کی عمر مین کھینچا ہے انھین بیان سے
اوسکو دیکھنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ خارج از بیان ہے اس کم سنی مین
جبکہ اون کے خیالات کی بیحد بلند پروازی اور اپنے مزاج اور طبیعت پر بیحد حکمرانی تھی
تو اپنا عیب و صواب خود انکو معلوم ہو جاتا تھا تو عالم شباب اور سن تمیز مین اونکے کیسے خیالات
عالی ہوتے اسی سے قیاس کر لینا چاہیے چنانچہ اوسکے روزنامچہ کا ایک مختصر سا انتخاب
جو حقیقت مین لاجواب ہے اور جو اس مقام پر بے محل اور خالی از لطف نہو گا ضبط تحریر مین لاتا ہون جناب
شاہزادہ مرحوم کے گذشتہ حالات پارینہ واقعات سناتا ہون —

۲۶ جنوری سنہ ۱۸۶۹ عیسوی کو ہم سب لڑکے اپنا اپنا آموختہ یاد کرتے تھے مگر مجھسے نہ یاد ہو سکتا تھا اسلیے
مین رونے لگا اور کہانا کہانے کے بعد مجھکو کھیلنے کی اجازت بھی نملی کیونکہ مینے اپنا پچھلا سبق نہین
سنایا تھا اور رونے لگا تھا اوسوقت پرنس جھمی آیا اور زبان فرانسیسی مین ہم سے اوس سے
باتین ہونے لگین اوسکے تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا لڑکا نامیل آیا اور کسیقدر سیاہ کھریا لایا اوس سے
مینے بڑی خوبصورت تصویرین کھینچین —

۱۱ فروری کو مجھے آموختہ سنانا تھا مگر مین نہ چاہتا تھا کہ سناؤن یہہ بات مناسب نہ تھی اور اس مین

صرف میری ہی شرارت تھی

۱۰ اپریل کو مجھسے اور میرے بھائی سے لڑائی ہوئی ہرچند یہہ بات مناسب نہ تھی ۔
اس صغرسنی مین جو خطوط اس شاہزادے نے لکھے ہین خالی از لطف نہین ہین
اون سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہہ شاہزادہ کس سلاست اور عبارت صاف سے اپنے
خیالات کے ظاہر کرنیکا ملکہ رکھتا تھا منجملہ اونکے ایک مختصر سا رقعہ شہزادہ کلاک جو اہمسے ملک
شاہزادہ موصوف کا ذیل مین لکھا جاتا ہے ۔
اے میرے پیارے باپ ۔ پرسون ہم سب متفق ہوکر ہوٹ مارشل کو دیکھنے گئے تھے
ورنگل اور کرنیل کو ۔ اون کے مکان بہت عمدہ اور صاف و ستہرے تھے ۔ مجھکو گوشہ خاطر سے
فراموش نفرمائیگا اور کبھی کبھی یاد کرتے رہیگا اور جسوقت تشریف لائے گا میرے واسطے
ایک گڑیا جسکا سر ہلتا ہو ضرور لیتے آیئگا فقط آپکا کمترین البرٹ ۔
بعض اوقات اس بچہ سے ہر دن کچھ امور ظہور مین آتے تھے جنکو دیکھکر لوگ آئیندہ اس
حیران رہجاتے تھے گو اس عمر مین کھیل کود بچپن کو بہت مرغوب ہوتا ہے مگر شاہزادہ
خوش خصال بہر حال کو عجیب دیکھا محنت شاقہ اور تحصیل علوم کا مائل پایا اون کے استاد ریچ
خوش نصیب اونکی رغبت اور محنت کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ شاہزادہ کو کوئی نہ کوئی کام
کرتے رہنا لوازمات بلکہ منجملہ ضروریات سے سمجھ لیا تھا تقسیم اوقات ہر ایک امر کے انضباط کا
چودہ برس کے سن دس سال سے اوسکو خیال تھا اپنے مطالعہ کے اوقات کو یون منضبط کیا تھا کہ تمام
ہفتہ کے ایام اور گھنٹے ہر علم وفن کے مطالعہ اور تحصیل کیواسطے علیحدہ علیحدہ منقسم کئے تھے مگر اس سے
یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ صرف تحصیل علوم اور اکتساب فنون ہی مین ہر وقت مستغرق رہتا
تھا اور جیسا بچپن کی صحت بخش آزادی سے غافل تھا بس بچوں کے اجسام کو نشو نما ہوتی ہے یا اس سن و
سال کے لڑکے جو لہو لعب مین صرف کرتے ہین اوسسے آگاہ نہ تھا لیکن یہہ بات نہ تھی بلکہ
وہ ہر کھیل اور بازی طفلانہ مین ہر ایک سے سبقت لیجاتا تھا جسوقت شام کو نوشت وخواند سے فرصت
پاتا تھا پیادہ پا روزنیونکے کوہستانون پر چڑہتا تھا اور ادہر ادہر سیر وگلگشت کیا کرتا تھا
یا اپنے والد ماجد کے گھوڑون پر سوار ہوکر میدانون کیطرف سیر کو جاتا تھا ایک مرتبہ

گھوڑ دوڑ مین اول انعام جناب البرٹ نے حاصل کیا اور دریا سے راین مین ایک دفعہ
تین میل تک پیرتا ہوا چلا گیا غرضکہ جو کھیل کود لڑکون کو جاننا چاہیے اونسے باہر ہوکر
کمال حاصل کیا اور سب پر فوق لے گیا —

اعزاز اور عالی ظرفی کے آثار جو زمانہ آیندہ مین شاہزادہ سے ظاہر ہوے اوسکی
طفلانہ بازیون سے پہلے ہی مستنبط ہوتے تھے —

کونٹ آرتھر منسڈورف جسنے عہد طفولیت سے اونکے ساتھہ پرورش پائی تھی اور بعد ازان
اونکے مصاحب خاص ہوگئے تھے ایک خط موسومہ جناب ملکہ معظمہ مین فرماتے ہین کہ جناب
شاہزادہ البرٹ نے اپنے بہادرانہ خیالات اور دلیرانہ حرکات سے اس سن وسال مین
اپنا مافی الضمیر اظہار کیا تھا جسکو دیکھہ اور سنکر لوگون کو حیرت ہوتی تھی —

یہہ شاہزادہ عالی تبار عہد طفولیت مین بڑا حلیم المزاج اور سلیم الطبع اور فیاض تھا اگر کسی سے
کوئی امر ناانصافی یا بددیانتی کا سرزد ہوجاتا تو اوسکو بڑا غیظ آتا ایکدن کا ذکر ہے کہ سب لڑکے
یعنے البرٹ آرنسٹ فرڈینانڈ اکسٹس الکزنڈر اور چند اور لڑکے ریچ پال وگیم کے روز نیو کے
مضافات مین کھیل رہے تھے کہ لڑکون نے باہم یہہ صلاح کی کہ یہان سے متصل جو ایک
قلعہ ہے اوسکے برج پر دھاوا کرین چنانچہ لڑکون کے دو فریق ہوگئے ایک تو دھاوا کرنیوالے تھے
اور دوسرے اوسکی حفاظت کیواسطے متعین تھے ہم مین سے ایک لڑکے نے یہہ دیکھا کہ
اس قلعہ کی جانب عقب ایک ایسی مخفی راہ ہے جس سے پوشیدہ قلعہ کے اندر پہنچ جا سکتے ہین
اور کسیکو ہمارے جانیکی خبر بھی نہوگی اور قلعہ بلا دقت اور زحمت کے ہاتھہ آجائیگا البرٹ نے یہہ
سنکر کہا کہ یہہ بات تو کمینی کی دغا اور کیواسطے بھی بزدلی کی ہے اور دشمن کے مقابلہ مین خلاف
مردانگی ہے ہمارا کام حریف سے رو برو اور عدو کے روبرو لڑنا ہے دغا و فریب سے شکست کو زیب کرنا
دلاورونکے لیے عیب ہے یہہ سنکر ہم سب اوس کیواسطے ایسی جوانمردی اور دلیری سے لڑے کہ اوس
رزم کی گرم بازاری مین البرٹ نے ایسی ایک ضرب میری ناک پر لگائی کہ نہایت صدمناک ہوکر
جان لبون پر آگئی چنانچہ آجتک اوس زخم کا نشان باقی ہے مگر وہ شاہزادہ بعد ازان مجھکو
پہچان کر بہت شرمندہ اور نادم و منفعل ہوا اپنی اس حرکت سے بہت پشیمان و خجل ہوا اور

وہی کونٹ صاحب اوس شاہزادہ کی خدا ترسی اور رحم اور نیک طبیعتی کے شاہد ہین اونکے عہد
طفلی سے ان امور کا ظہور اوسکی گفتار اور کردار سے پیدا تھا خلق عام ہر صورت سے
ہویدا تھا اور ایسے ہی عادات ستودہ صفات اوسکے خوش مزاجی اور راست روی کے باعث
ہوئین جسکی تعریف مین ہر شخص رطب اللسان اور عذب البیان رہا کرتا تھا اور غربا و مساکین کے
حق مین اوسکا رحم و کرم عام تھا محتاجون کی حاجت روائی اوسکا کام تھا اون کا درد دکھہ
اوس سے سنا نہین جاتا تھا اونکو تکلیف مین دیکھکر دل بھر آتا تھا ایکدن مینے اوسے ایک فقیر کو
کچھہ پوشیدہ دیتے دیکھہ لیا اوسپر اوسنے مجھسے کہا کہ ہرگز اس امر کا ذکر کسی سے نکرنا کیونکہ دینے کے
باب مین یہہ بات یاد رکھنی ضرور ہے کہ جب کسیکو کچھہ دیوے تو ایسطرح دے کہ کوئی اور نہ دیکھے —
اتفاقاً ایک روز موضع وفس باخ مین آگ لگی بہت سے مکانات جلکر خاک ہوگئے ازانجملہ ایک
غریب کا جھوپڑا بھی تھا جو جلکر تمام ہوا اوس بیچارے کا جینے ہی کام ہوا مگر جبتک اس شاہزادہ نے
اوسکے پاس نیا جھوپڑا بنانے کے لئے روپیہ کافی نہ بھیجہ لیا اوسکو چین نہ آیا یہہ بات قابل
غور ہے کہ چھہ برس کا سن و سال اور غربا پروری کا یہہ حال لوگونکو اس پرورش و پرداخت
سے کیا کیا ارمان تھے اوسکی نسبت بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے کیا کیا گمان تھے ایسے
حرکات سے لوگ جانتے تھے کہ یہہ لڑکا ہونہار ہوگا جو نہین فضل الہی سے بڑا نامدار ہوگا —
ناظرین اوراق کو تمثیلات مذکورہ بالا سے اس صغر سن شاہزادہ کی دریا دلی اور عالی ہمتی کا خیال
تو لا کلام منقوش خاطر فیض ماثر ہوا ہوگا مگر اب مین اوسکی شرارت اور شوخی کا بھی
تذکرہ گوش گذار کرتا ہون جو امر واقعی ہے اوسکا بھی اظہار کرتا ہون کیونکہ شوخی و شرارت کا
یہی سن ہوتا ہے کھیل و کود کا یہی دن ہوتا ہے اکثر شاہزادہ جسوقت اپنی ضد
اور خود رائی پہ آجاتا اپنی بساط کے موافق شوخی اور شیطنت سے باز نہ آتا ایک دفعہ
شاہزادہ البرٹ کی دادی نے اپنے دل کا ارمان نکالنے کے لئے سب چھوٹے چھوٹے لڑکون
اور لڑکیون کی دعوت کی بڑی دھوم دھام کی ضیافت کی اوسوقت شاہزادیکا سن پانچ برس کا
تھا بیگم صاحب نے چاہا کہ شاہزادہ بھی کسی لڑکی کے ساتھہ ہم ردیف ہو کر رقص کرے
چنانچہ ایک لڑکی شاہزادہ کی ہمعمر اس امر کے واسطے تجویز ہوئی جب اور لڑکے اور لڑکیان

اپنا اپنا ناچ ختم کر چکیں تو شاہزادہ کی باری آئی اُسنے دو بالک بہت چنچل کہ اون کو ایسا
بیٹھا کر ناچنے کو کسیطرح نہ اوٹھا تھا شاہزادہ نے دم دلاسا دیا لالچ دکھلایا پوچھا اگرچہ کسیطرح سے
راہ پر نہ آیا ایسا شور و غل مچایا کہ سارے مکان کو سر پر اوٹھا لیا کسیکی بات اوسکو پسند نہ آئی
حتی کہ بھائی کی نصیحت بھی نہ بھائی اگرچہ یہی عیب تھا تو بھی تمام عمر اوسکا یہی حال
رہا اور ہمیشہ وہ کم رہا اوس سے چھوٹا لڑکا [illegible] اور سب باتین اوسکی اچھی تھین
یعنی اچھی صفات حمیدہ تھیں مثلاً دلسوزی اور دردمندی سے کام کو فکر و غور سے کرنا
کسی حال میں استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا اختیارات نفسانی کی عادت اپنی ذات پر قدرت
اپنے کردار اور گفتار میں نہایت فہم و احتیاط دانشوری اور ہوشمندی سکے عمدہ اوقات
سے مصروف تھا ایک کام میں جہان دل مصروف تھا اپنے برادران سے بھی ان باتوں میں
اوسکو فوقیت تھا تنہا کاری اور ہمدم دوستی کا بڑا ذوق تھا صرف ان سب کی خدمتیں ہوتی
ایک ضد تھی جو ایسی غلطی اور بیجا تھی کہ جب حسب خواہش اوسکی تکمیل نہوتی تو بعضی اوقات
بہت سختی سے پیش آتا یا بہ شدت غیظ سے اپنے جامہ سے باہر ہوجاتا مگر باہم [illegible] اور
صفتوں کے خندہ پیشانی اور خلق عمیم اوسکا سب سے زیادہ تھا جو اوسکی صورت دیکھتا
دام محبت میں اسیر ہوجاتا خلق کا وہ عالم تھا کہ جس سے ایک بات کی وہ بندہ بے دام ناخریدہ ہوگیا
تسخیر اور سیر و تماشے سے بھی اوسکو ذوق تھا اور مزاج دلگی کا بھی اوسکو شوق تھا ایکبار کا
ذکر ہے کہ اوسنے اپنے علم کیمیا سے چھوٹی چھوٹی شیشیان جو مٹر کے دانہ کے برابر
ہون گی تیزاب گندھک کے دھوان سے پر کرائین اور تمام ناچ گھر کے فرش پر اوسطرح سے
پھیلا دین کہ جتنے حاضرین جلسہ تھے اوس بخار کے دماغ میں سرایت کرجانیسے نہایت
پریشان ہوے سخت حیران ہوے آخرکار ایسے گھبرائے کہ آنکھیں ملتے ہوے جلسہ سے باہر نکل آئے
یہ سرگردانی لوگوں کی پریشانی دیکھکر شاہزادہ بہت خوش ہوا مگر جب اوسکی والدہ ماجدہ نے یہ ماجرا
سنا بہت ساہی ملال کیے پر بہت خفا ہوے سخت تنبیہ سے پیش آئے —
سنہ [illegible] میں تعلیم و تربیت شاہزادوں کی جو بسبب ناسازی اونکے والد ماجد کے مرض تعویق میں پڑی
تھی پھر ازسرنو شروع ہوئی اوسوقت شاہزادہ کی عمر [illegible] برس اور اوسکے بھائی کی [illegible] سال کی تھی

البرٹ کو نوشت خواند کا اتنا خیال تھا کہ جو تھوڑا سا وقت خورد و نوش میں صرف ہوتا اوسکو بھی
سمجھتے کہ وقت میں ضائع ہوا جو علم و ہنر سیکھنے میں مصروف ہوتے کبھی اوسمیں ناغہ نکرتے تکمیل
ہوئی جو باعث تن پرستی اور نادانی ہیں ہرگز نہ ترک کی جاتے اس شاہزادہ کو علم موسیقی میں ایسا
کمال حاصل ہوا کہ عمدہ عمدہ گیتون کے اختراع کا ملکہ ہو گیا —

خلق و محبت انس و مروت شاہزادہ میں اسقدر زیادہ تھا کہ اگر اوسکو اور کوئی کمال بھی حاصل ہوا
ہوتا تو کچھ اوسکی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ایسی تھیں کہ اوسکو پیشتر اور بیشتر میں
قرار دینگے ایسے کافی اور وافی تھیں غرضکہ اوسکے خلق و محبت کے بارہ میں کہان تک
خامہ فرسائی کیجیے اپنے عزیز و اقارب سے جو اوسکو موانست دلی اور الفت قلبی تھی وہ اون خطوط
سے ظاہر و باہر ہے جو اوسنے اپنی والدہ اور دادا صاحب کے حضور میں ارسال کیے ہیں
اونکے مضامین سے صفائی قلبی اور بے تکلفی دلی صاف عیان ہے جو محبت اور الفت
اوسکو اپنے بزرگوں سے تھی اوسکی کیا حاجت بیان ہے سب جانتے ہیں کہ جب شاہزادہ کا
نکاح ہوا تو دونون میان بیبیون میں اتفاق ہوا شاہزادہ بکو بیحد ہر نہایت مشتاق ہوا اور جدائی
نے ایسا ستایا کہ دم لبون پر آگیا اوسکی اس محبت اور خلق عام کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ لوگ اوسکے
لڑکپن ہی میں سے سمجھتے تھے کہ کسی نہ کسی دن اسکی نسبت خاندان میں سے ہوگی وہ
آخر کار ظہور میں آیا کہ جناب شاہزادی وکٹوریا کا بھی دل انکی طرف مائل ہوا فضل الہی
شامل ہوا اور میلان طبیعت نے اپنا رنگ دکھایا محبت نے نقشہ جمایا جسوقت کہ شاہزادی ممدوحہ کی
تخت نشینی کا وقت آیا تھا اوسوقت تو الفت نے اور بھی سما دکھایا تھا جناب شاہ ولیم چہارم
کہ بادشاہ تخت نشین رہتے زینت بخش تاج و نگین رہتے آخر کار ایک روز جا افسوس سفر آخرت
پیش آیا اس جہان گذران سے لاولد ملک عدم کو کوچ فرمایا چھوڑا وارث تخت و تاج کا کون
محتاج تھا خداوند کریم اپنے لطف عمیم سے جناب شاہزادی وکٹوریا کو سلامت با کرامت رکھے
سب لوگون کی نگاہ طلوع آفتاب جلال اقبال سے انھیں پر پڑی تھی تمام عالم اس بات پر
متفق اللفظ والبیان تھا کہ سوا اسی شہزادی کے اور کسیپر مالک سریر خلافت ہونیکا گمان تھا
اور ہر لوگ اس سلطنت وسیع کے کاروبار کی عظمت و شان کو دیکھتے تھے اور ہر اوس تشکیل جمیل

جوان بخت و جوان سال خاتون فرخندہ خصال کو جو سلطنت انگلستان مین سب کا
سر تاج ہونیوالی تھی دیکھہ کر کہتے تھے کہ اللہ اللہ یہہ ثروت و اقبال یہہ حشمت و جلال
خداوند کریم اسکو صدہا سال سلامت با کرامت رکھے کوئی کیسا ہی مستقل مزاج اور
جفاکش ہو جب تاج شاہی سر پر رکھا جاتا ہے تو ضرور سر جھک جاتا ہے اسلیے اوسکے عزیز و
اقارب اور اہل خاندان کو یہی گمان تھا اسی امر کی فکر دامن گیر تھی ہر وقت اسیکا دہیان
تھا کہ مہمات ملک داری اور کاروبار سلطنت اور سیاست امور ریاست کیونکر سر انجام پاوینگے
اس پردہ نشین نازنین بانو سے صاحب خدم و حشم سے کسطرح کروبا نصرام لائینگے بالضرور اوسکے
کاخ و دماغ مین خلل آجاویگا پہر کیونکر یہہ کام انصرام پاویگا کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ جس سے
ہم عمر باہم ثواب استعداد و متانت بہی ہو جاتی رفاقت اور موافقت سے کسی مونس
غمگسار کے اونکی طبیعت بہی نہ گہبراتی شاہ ولیم نے جو انگریزی عادات و رسم و رواج
اور اونکے حرکات و سکنات اور طریق بسر اوقات بخوبی واقف تھے بکمال خوض و غور اور
برادرزادے پرنس البرٹ کے رفتار و گفتار اور طریق کردار کے صغر سنی سے نگران تھے
یہہ تجویز کیا کہ یہی نظر وا اوس مہرو کے ہم پہلو ہونیکے لایق ہے اور شہزادی وکٹوریا کا زوج
صاحب تاج اس سے بہتر اور کوئی نہوگا چنانچہ بر سبیل تذکرہ انہون نے اس بات کا ذکر اپنے
بہائی شاہزادہ البرٹ کے والد ماجد ڈیوک کوبرگ سے کیا وہ اسکو سنکر خاموش ہو رہے
بعد چندے جناب ڈیوک موصوف کسی اور غرض خاص سے ١٨٣٦ عیسوی کی فصل بہار مین
مع اپنے دونو صاحبزادون البرٹ اور ارنسٹ کے عازم انگلستان ہوے ظاہرا کوئی اور
سبب اس سفر کا بجز اسکے معلوم نہوتا تہا کہ ان دونون شہزادون کی ملاقات مسرت
آیات شاہزادی وکٹوریا سے کرائین کسی صورت سے انکی صورت اونکو دکہائین اودہر
شاہ ولیم چہارم شاہزادے کے چچا نے جو ابہی بقید حیات تھے اور جنکے خیالات اوس
شاہزادی کی نسبت سے کچہہ اور ہی تھے یا اس نظر سے کہ جو بات کہیکے وہ ہیا نہین
نہین آتی اگر کوئی اوسے سمجہاوے تو بہی اوسکا خیال نہین کرتا ہے اس امر مین سعی
بلیغ عمل مین لاے کہ ڈیوک کوبرگ انگلستان مین حتی الامکان نہ آسکے مگر شاہ موصوف کا کوئی

عذر وحیلہ کام نہ آیا اور ڈیوک موصوف آخر کار انگلستان میں تشریف لایا اسوقت شاہزادی وکٹوریا اور
پرنس البرٹ کا سن سترہ سترہ برس کا تھا ہر ایک کو جوانی کا امنگ اور جوش
شباب تھا ایک غیرت ماہتاب تو دوسرا رشک وہ آفتاب تھا شاہزادی نے جب البرٹ کو
دیکھا بدل مائل ہوئی —

اسوقت شاہزادہ کا قد اپنے بھائی سے کسیقدر پست تھا مگر حسن و خوبی میں نہایت درست تھا چہرا ان
خوشرو تنومند و خوش خو تھا نہایت سادہ مزاج خلیق و ملنسار ہر دل عزیز نہایت صاحب تمیز تھا چہرہ
نورانی خندہ پیشانی اقبال کی نشانی جو دیکھتا دلدادہ و شیدا ہوتا اسسے محبت میں مبتلا ہوتا اکثر شاہزادہ کے
ساتھ پیانو باجہ بجاتا یا تصویر کشی خواہ نقاشی میں مصروف رہتا تھا غرضکہ کوئی لحظہ اسکا بیکار نہ جاتا
کسی نہ کسی کام میں وہ مصروف رہتا —

یہہ پہلا مرتبہ تھا کہ شاہزادہ البرٹ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ساحل انگلستان کو زیب
و زینت بخشی اور چند روز تک وہاں اقامت فرمائی شاہزادہ البرٹ کا مقام کنسنگٹن میں
ہمراہ کینٹ کی بیگم اپنی خالہ کے رہنا اور شاہزادی وکٹوریا کے ہم سبق ہونا ایک ہی
استاد سے تعلیم پانا ایک جا شب و روز شاہزادی کے ساتھ نشست و برخاست کرنا آپکی
آمد و رفت اور محبت باہم کی اخلاص اور الفت کا اب ایک قصہ ایسا دلچسپ اور دلپسند
معلوم ہوتا ہے کہ الف لیلہ کی داستانوں کی قدر کھوتا ہے اسی محبت و اخلاص کے
انجام کار یہ نتیجہ دکھایا کہ اونکی کتخدائی کا نقشہ جمایا —

جبتک انکا قیام انگلستان میں رہا جو خاطر و مدارات اور تواضع و تکریم اور مراتب مہمانداری
اور محفلیں اور جلسے شاہ ولیم چہارم اور ملکہ اڈیلیڈ اور کل قرابتداران شاہی
کیطرف سے عمل میں آئے اظہر من الشمس ہیں اور جسقدر اعزاز و اکرام منجانب ارکان
دولت و اعیان سلطنت و روسا و نامداران و امرا و عالی مقدار ظہور میں آئے وہ بھی
محتاج شرح و بیان نہیں ہیں —

بعد ازان شاہزادہ میزبانان عالیشان سے بقدر رخصت حاصل کر کے وا انگلستان سے روانہ ہو کے
بمقام بلجیم ایک مکان رفیع الشان میں فروکش ہوا اور بہ تخت نگرانی شاہ جمجاہ لیوپولڈ والی

بتعلیم اپنے چچا کے تحصیل علوم وفنون مین مصروف ہوا اس زمانہ کا حال فرخندہ فالی اسکے
ایک ادیب خوش نصیب نے جو انگلستان کا ایک پادری تھا یون قلمبند کیا ہے کہ شاہزادہ
البرٹ نے مختلف علوم تحصیل کیے جو علم اوسنے سیکھا اوسکو اچھی طرح سے حاصل کیا
ہر علم مین اوسکو دستگاہ کامل ہوئی ہر ایک امر مین مہارت تامہ حاصل ہوئی خلق
مجسم مجموعہ صفات پسندیدہ جمیع عادات حمیدہ تھا مگر ان سب سے بڑھکر دو صفتین یہہ اوصاف
تھے کہ طریقہ پروٹسٹنٹ کا بڑا معین و مددگار تھا دل و جان سے اس مذہب پر نثار تھا

سنہ ۱۸۳۷ عیسوی کی فصل بہار مین دونو شاہزادگان عالی شان واسطے تعلیم کے یونیورسٹی بان
مین جو ایک قدیم قصبہ سلطنت پروشیا مین برلب چپ دریاے رائن واقع ہے داخل ہوئے
وہان کے طلبا مین شامل ہوئے اشاعت علوم مین وہ سلطنت اوسوقت سے آجتک یورپ
کے تمام ملکون مین ضرب المثل ہے علاوہ یونیورسٹی ہاے برلن و بریسلو اور کانگز برگ اور
بان کے وہان ہر قصبہ مین واسطے تعلیم و تلقین ہر فرقہ کے لوگون کے اکثر مدارس اور مکاتب
موجود ہین اسلیے بہر نوع امید قوی تھی کہ وہ شاہزادہ اپنی محنت شاقہ و جفاکشی عام سے
ایک روز اپنے ہمعصر شاہزادون سے سبقت لیجائیگا علم و ہنر مین سب سے نامی گرامی کہلائیگا
چنانچہ یہہ امید برآئی شاہزادے نے حسب دلخواہ تعلیم پائی ہر علم مین اوسکو عبور ہوا
ہر فن مین نہایت عالی طبع مشہور ہوا

جناب نوبل صاحب اور والکر صاحب اور ریگنگ صاحب اور فچنر صاحب پروفیسران یونیورسٹی
نے جو بیانات علوم لاطینی و یونانی و ہندسہ و فلسفہ اور سیاست مدن اور تواریخ وغیرہ کے
سنائے شاہزادے نے توجہ دل سے سماعت فرمائے ان سب امور کے سوا اسنے
دو لطیفہ یعنی فن نقاشی اور علم موسیقی کو بخوبی حاصل کیا غرض کہ رفتہ رفتہ اس طرح سے اوس کا
کانون سینہ علوم متعارفہ کا گنجینہ ہوگیا اور عہد شباب مین نہایت ہی فائدہ بخش ہوا
اور یہی سبب تھا کہ واہیات اشغال بیہودہ و مزخرفات کی طرف اوسکی طبیعت نہ آئی
امور ناپسندیدہ او فضول کیطرف کبھی اوسنے رغبت نفرمائی اس امر کا قدغن حد درجہ تھا کہ سواے
پروفیسران یونیورسٹی کے اور کوئی شخص شاہزادہ البرٹ کی صحبت مین بار نپاتا اور کوئی خوشامدی

تمام اوسکے پاس نجاسکے لیکن تاہم البرٹ ایسا ملنسار اور خوش اخلاق تھا کہ تمام اہل کیمبرج
اوسکے اوسکو بہت عزیز جانتے تھے اور اوسکی خوش مزاجی اور شیرین گفتاری کی سبب
اوس سے انس کرتے تھے اوسیکا دم بھرتے تھے یہانتک قیام اور طالب علمی سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ شاہزادہ البرٹ شاعر بھی ہے شعر و سخن سے اکثر کام رکھتا ہے نظم آئین
ملک کا نام رکھتا ہے چنانچہ اوسنے بڑی فیاضی کیساتھ غربا کے عیال و اطفال کے فائدہ کی غرض
سے ایک مختصر سا مجموعہ مذہبی گیتونکا چھپوایا جسکو اوسکے بھائی نے باجے مین بجایا تھا شاہزادہ
البرٹ کا زمانہ طالب علمی نہ صرف ارباب خرد کے لئے پند و نصائح کا کارنامہ تھا بلکہ شاہزادون
اور رئیسون کے اطفال کی تعلیم کے واسطے ایک عمدہ نمونہ تھا اخبار بانگ کا ایک راوی ہے
کہ سیکس کوبرگ کے دونون شہزادے ڈاکٹر ہیجونت صاحب پروفیسر علم طب کے مکان مین
جو یونیورسٹی کے متصل ایک مسجد عظیم کے مواجہ واقع تھا فروکش ہوے اور تھا ایک
ہم عصر طالب علم بیان کرتا ہے کہ اونکا کھانا تھمہ بان کے شہر نیوڈی سے تیار ہو کر آتا تھا
اور بہت پر تکلف نہوتا تھا اگرچہ چند دعوتین اونھون نے اپنے ہم مکتبون کی کین وہ نہایت
عمدہ اور پر تکلف تھین مگر اونکی خوراک معمولی ہوا کرتی تھی اثنا قیام مقام بان مین شاہزادہ
البرٹ نے یونیورسٹی کے بڑے بڑے نامی و گرامی حکمای فلسفہ اور علما سے ربط و اتحاد
بہم پہنچایا اسکو اپنا دوست بنایا منجملہ اون کے کونٹ لیسٹ صاحب اور پروفیسر ویکنر صاحب سے
بڑی دوستی ہوگئی تھی اور مشہور و معروف اسکلیگل صاحب شاہزادہ کی بڑی قدر و منزلت
کرتے تھے اور اوسکے عمدہ چال چلن سے نہایت راضی ہو کر اوسکی صفات حمیدہ اور ذات
پسندیدہ سے اوسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔

شاہزادہ البرٹ کو زور آزمائی اور ورزش کشتی وغیرہ کا بہت شوق تھا اور بید الون
کے کھیل کا بہت ذوق تھا جب شاہزادہ بتقریب شکار سوار ہوتا تو علاوہ ملازمین اور مصاحبین
کے ایک شخص جسکا نام ہیئر اسٹام تھا ضرور ہمراہ رکاب ظفر انتساب جاتا یہہ شخص ایک قصبہ کے
ہوٹل کا جو متصل بان کے واقع ہے مہتمم تھا جب شاہزادہ یونیورسٹی بان سے سند فضیلت
حاصل کرکے وانہ وطن ہوا تو اسکو ہیر دی تک نہایت عالی نژاد عمدہ راس گھوڑا جیسا کسی انگریزی

سیاح یا مسافر سے جو اوسکے ہوٹل مین قیام پذیر ہوتا شاہزادہ کا ذکر مذکور آتا ہے وہ آنکھون مین
خوشی سے آنسو بھر لاتا تھا اور اوس عالی جناب کے مشہور کامون اور خوش اخلاقی اور فیاضی
کا ذکر اوسکو سناتا تھا اور اپنی نشست گاہ کی دیوارون پر جو تصویرین لگی تھین وہ اوسکو دکھاتا
تھا اور خود بھی دیکھا کرتا تھا انمین ایک تصویر تو جناب ڈیوک سسکس کی بہ رنگ لگا تھا دوسری کی
دوسری جناب ڈیوک صاحب حال کی تیسری جناب شاہزادہ البرٹ کی تھی مگر ان سب مین
شاہزادہ کی تصویر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر سیاح کا چشم دید بیان ہے اور اکثر
رسالون مین اسکا تذکرہ آیا ہے کہ جب وہ پیر روشن ضمیر اون تصویرون کا مسافرونکو
معاینہ کراتا تھا بے اختیار زار زار روتا تھا —

بعد استقامت سہ سالہ کے ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۸ عیسوی مین شاہزادہ البرٹ مدرسہ چھوڑکر قصبہ
بان سے روانہ ہوا وقت رخصت جو لوگون کا حال ہوا باشندگان قصبہ کو جو اس سے ملال ہوا
اور جسقدر غربا اور مساکین کو جو پرورش یافتہ بذل و نوال شاہزادہ خوش خصال کے تھے
رنج و افسوس ہوا خیال مین نہین آسکتا ہے بیان مین کب سما سکتا ہے —

سنہ ۱۸۳۷ عیسوی مین بعد وقوع واقعہ جانگداز و حادثہ روح فرسا جناب شاہ ولیم چہارم کی شہزادی
وکٹوریا بالفضل ایزدی تخت نشین ہوئی رونق بخش تاج و نگین ہوئی سلطنت برطانیہ کے تمام رعایا
برایا اونکے جلوس میمنت مانوس سے شاد ہوئے قید غم سے آزاد ہوئے انگلستان خوشی سے
پھولا نہ سمایا ہر کہہ و مہ کا مقصد بر آیا —

جب یہ خبر فرحت اثر شاہزادہ خوش سیر نے سنی وہ اوسوقت بان کے یونیورسٹی مین تحصیل علوم
مین مصروف تھے فوراً ایک تہنیت نامہ بکمال فرحت و انبساط بنام جناب ملکہ معظمہ کے تحریر فرمایا اپنا اظہار
محبت اور جوش طبع دکھایا ہر چند کہ اوسوقت شاہزادے کے دل مین اسبات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تین برس کے
عرصہ مین کبھی مدت العمر کے لیے ملکہ معظمہ کی دولت ابد مدت کا شریک رنج و راحت ہونگا
تہنیت نامہ مین بعد اظہار اشتیاق مالا یطاق کے جو باستماع مژدہ جانبخش تبدیل حالت ملکہ دوران سے
حاصل ہوا تھا اور ادای مبارکباد بے پایان بشرح و بسط دارئی ہائے نمایان لوازم منصبی شاہان کے جو جناب
شاہزادہ صاحب نے حوالہ قلم خود رقم فرمایا تھا وہ ذیل مین لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے —

ہیں۔ تہ دل سے یہہ دعا ہے خاص یہی مدعا ہے کہ احکم الحاکمین رب العالمین شاہنشاہ شاہان مالک کون و مکان تمہارا حامی و مددگار رہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تمکو اس مشکل اور عالی مرتبہ کی مہمات کے انصرام کی توفیق عطا کرے تمہاری سلطنت مدت مدید تک قائم و برقرار رہے فرخی اور ہمایونی سے شاندار رہے اور درگاہ قاضی الحاجات مستجاب الدعوات سے یہہ بھی دعا ہے شب و روز یہی التجا ہے کہ تمہاری کوششوں اور محنتوں کا صلہ حق جل و علی یہہ عطا فرمائے کہ ایک عالم تمہارا مطیع و مسخر ہوجائے تمہاری تمام رعایا شکرگذار ہو جان نثاری پہ تیار ہو تمکو بدل عزیز جانے عقیدت سے اپنا بادشاہ مانے چونکہ شاہزادہ عالی ارادہ نے یہہ دعائین صاف طبیعی اور نیک نیتی سے بخلوص دل دی تھین وہ سب مستجاب ہوکر بے کم و کاست راست نکلین اور خود شاہزادہ بنفس نفیس جناب کبریا کے حکم سے اون باجاہ و شان مفرح اور منتج نشان نتائج گران بہا کا باعث ہوا جنسے اس چھپ دیک کو ساتھہ ہماری عزیزہ ملکہ معظمہ دامت اقبالہا کے چراغ سلطنت کو فروغ ہوا جسکی روشنی نے تمام عالم کو پر نور کیا جلالت و حشمت مین مشہور کیا۔

اب شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی تعلیم کافی اور تحصیل وافی قریب الاختتام ہوچکی تھی بلکہ فارغ التحصیل ہوگیا تھا لہٰذا شاہ ہیوبولڈ نے یہہ تجویز فرمایا اونکی راے مین یہی آیا کہ اب شاہزادہ سیر و سیاحت اور گلگشت مملکت معائنہ دیار و امصار فرمالے چند سے یون بھی ٹال رہا لے تاکہ جو تحصیل علوم اوسنے کی ہے اوسکو باحسن وجوہ پختگی ہوجائے جو کچھہ کتابون مین لکھا پڑھا ہی خواہ دیکھا اور سُنا ہی وہ نگاہ سے بھی ایک نظر گذر جائے اور علاوہ برین جو خیالات متعلقہ شادی عروسی و دامادی اوسکے دماغ مین سمائی ہین وہ بھی بہسل جائین۔

چنانچہ ۲۰ اگست ۱۹۱۲ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی تبار مع رفقاء جان نثار قصبہ بان سے بصد آن بان روانہ ہوا بارش باران رحمت آلہی رعد کی گرج صاعقہ کی چمک بجلی کی کڑک مین ایک شب بمقام کوبلنز اور ما نسیم مقام کرکے رہگرای منزل مقصود ہوے اور بعد رونق افروزی مقام باسل کے کوہستان جورہ کی راہ سے مجیم سمر اوقات اقبال نے مضافات برن مین بمقام انلیفینو نزول اجلال فرمایا اور یہان اپنی خالہ عزیزہ جناب بیگم صاحبہ کے پاس تین روز تک

بڑی دھوم دھام کی ضیافتوں مین مصروف رہا اور نہایت عمدہ پرفضا مقامات کی سیر ملاحظہ فرمائی اور وہان کے باشندون مین جو سادہ اطوار اور بہادرانہ کردار دیکھے اس سے شاہزادہ کے خیالات حکیمانہ پر اور بھی اثر پیدا ہوا وہان کے باشندون کی بڑی تعریف فرمائی اور اونکی آزادانہ اور دلیرانہ جرات وشجاعت کی توصیف اوسکی زبان پر آئی چونکہ خود بھی آزاد منش تھا اوسکی بڑی تحسین وآفرین کی غرضکہ یہان سے رخصت فرماکے کوہستان سوئٹزرلنڈ کی سیر کرتا ہوا منزل پیما ہوا اثنا راہ مین ہمشاہدہ گاہ سے بوقلمون وبرگ بارگوناگون دلکش و دلاویز مرغزار فرحت بخش ورشک بہر گلزار ہمیشہ بہار سرسبز وسیراب پہاڑون کے آبشار مترطرا و شاداب درخت اور گھاٹیان نزہت افزا نہایت پرفضا دامن کوہ پرشکوہ صاف وشفاف چشمے بڑے بڑے آب رواں ہر سو رواں دیکھکر شاہزادہ جہاہ فلک بارگاہ نہایت بشاش ہوا پہاڑون کے پتھرون سے ٹکراکے پانیکا زور وشور سے گرنا برف کا حرارت آفتاب سے گلنا اور بڑے بڑے ٹکڑون کا دھڑادھڑ نیچے گرنا فی الحقیقت عجیب فرحت بخش تماشا نظر آتا تھا جو اوسنے اپنے وطن مالوف مین کبھی نہین دیکھا تھا خطرناک نشیب وفراز کوہستان پر جھیلون کے کنارے کہین تو سربفلک کشیدہ کہین جھیل کے عمق تک سیدھے ایسے واقع تھی کہ اونکے قریب خرامان خرامان چلنا نہایت وحشت انگیز مگر لطف خیز تھا—

تھوڑے فاصلہ پر مرغزار سراپا سہار سبزہ زار قدرت حق کی صنعتین ہزارہا ہزار آشکار قدم قدم پر چشمے اور آبشار ندیان بے شمار چوبی جھوپڑون کی قطار دلکو راحت وسرور آنکھونکو ایک نور حاصل ہوتا تھا غرض کہ سوئٹزرلنڈ مین قدرت خدا کی عجیب وغریب کارستانیان اور عمدہ عمدہ صنعت کاریان براے العین ملاحظہ فرماتا ہوا شاہزادہ البرٹ جانب جنوب درہ جھیلون کی راہ سے اطالیہ کو روانہ ہوا اور یہان پہونچکر جو جو عجایبات وغرایب واقعات اوسکو نظر آئے اور نئی نئی چیزین ملاحظہ فرمائین وہ سوئٹزرلنڈ کے عجائبات سے کسی طرح کم قابل تحسین وآفرین نہ تھین—

اس زمین مینو آئین مین جسکی قدامت سلف وخلف سے مشہور ومعروف ہے ایسے مکانات سہ منزلہ وچہار و پنج وشش منزلہ عمارات عالیشان مینار یادگار روزگار اور سنگین تصاویر

ایسی ملاحظہ فرمائین جنسے وہان قدیم باشندون کی دستکاری اور صناعی ظاہر ہوتی تھی
غرضکہ اسیطرح باعزاز تمام کوچ و مقام کرتا ہوا باد صبوحی اور نسیم سحری سے فرحت تازہ اور
مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہوا شہر فلارنس و روم و نیپلز مین ہوتا ہوا سلطنت اطالیہ کے
بلاد عظیم مین دو ایک روز مقیم ہو کر شاہزادہ البرٹ داخل دار السلطنت وینیا ہوا اور وہان
جناب ڈیوک فرڈینانڈ اپنے چچا سے ملازمت حاصل کر کے پھر کوبرگ کو واپس آیا خیر و خوبی سے
اپنے دولتخانہ پر پھر تشریف لایا جب شاہزادہ کا سن بیس برس کا ہوا تو بموجب قواعد ملکی اور
رسم و رواج قومی سنکے بالغ شمار کیا گیا اور جو مال قریب پچاس ہزار روپیہ سالانہ کا اونکی والدہ
ماجدہ نے وصیتاً اونکے نام ہبہ کیا تھا شہزادہ کے قبضہ و تصرف مین آیا مگر اس جایداد کو
شاہزادہ عالی تبار نے بعد کتخدائی ملکہ انگلستان کے ساتھ اپنے برادر کلان کو اس شرط پر
منتقل کیا کہ اوسکے منافع سے کسیقدر روپیہ بطور پنشن اور وثیقہ کے ملازمان وفادار اور
متوسلان عقیدت شعار کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن ملا کرے چنانچہ یہہ کار خیر شاہزادہ
عالی وقار کا اون لوگون کے لیے جو اپنے ملازمین کو مثل چارپایون کے تصور کرتے ہین
ایک عبرت انگیز نصیحت آمیز نمونہ ہے —

جب شاہزادہ عالی ارادہ نے اپنی سیر و سیاحت انگلستان سے وطن مالوف کیطرف
مراجعت فرمائی تو داخل ایوان کیوان نشان ہو کر کئی مہینے تک سلسلہ رسل و رسائل
ملکہ کشوریا سے جاری رکھا مگر اونکی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ اوسوقت تک اون دونون کی دلون مین
شادی میمنت آبادی کا مطلق خیال نہ تھا —

۱۸۳۹ء عیسوی مین شاہ بلجیم نے بذریعہ تحریر کے شاہزادہ کے نکاح کے بارہ مین تحریک کی ملکہ
معظمہ نے جواب اوسکا بالکل تو مایوس نہین کیا مگر خواستگار مہلت کی ہوئین اور یہہ تحریر
فرمایا کہ ابھی تین چار سال تک اسبارہ مین مجکو مجبور نکیجیے لیکن عرصہ تک استدعا نکیجیے کیونکہ فیالحال
اس مدت کے بیچ کسیطرح سے اس قرابت کی خواہان نہین ہو سکتی ہون اور نہ اقرار پختہ اوسکا
کر سکتی ہون یہہ جواب سنکر جس سے امر معلومہ کا کچھہ تصفیہ خاطر خواہ نہو تھا شاہزادہ کے چچا نے
جو زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہ اور نہایت تجربہ کار تھا اور حالات شاہی سے کما خاطر سے

بھی خوب واقفکار تھا چار و نا چار چند روز صبر کرنا مناسب سمجھا بعد ازان جب شاہ جہاہ موصوف نے اس امر کا تذکرہ اپنے بھتیجے شاہزادہ البرٹ سے کیا اونسنے بے اختیار یہہ جواب دیا کہ جن امور کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا اور جو معاملات طے نہین پائے اونکے بارہ مین مجھسے دریافت کرنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ جبتک طرف ثانی کی جانب سے اقبال نہو مین کسی طرحسے کچھہ نہین عرض کر سکتا—

مگر اس مقام پر ہم یہہ ضرور کہین گے کہ شاہزادہ کو نکاح کرنا بدل منظور تھا ملکہ معظمہ کے نشۂ محبت مین چور تھا لیکن اس نازک موقع پر طرح طرح کے خیالات قسم قسم کے توہمات اوسکے دل محبت منزل مین گذرنے لگے کبھی وہ یہ کہتا تھا کہ ملکہ کا شوہر ہونا جو بذات خاص فرمانروا ہے کچھہ فوقیت اور فخر کی بات نہین ہے کبھی خیال کرتا تھا کہ اگر حسن اتفاق سے ایسا ہوا بھی تو مجکو اپنی ذاتی عزت و توقیر کا خیال دلسے دور کرنا ہوگا کبھی یہہ سوچتا تھا کہ اس عقد سے جن مراتب مین درجۂ مساوات کا ہے فرق آجائیگا اور میرا رتبہ انگلستان مین دوم شمار کیا جائیگا اگر ایسا ہوگا تو اچھا نہوگا کبھی اس ادھیڑ بن مین رہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کا خواہشگار مہلت ہونا اس کارخیر مین توقف کرنا خالی از علت نہین ہے شاید اس مہلت سے اونکی غرض یہہ ہو کہ صاف صاف انکار کرنا شایان شان ایسان بلند مکان نہین ہے لہذا یہہ ظاہر اقرار در پردہ انکار ہے کبھی یہہ اندیشہ ہوتا تھا کہ ایسا نہو کہ بعد انتظار چند سال کے یکلخت نامنظور کرکے صاف انکار کرے تو مفت مین انگشت نمائی ہم چشمون مین رسوائی ہو کبھی اس بات کا اوسکو دھیان آتا تھا کہ کہان کا بیاہ کیسا نکاح یہہ سب بکھیڑا ہے بہتر ہے کہ کوئی پیشہ ایسا اختیار کر لون کہ اوس سے اپنی اوقات بے ہمہ تحصیت غیر سے بسر کر دون چنانچہ اونکے والد ماجد بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک امید موہوم پر شاہزادہ کا شباب مفت خراب ہوتا ہے کسی نہ کسی شغل کی طرف اوسکو مائل کرنا انسب ہے—

ادھر تو یہہ خیالات اور توہمات تھے اب کچھہ ادھر کا حال سماعت فرمایئے جس روز سے ملکہ معظمہ نے اپنے رد کا جواب اپنے عموی نامدار شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا تھا اوس روز سے اونکے دل کی عجب کیفیت تھی ہر لحظہ اپنی تنہائی کا ملال ہر لمحہ اور ہر ساعت ایسے شخص کے ساتھہ عقد نکاح کی ہونیکا خیال رہتا تھا جو اس اعلے ترین مرتبہ سلطانی اور تفکرات اور ترددات

متعلقہ امورات خانگی کا مشیر با تدبیر اور دبیر خوش تحریر اور خوش تقریر ہوتا اور جملہ معاملات
خانہ داری اور مراتب عشرت و کامرانی کا شریک اور محرم راز و نیاز واقف اسرار
ناز ہوتا جس سے کسی قدر تو امور سلطنت کے افکار مین کمی ہوتی کچھہ تو نشاط و خرمی
ہوتی یہہ سوچ کر جو ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر سابق پر خوض و غور کیا تو سراسر اوس مین
اپنی ہی ہٹ دھرمی پائی سوا اسکے اور کوئی بات خیال مین نہ آئی اپنی حرکت سے
نہایت پشیمان ہوئی سخت حیران ہوئی اپنے آپ کو بہت سی لعنت ملامت کی اور
اسبات پر نہایت تاسف آیا کہ مینے ایسا کلمہ کیون سنایا چنانچہ اس موقع پر جو ملکہ معظمہ نے
ایک مقام پر ارقام فرمایا خلاصہ اوسکا درج ذیل ہے —

مین اپنی بیباکانہ تحریر اور بے محابا تقریر سے معذرت کے لایق بھی نہین ہون سمجھا اسکے
کہ اوسوقت مینے صرف یہی خیال کیا تھا کہ مین ملکہ انگلستان ہون اور تن تنہا گلشن مین
آزادانہ رہتی ہون اور سن بھی میرا صرف اٹھارہ برس کا ہے ابھی نکاح کی کیا جلدی ہے
ناحق بیٹھے بٹھائے پابزنجیر ہونا آزادی کو کھونا ہے لیکن اب مین اس اپنی عجلت سے
شرماتی ہون اب جواب صاف دینے سے پچھتاتی ہون نہایت پشیمان اور خجل ہون اپنے
کیے سے منفعل ہون کیا کہون کیسی پریشانی ہے سخت حیرانی ہے لیکن اس مقام پر یہہ
بات قابل غور ہے جبکہ ایک خاتون نوجوان کو عالم شباب کا جوش ہو اور جو قدرتی خواہشون سے
بلا خواہش مدہوش ہو نہ خود تجربہ کار ہو نہ کوئی مونس نہ صلاح کار ہو نہ کوئی شوہر سا رفیق و
غمگسار ہو نہ کوئی امور اہم مین مددگار ہو اٹھارہ برس کے سن و سال مین ملکہ ہو جائے
انصاف کا مقام ہے کیونکر تن تنہا سلطنت کا کام انصرام پائے ہرچند یہہ تحریر اب
فضول ہے اسکے لکھنے سے کیا حصول ہے مگر تاہم یہہ ایک بات قرار پائی کہ جب شاہزادہ
البرٹ جواب شافی اور قول فیصل کے مستدعی ہین تو دونون شاہزادے مکرر اسی طور پر انگلستانکو
تشریف لیجائین اور وہان پہونچکر جیسا ہو اوسکی تعمیل فرمائین چنانچہ جرمنی سے روانہ ہوکر
بعد طے منازل و قطع مراحل دریاے شور اونکا جہاز ساحل انگلستان پر لنگر انداز ہوا
بارہ دوم شاہزادہ البرٹ رونق افزوے مملکت برطانیہ ہوا اسمرتبہ جو جو باتین نسبت شاہزادہ عالی ارادہ

سکے طرف ثانی کے ذہن مین تھیین وہ موہبور راست نکلین اور پہلی مرتبہ سے اسدفعہ
شاہزادہ کی ہر ایک بات مین فرق پایا گیا کیون کہ پہلے جب شاہزادہ وہان تشریف لیگیا
تھا تو اوسکے ایام طفلی تھے اور اب ماشاء اللہ نہایت شکیل اور جمیل سرو قامت سہی بالا
جوان رعنا ہوگیا تھا بلکہ جسقدر عمر نہ تھی اوس سے قد و بالا و بالا معلوم ہوتا تھا اور لیاقت کا
تو کیا پوچھنا تھا فارغ التحصیل ہوچکا تھا اب صرف چند روز کا وقفہ درمیان تھا ورنہ ملکہ معظمہ کو
قبول و ایجاب مین کسی طرح کا پس و پیش باقی نہ رہا تھا۔

لارڈ ملبارن اور ملکہ معظمہ کے عمو ہی نامدار کی یہہ دلی تمنا تھی ہر وقت خدا کی درگاہ مین یہی
دعا تھی کہ ملکہ کا عقد کسی لائق و فائق نوشاہ سے ہوجائے۔

شاہزادہ البرٹ کی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ سے بدل آرزومند تھے اور صاف
صاف کہتے تھے کہ فی الواقع ملکہ معظمہ کے لائق یہی شاہزادہ عالی ارادہ ہے اس مرتبہ
شاہزادہ البرٹ نے انتہا درجہ کی محبت اور موانست بڑہائی کوئی بات خلاف
رضاجوئی ملکہ معظمہ کے لب پر نہ آئی ہر جلسہ اور مقام مین ملکہ معظمہ کے ساتھ
رہا جدائی کا نام زبان پر نہ لاتا جس سے یہہ بات ملکہ کے دل پر نقش کالحجر ہوگئی
کہ شاہزادہ کی محبت صرف ظاہری نہین ہے بلکہ دلی ہے بناوٹ کا نام نہین
ظاہرداری کا کام نہین الفت اصلی ہے لیکن کوئی موقع اونکو ایسا ملتا تھا کہ
شاہزادہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتین لیکن ایک جگہہ کی بود و باش ایک مقام کی
نشست و برخاست سے کبتک ایسا موقع ہاتھہ نہ آتا آخرش ایک روز ایسا اتفاق ہوا
کہ ملکہ معظمہ کی زبان پر بکمال دانائی یہہ بات آئی کہ اپنی خواہش نکاح ظاہر فرمائی۔

ایک شب کو ایوان شاہی مین بتقریب دعوت جسمین شاہزادے اور شاہزادیان اور امراء
روساء کے زن و مرد بلا لحاظ و پاس ایک دوسرے کے ساتھہ ملکر رقص کرتے ہین جمع تھے
ملکہ معظمہ نے اس موقع کو مغتنمات سے سمجھا اور بعد رقص کے اوس گلفام نے اپنے
دست مبارک کا بنایا ہوا ایک گلدستہ شاہزادہ کے پیش کش کیا وہ گلچین ریاض محبت اس رمز کو
سمجھکر باغ باغ ہوگیا مگر چونکہ اوسکی صدری بہت تنگ و چست تھی اور لباس تمام بھی برابر آپمین خوب

چھپان تھے اسواسطے شاہزادہ اس عطیہ عظمی اور نعمت غیر مترقبہ کو اس مقام پر جہان اوسکی
توقیر ہونی سمجھنے سے معذور تھا پس اوسنے فوراً جیب سے قلمتراش نکالکے بعد ریکو سینہ کے
پاس سے چاک کیا اور اپنے دل کے پہلو مین اوس فرحت انگیز محبت خیز شگون کو بکمال
حفاظت جگہ دی بعد اوسکے پرنسس کو اس ہونہار قرابت سے مطلع کرنا ایسا مشکل نہ تھا جیسا کہ
بیانین کو اپنا اظہار خواہش نکاح دشوار تھا۔

بعد لینے اس تحفہ جان بخش کے شاہزادہ بکمال انکسار بدل و شکر گذار اون خاطرمدارات اور
تواضع و تکریم و لطف عمیم کا ہوا جو بجانب جمیع ارکان خاندان شاہی کے بخلاف تمام
اسقدر مرتبہ انگلستان مین ظہور مین آئے اور یہان کے قیام مسرت انجام سے جو فرحت
و انبساط حاصل ہوئی اوسکا شکریہ ملکہ معظمہ سے ادا کرنے مین گرمجوش تھا کہ جناب ملکہ معظمہ
نے بیباکانہ اور بلاتکلف موقع پاکر یہہ ارشاد کیا کہ اگر فی الواقع جناب کی طبیعت اسقدر
اسقدر مسرور رہتی ہے اور کلفت دور ہوئی ہے تو کیا عجب ہے کہ آپ یہان دائمی
قیام فرما ہوئے اور اسکو اپنا خانہ بے تکلف تصور کرتے ہین عذر نظر الفت سے اوسوقت
شاہزادہ کا تبسم اور چہرہ کا شرم و حیا سے عرق آلودہ ہو جانا نکل رخسارہ پر سرخی کا
آجانا آنکھون ہی آنکھون مین جواب دینا ملکہ معظمہ کی خاطر محبت ناشکی بیانی نہ تھی
خوب بہت مرغوب معلوم ہوا یہہ گھڑی ایسی کی تمام زندگی مین نہایت مسرت و انبساط
کی تھی اوسوقت اوسکے دل کی خوشی کا وہ عالم تھا جو ایک کامیاب عاشق کو دکھائی
ہوتا ہے ملکہ معظمہ نے یہہ سب حال فرخندہ فال من و عن اپنے شوہر سے نامدار
شاہ عالیجاہ لیوپولڈ والی بلجیم کو تحریر فرمایا اور بکمال جوش و نشاط و فرط انبساط
سے اپنے شوق اور پاک و صاف جوانی کی امنگ محبت کی ترنگ کا ضرور ظاہر فرمایا
چنانچہ اوس خط کی نقل اس مقام پر مناسب معلوم ہوئی لہذا منضبط تحریر مین آئی

خط

میرے سب سے پیارے چچا۔ سرتسلیم خم کرکے عرض کرتی ہون کہ اس خط کے ملاحظہ سے
مجھکو یقین ہے کہ آپکو بھی خوشی تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوگی کیونکہ آپ کو ہمیشہ

میری بہتری و بہبودی مدنظر رہی میرے حال پر مدام عنایت فیض اثر رہی ہمیشہ میرا حال فرحت اشتمال سننے کا آپ کو شوق تھا اس امر کا نہایت ذوق تھا

دریغ والا مین نی اپنا ارادہ مصمم کیا بلکہ آج صبحکو مین نی شاہزادہ البرٹ سے بھی صاف کہدیا باستماع اس مژدۂ روح افزا کے جس گرمجوشی اور سرگرمی سے اظہار محبت اوسکی جانب سے ظہور مین آیا کیا عرض کرون ہر امر مین اوسکو مین نی ثابت قدم پایا مجکو امید قوی ہے کہ اب میری فکر دور ہوجائیگی ہر ایک مراد بر آئیگی کامیابی نصیب ہوگی رنج وملال دور ہوگا فرحت قریب ہوگی مین نی اوسکو خوب جان لیا ہی اچھی طرح سے پہچان لیا ہی اپنے حتی المقدور اوسکی خدمتگذاری مین قصور نکرونگی اوسکی رضاجوئی مین دست بستہ حاضر رہونگی بہہ چند ہفتے جو اوسکی صحبت مین بسر ہوئے ہین مجکو معلوم نہین کہ یہہ دن کب گذرے ہین اسوقت جو حال فرخندہ فال آپکی خدمت مین گذارش کرتی ہون مجکو معلوم نہین کہ مین نی کیا لکھا اور اب کیا لکھتی ہون اور آیندہ کیا لکھون الغرض مجکو ایسی مسرت ہے کہ آپسے کیا عرض کرون لیکن ایک امر کی التجا ہے میرا یہہ دلی مدعا ہے کہ اس راز سربستہ کا حال سوا ہی آپکے اور چچا آرنسٹ کے کسی اور پر تا افتتاح پارلیمنٹ کھلنے نپائے مجسے اسکا تذکرہ مطلق زبان پر نہ آئے کیونکہ لوگ مجکو تغافل شعار کہینگے اور اس بات کا ملزم قرار دینگے کہ ممبران پارلیمنٹ کو خوار کیون نہ فراہم کیا اپنا ارادہ کسلیے نہ بتا دیا فقط آپکی کنیز جان نثار مخلص وکٹوریہ رجینہ —

جب قول وقرار باہمی اور ایجاب وقبول طرفین کا معاملہ بابت کتخدائی کے دونون شاہی چاہنے والون مین طے ہوگیا تو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کے روبرو اور کل قوم انگلشیہ کے روبرو اپنے راز سربستہ کے افشا کرنے مین تامل نفرمایا صاف صاف مطلب زبان پر آیا — ١٣ نومبر کو شاہزادہ البرٹ انگلستان سے رخصت فرماے وطن اس غرض سے ہوئے کہ اپنے احبا اور رفقا اور بزرگون سے رخصت ہوکر پھر تشریف لاوین انگلستان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک گلستان بنادین اور ادہر ٢٣ ماہ مذکور کو جناب ملکہ معظمہ نے پریوی کونسل کے روبرو سر اجلاس زبان فیض ترجمان سے یہہ ارشاد فرمایا کہ مین نی آج آپ صاحبونکو اسواسطے تکلیف دی ہے کہ اپنے اوس مقصد دلی مراد قلبی سے مطلع کرون جس سے میری رعایا کی

بہبودی اور میری آیندہ کی زندگی بعیش و عشرت بسر ہونے سے فی الحال یہہ عزم بالجزم کیا ہے کہ اپنا عقد نکاح شاہزادۂ البرٹ کوبرگ گاتھا کے ساتھہ کرون اور اس قرابت ستودہ اور رشتہ پسندیدہ بزرگ کے باب مین جو مین اختیار کیا چاہتی ہون خوب خوض و غور کر لیا ہے اور اوسکے نشیب و فراز کو اچھی طرح سے سمجھہ لیا ہے اور مجکو یہہ بھی تجویز مین وجوہ یقین ہو گیا ہے کہ بہ مین تفضلات سبحانی و ببرکت عنایات رحمانی اس نسبت باہم کی قرابت سے امور خانہ داری مین مجکو کمال آسانی ہوگی اور نیز بہبودیت حکمرانی ہوگی میری مملکت کو مفاد ہوگا چھوٹا بڑا اشاد ہوگا —

بعد ازان ڈیوک کیمبرج مرحوم نے ملکہ معظمہ کے اس عزم بالجزم کا اعلان حسب ضابطہ ہوس آف پیرس کے روبرو کیا اور بڑی شد و مد سے اس نوجوان شاہزادہ کی خوبیون اور اونکے آبا و اجداد کے اعزاز و اکرام کا بیان دو بدو کیا بعد ازین لارڈ جان رسل صاحب نے بھی ہوس آف کامنس کے سامنے حسب ضابطہ اونکی قصد کتخدائی سے سبکو آگاہی بخشی لارڈ ملبارن صاحب نے جو میر مجلس وقت تھے بنظر اخراجات شاہزادہ عالی صفات کے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ وثیقہ تجویز فرمایا کہ پارلیمنٹ سے سال بسال واسطے مصارف شاہزادہ خوش خصال کے دیا جاوے مگر اسمین بعد قیل و قال بسیار کے آخر کار دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا لیکن اس قلت پر بھی کثرت رائے نہوئی غالب آرا اسپر ہوا کہ کم سے کم تین لاکھہ روپیہ سالانہ ضرور عطا کیا جائے اس سے صاف ہویدا ہے کہ جبکہ ارکان سلطنت اور اعیان دولت کو اسقدر اصراف گوارا نہ تھا تو یہہ بھی اون کو منظور نہ تھا کہ اپنی ملکہ معظمہ کے ہونیوالے شوہر کے مدارج اور مراتب مین کمی گوارا کرین مختصر یہ کہ یہان تو انگلستان مین یہہ اہتمام اور انتظام ہو رہا تھا مگر اب شمہ حال فرخندہ فال شاہزادۂ خوشخصال کا سماعت فرمایئے کہ اوس نوجوان شاہزادۂ جہان نے اپنے اہل خاندان وا کابر دودمان کو جیسے وہ عنقریب ہمیشہ کیواسطے جدا ہونیوالا تھا یہہ خبر فرحت اثر شنائی اونھون نے مبارکباد سلامت کی دھوم مچائی اسیوقت وزیر خوش تدبیر نے اشتہار فرخندہ آثار کتخدائی شاہزادہ عالی تبار کا ملکہ نامدار سے باواز بلند سنایا جناب ڈیوک صاحب نے شاہزادہ کو محبت پدری سے

سے لگایا اور اسکے بعد جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے اوسکی پیشانی اور سر پر بوسہ دیا اور خوب
پیار کیا اسوقت ہر ادنی و اعلی کے بشرہ سے بشاشت پیدا تھی ہر کہ و مہ کے چہرہ سے بشارت
ہویدا تھی ہر شخص یہی دعا دیتا تھا کہ والا دین نوشاہ کے ارمان بر آئین مطالب دلی حاصل ہوئین
مقام برن ہال کی جلسہ عام میں جسوقت سیکڑوں حاضرین نے جام شراب ارغوانی اور کاسے
ساغر زعفرانی لبریز کرکے ملکہ معظمہ کی صحت و سلامتی کیواسطے نہایت گرمجوشی سے نوش جان فرمائے
شدت خندہ سے ایسا سرور میں آئے کہ ادب و آداب دربار شاہی بالکل فراموش ہو گیا ایسا
نشہ کا جوش ہوا جسوقت باجے والوں نے گاڈ سیو دی کوین یعنے (خدا بچاوے ملکہ معظمہ کو سلامت
باکرامت رکھے) بجایا مبارکباد کا ایک شور مچایا ہر ایک کے چشمہ چشم سے خوشی کے اشک جاری
ہوگئے اس روز ہر فرقہ اور درجہ کے لوگوں کو اجازت عام تھی اس جلسہ کی کیفیت دیکھنے کو
بلا مزاحمت آئیں اس محفل سپہر شمائل کا حظ اوٹھائیں حتی کہ کل اہل حرفہ اور کاشتکار بقدر
حیثیت عمدہ عمدہ پوشاکیں پہن کر ہر سو شادان و فرحان ہر سمت خندان و سیر کنان پھرتے
تھے اور ہزاروں دعائیں سلامتی شاہزادہ اور ملکہ کی دیتے تھے —

۲۰ دسمبر کو شاہزادہ عالی تبار گردون وقار مع جد والا بزرگوار کے اپنے آبائی مولد و مسکن سے
روانہ ہوکر برائے قیام چند روزہ رونق افروز گاتھا ہوا اور جسوقت قلعہ ارن برگ سے جو
وہ سکے بزرگواروں کا مولد تھا الوداع گویان روانہ ہوا اوسوقت تھوڑی دیر تک
آثار ملال شاہزادہ خوشخصال کے چہرہ سے نمایان ہوئے ایک عالم کہسکتا تھا کچھ مت
سمجھ نہ سکتا تھا اوسکی روانگی سے چند روز پیشتر ایک بڑی دھوم دھام کی دعوت سب
امیروں نے کی اس روز کا ساز و سامان قابل دید تھا بلکہ دید تھا نہ شنید تھا جسوقت شاہزادہ عالیجناب
قمر رکاب رونق افروز جلسہ ہوا بارہ نازنینان ماہرو سنبل مو نے جو اطلس سفید کا
لباس دربر اور تازہ تر گلاب کے ہار زیب گلو رکھتی تھیں شاہزادہ کا استقبال کیا
اور تمام باشندگان شہر از امیر تا فقیر شاہزادہ کو رخصت کرنیکے لیے حاضر ہوئے تھے
ہر شخص کی زبان پر لفظ الوداع جاری تھا رقت سے عجیب عالم طاری تھا ہر بات سے
شاہزادۂ عالی تبار کی محبت اور الفت کا جوش مترشح تھا اور ہر ایک کا دل فرط

ملال مصاحبت اور رنج مفارقت سے بھر آتا تھا جب ایام خجستہ فرجام شادی سعادت آبادی کے
قریب آئے تمام سامان بصد شوکت و شان ہونے لگے ۲۴ جنوری ۱۸۴۰ عیسوی کو ہنگام
تقریر شاہی کے تھا جناب شاہزادہ عالی تبار کو خطاب آرڈر آف دی گارٹر کا عطا ہوا
یہاں انگلستان میں واضعان قوانین اور مقننان نو آئین نے ایک قانون جدید یہ جاری
کیا کہ بعد کتخدائی کے جناب شاہزادہ عالی اراده مجاز اسکا نہوگا کہ امور سلطنت انگلشیہ میں
دست انداز ہو مگر اوس میں اس شرط کا تحریر کرنا فروگذاشت ہو گیا تھا کہ خلاف احکام
کسی قانون مخصوص الاحوال یا مختص المقام کے ملکہ معظمہ بھی مجاز تعیین مدارج مناسب نہونگی
چنانچہ بعد نکاح کے ملکہ معظمہ نے استحقاق ذاتی عطیہ قانون کے موجب عمل کیا اور جناب
شاہزادہ کے وہ امتیاز و مراتب قائم فرمائے جو بعد مدارج بادشاہ کے ہوتے ہیں اور ایک
فرمان واجب الاذعان بدین مضمون جاری فرمایا کہ جو تعظیم و تکریم ہماری بنفس نفیس ہوا کرتی
ہے اسکے بعد جناب شاہزادہ عالی تبار کی ہوا کرے بلکہ بنظر امتیاز خاص ۱۸۴۰ عیسوی
میں اون کو خطاب پرنس کانسرٹ کا عطا کیا گیا تاکہ شان نزدیک و دور میں اونکی
عزت و توقیر مشہور ہو جائے —

۱۰ فروری ۱۸۴۰ عیسوی کو شاہزادہ البرٹ داخل ڈوور ہوئے اور یہاں سے گیارہوان لائٹ
ڈراگون رجمنٹ کا بطور انتساب ہوا اور بعد ازان اسی رجمنٹ کا نام شاہزادہ البرٹ کا رجمنٹ
مشہور ہوا لیکن اہالی پارلیمنٹ کے ایک نیا طریقہ اختیار کرنے سے ملک انگلستان کو گمان ہوا
کہ ایک نہ ایک روز وہ اوسکے مضر ہوگا چنانچہ یہ آثار دیکھکر شاہزادہ بھی اندیشہ ناک ہوا کہ یہ
توہمات کے بادل انکے قومی ربط ضبط کے اظہار سے فوراً کافور ہو گئے اور آخرکار
شاہزادہ عالی تبار کو انکی گرمجوشی اخلاق اور خاطر و مدارات سے جو اون کے استقبال وغیرہ
میں ظاہر ہوئی یقین ہو گیا کہ اہل انگلستان کو اوس سے کچھ بغض و عناد نہیں ہے —

دسویں فروری ۱۸۴۰ عیسوی کو آرک بشپ کنٹربری بحاضری اعزہ و اکابر خاندان شاہی
بمقام معبد سینٹ جیمس مراسم عقد نکاح ملکہ عالی جاہ کا شاہزادہ فلک بارگاہ کے ساتھ
بجا لائے اور حسب رسم و رواج ملک کے رسومات شادی سعادت آبادی بصد شادمانی و کامرانی

اور ہوئین مقام پارک اور قلعون سے جو توپین سلامی کی سر ہوئین اوس سے
لوگون کو معلوم ہوا کہ آج انعقاد امر ہمایون خجستہ مضمون بخیر وخوبی انجام کو پہونچا ہر کسی
کو مسرت تازہ خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی اوس روز مسرت افروز سینٹ جمیس
کے میدان مین خلقت کا ہجوم تھا لاکھون آدمی اس تقریب کے دیکھنے کو
جمع تھے اور تمام عجیب مین خوردہ جبین امیرزادیان نوشاہ کی پوشاک طرز گفتار
طریق رفتار کو دیکھ کر آہو گریان اور نکتہ چینیان جو اس فرقہ اناث کا دستور ہے
کر کے آپس مین قہقہا مارتی تھین شاہزادے کو چٹکیان لیتی تھین اور اڑاتی تھین ملکہ معظمہ
کی ہمراہین لباس ہائے پر تکلف پہنے عجیب شوکت وشان سے بڑی آن بان
سے ہمراہ تھین ڈرائیڈن صاحب شاعر کا قول اوسوقت یاد آتا تھا اس مقام پر
راست راست چسپان ہوتا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہے ایک غنچہ دہن جبینان پری
تمثال زہرہ تمثال کا ہمراہ تھا ہر ایک اون مین زہرہ جبین نہایت حسین کم سن
النرہ چہتے کے ان نشہ جوانی سے چور بادۂ کامرانی سے مخمور اطلس سفید کا
ملبوس اپنے ملک سے بغایت مانوس بدن پر آراستہ زیور جواہر نگار مرصع کار سے
پیراستہ اس نیر فلک خوبی کے گرد بصد نازونیاز مثل طاؤسان طناز جلوہ مین روان تھین
اوسوقت عجیب کیفیت نظر آتی تھی جسکا لطف دیکھنے والون کی طبیعت ہی پاتی تھی اوس
ہجوم مین ملکہ معظمہ کا بدر فی النجوم تھی ہر طرف خوشی اور مسرت کی دھوم تھی
فی الحقیقت جو عظمت وشان اس تقریب کی لوگون نے بچشم دیکھی ہے دعا ایشیا کی
بادشاہونکی تزک وشان سے جلوس شاہی کے ساز وسامان سے کہین افضل تھی
سنہ ۱۸۱۴ عیسوی مین جسوقت سے کہ تمام شاہان نامدار ووالیان کامگار ہر شہر ودیار کے
سینٹ جمیس کے میدان مین جمع ہوئے تھے اور آپس کے دیدار فرحت آثار سے مسرت
تازہ اور خورمی بے اندازہ حاصل کی تھی پھر بعد ازان کوئی ایسا جلسہ نہوا کہ پھر ویسا سامان
اور احتشام اسقدر وہجوم وازدحام خلقت کا اژدہام نظر آتا دلکو سرور آنکھون کو نور حاصل ہوجاتا
یہہ تو مورخون نے سچ لکھا ہے کہ جتنی شادیان بادشاہون کی انگلستان مین ہوئین کوئی

ایسی ہوئی ہوگی جسمین دولہا دلہن نے اپنے اتفاق باہمی کا اسقدر عمدہ دکھایا
ہو اپنی محبت کا مزا پایا ہو گر جیسے تقریب فرحت نصیب سب سے جداگانہ یادگار زمانہ ہوئی
ان نوجوان نوشاہ و عروس نے ہزارون دعاؤن صد اخیر باد کی صداؤن کے
درمیان رابطہ محبت و اسطہ الفت کو استوار کیا ایک نے دوسرے پر اپنا دل و جان
نثار کیا اور جو قول و قرار اتحاد باہمی کا وقت نکاح ریاپا کے روبرو باہم کر ہوا تھا
اوسکو شاہزادہ البرٹ نے تادم مرگ نباہا جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا تو دونون میں محبت
میں قصور ہوا نہ اور دونو محبت میں فتور ہوا اور شاہزادہ نوشاہ سے شوہر ہوا اور شوہر
سے بعد چندے خدا نے بچہ دن دکھایا کہ صاحب اولاد کھلایا بلکہ اوسکی اولاد
کی اولاد ہوئی جس مین کی طبیعت اور بھی شاد ہوئی اور رعایا سے انگلستان نے
جس ادب آداب و تعظیم و اب کے ساتھ روز اول پیش آئی تھی اوسکو ہمیشہ
برقرار رکھا کسی امر مین فرق نہ آنے دیا۔

اسمین کوئی شک نہین ہے کہ بعد شادی بہشت آبادی کے ہر طرح خوشی و خرمی
سے دونون اوقات بسر کرتے تھے نہایت مسرت و انبساط سے شام کو سحر کرتے تھے
دونون زوج و زوجہ کا مذاق آپس کا اتحاد اخلاق طبیعت کا ڈھنگ مزاج کا رنگ یکسان
رہتا تھا کہ ہر بات مین فرق نہ تھا ایک کا راز دل دوسرے پر عیان رہتا تھا کبھی ایسا
اتفاق نہوا کہ اونکی رایون مین اختلاف ہو ایک کی طبیعت دوسرے کے خیر صلاح ہو جو شوہر کو
پسند وہ زوجہ کو مرغوب ہو اور جو بات زوجہ کو منظور وہ شوہر کو مطلوب تھی البتہ اتفاق باہمی
دیکھا نہ تھا ایک دوسرے کا دلدادہ جون جون انکی شادی کو مدت گذرتی اونکی محبت
اور بڑھتی ہر سال موانست کو پختگی ہوتی طریقۂ بسر اوقات مین اور شائستگی ہوتی دن بدن
محبت کا جوش ہوتا ساعت بساعت الفت کا خروش ہوتا غرضکہ ہر برس ازدیاد لطف
و احسان ہوتا رابطہ اتحاد بے پایان ہوتا امورات خانگی مین باہم اتفاق ایک ہیرکا
و ساز تھا امور سلطنت کی گتھیون مین ہمراز تھا ہر امر کا صلاح و مشورہ سے
انصرام ہوتا ایک کو دوسرے کی خوشی سے کام ہوتا غرض اسی طرح سے وہ شیر و شکر سے

یکسان دو قالب ایک جان ہو کر بسر کرتے تھے شب و روز ایک دوسرے کا
دم بھرتے تھے انھون نے لطف روحانی اوٹھایا اور ایسی آسائش جسمانی پائی کہ
تمام مشکلات زندگانی دور ہوئین مراد دلی بر آئی—

[illegible] عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی نسب والا حسب یعنے برادر معظم آنج کرم البرٹ کا
اس عیش و عشرت مین ان دونون کو چھوڑ کر انگلستان سے اپنے وطن مالوف کو روانہ
ہوا اور شاہزادہ البرٹ کو اب معلوم ہوا کہ انگلستان میرا مکان ہوا پس شرط خدمت
مقتضی اسکی ہے کہ جو جو ہر گران بہا مین لیاقت سعادت طبیعت مین نہان ہے اسکو عیان
کیجیے جو عمدہ باتین دل مین ہین اوسکا دیان کیجیے اس ملک کی بہبود کا خیال جہان تک
خاطر مسکن گزین ہوا تھا اور زیادہ ہے اور عالی ہمتی سے یہ بات بہت دور ہے کہ ہم والی
رعایا کو بھول جائین صرف عیش و عشرت مین اپنا دل لگائین چنانچہ اسکا اوسنے بہت خوب
اہتمام کیا آخر کار باحسن وجوہ اسکا انصرام کیا—

جو جو مصائب شاہزادہ عالی تبار کو اپنا مولد و مسکن اور عزیز و اقربا نتا داچھا کو چھوڑ کر پیش آئے
اگر شمہ اوس کا بیان کیا جاوے تو حیطۂ تحریر مین نہ سما سکے گردون کا شمار نہ ہو لوگونکی
نگاہ مین جو حالت شادی [illegible] آبادی کو گوارا دیا تا جبرانہ راضی بہ پارانہ تصور کرتے
ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ شاہزادہ نے اس معاملہ مین بیجا کیا ایک شیواستی نادانی
کیا اگر اس کم مایہ جرمنی کے شاہزادہ نے اپنی عزت و آبرو اور آزادی کا خیال کیا اور بلکہ
انگلستان کی شوہر ہوسکے سے کیا تو بہت اچھا کیا اس معاملہ مین کچھ خسارہ نہ ہوا بلکہ نفع
حاصل ہوا اپنی گھر کی جو عزت و حرمت تھی وہ اپنے ہی گھر مین رہی اور ایک شاہزادی
مالک تخت و تاج بلا منازع مین ہاتھ آئی—

جو لوگ کہ شاہزادہ البرٹ کی محبت اور رحم دلی غربا کی ہمدردی و دلسوزی سچے خیالات عمدہ
عادات کو جانتے ہین اوسکی عالی ہمتی اور حب الوطنی کو پہچانتے ہین اونکو اس بات کا یقین
ہوگا کہ شاہزادہ عالی ارادہ اپنے وطن آباد اجداد کے مسکن سے کسقدر الفت رکھتا تھا
اور جہان وہ پیدا ہوا تھا ایام طفلی مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا وہان کی کس درجہ کی محبت رکھتا تھا چنانچہ

وہران شاہزادہ ذی شان وہان کا خیال مد نظر رکھتا تھا اوسکی بہبودی اور بہتری کا
دھیان آٹھ پہر رکھتا تھا کسی دم وہان کی فکر سے اوسکو خالی نپایا ہر لحظہ وہین کے
خیالات مین اوسنے اپنا زیادہ تر وقت کھویا ۔
سودی صاحب کا قول ہے کہ اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب ہمکو اتفاقات پودون
کی طرح ہماری اصلی سرزمین سے نکالکر دوسرے مقام پر لگاتے ہین یا مثل سبز شاخ کی اصلی
درخت سے قلم کر کے دوسری جگہہ نصب کرتے ہین تو دلکو کیسا انکو طبیعت کو دشوار گذرتا ہے اور
تمام عمر اس کوہ غم کو اوٹھانا پڑتا ہے ابتدا مین تو اتنا صدمہ نہین ہوتا ہے مگر بعد چندے
عجیب درد و الم سے زخم گہرے ہو جاتے ہین کہ بیان نہین کیا جاسکتا ہے بمشکل سوا اندمال
ہوتا ہے گو کہ مرہم تسکین کا استعمال ہوتا ہے مگر اوسکا عجیب حال ہوتا ہے نشان باقی
رہجاتا ہے مثل خط تقدیر کے اوسکو دن رات ملال رہتا ہے جیسکا وطن چھوٹ جاتا ہے اوسکا
غم سے دل ٹوٹ جاتا ہے جو اشتیاق اور شوق محبت مکان پر معلوم ہوتا ہے وہ ایسا ہی ایسے
رشتہ دار قلم ہوجاتا ہے نہ اس امر کی آرزو نہ اس بات کی جستجو رہتی ہے کہ کوئی اوس سے
محبت اور پیار کرے اپنی بات اوسپر ظاہر کرے نہ اپنا ہم جنس کوئی اور ہمدرد خالی رہ جاتا ہے
نہ اوسکا نظیر ہے نہ کوئی ہمسر آتا ہے کیونکہ جو امر اوسے پیش آتا ہے گو کہ مرتا ہے جیسا آدمی اپنے
وطن سے جدا ہوتا ہے غیر ملک کی محبت مین پھانسی کھوتا ہے جیسے کہ پاپ آکنار رود بنگال
کے نیچے دریا مین آتا ہے آخر کار چار ناچار اوسکی گود مین سو جاتا ہے ۔
انگلستان مین چند روزہ قیام کے بعد شاہزادہ عالی تبار ترتیب قواعد ترکیب ضوابط
انتظام سلطنت برطانیہ مین ہمہ تن مصروف ہوا چونکہ وہان کے قوانین سے
ناواقفیت اور وہان کے آئین سے اجنبیت تھی اس سے ضرور ہوا کہ اونکا مطالعہ
کیا جاوے چنانچہ اس امر کے دریافت حال کے لئے مسٹر سیلوین صاحب کی جو قانون دانی مین
یگانہ یکتاے زمانہ تھے شاگردی اختیار کی اور بدل و جان مصروف ہوکر اون اصول کو حاصل
کیا اور تمام رموز قوانین اور امور سلطنت کو معلوم کر لیا ۔
ہر چند کہ بعد عقد نکاح کے تمام سامان عیش و عشرت کے مہیا تھے مگر شاہزادہ کو یہی لطفی

اور ہر امر مین تجویز نہایت صائب تھا بڑا ذکی فہیم تھا تاریخ نویسون سے ہے کہ منصب کا ذہن تھا
لیکن جب اوسکے اظہار کا موقع آتا بغیر خوض و غور کے اوسکا افشا بدلا انتظار یا جاتا تک
کسی بات کو خوب سمجھ نہ لیتا اپنی جودت طبع جوش نام دیکا سو خیال اور سب پیش ہونیکے
جواب نہ دیتا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا اسی وجہ کوئی آرائے پیچھا تھا کہ سبب قرابت ملکہ معظمہ کے
جو لفظ وہ زبان سے نکالیگا لوگون کو فوراً یہ خیال آئیگا کہ ضرور ملکہ معظمہ نے فرمایا ہے
تب یہ شاہزادہ اپنی زبان پر لایا ہے پس اوسکی نسبت ہر ایک اپنی اپنی رائے لگائیگا طرح طرح کا
حاشیہ چڑھائیگا نتیجہ یہ ہوتا کہ اصل مطلب فوت ہو جائیگا اسلئے جو مشورہ دیتا انہین اسباب کو
پہلے خوب سوچ سمجھ لیتا کہ اسمین اصلاح ہے یا نہین اہل انگلستان کی فلاح ہو لوگونکو اس امر کا گمان
نہو اسباب کا بیان نہو کہ یہ تو کسی باشندہ ملک غیر کی بتائی ہے کسی بیگانہ کی طبع آزمائی ہے
ضرور کسی اور نے سوجھائی ہے اسلئے کیونکہ قابل تسلیم و پذیرائی ہے حالانکہ جو ذمہ داری
اور جوابدہی متعلقہ امور سلطنت کی سلاطین کو ہونا چاہیے وہ سب اوسپر عائد (ل)
تھین مگر کوئی کام اس لئے اوسکی ذات سے ہر دو صفات سے متعلق نہ تھا بلکہ وہ صرف ملکہ کی ذات
تھی ایک اثار وصد بہار کی صورت تھی اوسپر طرہ یہ تھا کہ جب کسی تجویز یا تدبیر کا
اظہار ہوتا الکتاب اسباب کا ضرور خیال رہتا کہ مبادا لوگ اوسکو بر عکس سمجھین عوام سمجھ ہم
نہ لائین کہ اب تو شاہزادہ مختار الملک ہوا چاہتا ہے تمام امور سلطنت اپنے قبضہ اقتدار مین لائے
مین اختیارات حد درجہ بڑھا ہے مین قبل عقد نکاح کے کبھی ایسے خیالات پیرامون خاطر
والا صفات راہ کرتے تھے اور جب سے کہ انگلستان مین قیام ہوا تعاقب سے تو اور بھی
فوج افکار کا چارون طرف سے اژدہام ہوا تھا جو کام کرتا نہایت خردمندی سے اوسکا انصرام کرتا
لوگون کی نکتہ چینی خوردہ بینی کا بہت لحاظ رکھتا کہ ایسا نہو کہ زبان طعن تشنیع دراز ہو فضول گوئی
اور شرارت خواہی باز ہو مگر عوام کی بدلگامیون اور ہرزہ درائیون سے محفوظ رہنا سخت
دشوار تھا اب ہم ایک تحریر شاہزادہ با توقیر کی جس سے اوسکے حالات طرز طریقہ
بسر اوقات اثنائے قیام انگلستان کے واضح ہوتے ہین ذیل مین درج کرتے ہین —
جس وقت سے شاہزادہ البرٹ نے قصر شاہی انگلستان مین بحیثیت شوہر ملکہ معظمہ کے

قدم رکھا تھا اسبابت کا ہر وقت دلمین خیال کیا کرتا تھا کہ جو رسم و رواج ناموری اور طرز
روش شاہی یہان کے دستور کے موافق جاری ہے اوسکو بھی برقرار رکھنا ضرور ہے اور حتی الوسع
اوسکی ترقی و اصلاح قرین مصلحت ہے لیکن یہہ ارادہ ایسا نہ تھا کہ بوقت دست اندازی
امور مذکورہ بالا کے لوگون کی زبان طعن و تشنیع دراز نہو اور شاہزادہ کے اوضاع و اطوار پر
اعتراضات نہوے اور وہ خود بھی اسبابت کو خوب جانتا تھا کہ آخرکار لوگ اوسکی جانب
طرح طرح کے شکوک کرینگے اور اوسکے ہر قول و فعل پر نئے الزام دہرینگے سچ ہے لوگ ہمیشہ ان
باتون مین اوسکو اپنے سے جدا سمجھینگے اور اوسکے حق مین بولینگے کہ اتباع اور دنیا پرست
لوگون کی ملامت اندازہ نظر ہوگی خدا ہی خیر کرے کیونکہ سب ہی کی نشست و برخاست کی نگرانی
کمال ہوگی ہر بات مین بہانہ [illegible] حاصل ہوگی طرح طرح کے نقص نکالے جاینگے مخالفین
اور اونکی بدگوئی کہا ہے زبان خلق نقارہ خدا تہمت تراشون کی بن آیگی مفت مین آبرو جائیگی
جو فعل برا ہو چاہے اچھا ہو نظر مین آیگا اور لوگون کی بدظنی سے شکست انتظام ہو جایگا اسلیے
شاہزادہ نے خود اپنی ذات خاص کیواسطے قواعد اور ضوابط سخت مقرر کیے اور اپنی حرکات
و سکنات روزمرہ کے عادات کو محدود کیا اور اکثر افعال کو کمال استقلال سے دل پر
جبر کر کے بدین خیال مسدود کیا کہ شاید اس اجتناب اور احتراز سے خاندان شاہی کو مفاد
ہوگا اور سلطنت کے منافع کثیر اور انتفاع بسیط سے لوگون کا دل شاد ہوگا اگر ترک عادات
بد بلاشبہہ پسند ہے اس سے کیا ہوا ہے لیکن یہہ طرز اسی عالی منش والا صفات
شاہزادہ اوقات شاہزادے کا تھا جسنے تمام حظوظ نفسانی لذائذ روحانی جو سیر و شکار
مے نوشی و گلگشت سے حاصل ہوتا ہے یکقلم ترک کیا جہان شاہزادہ کبھی بھی
سوار ہو کر [illegible] لیجاتا اور وہ [illegible] کبھی ہمراہ رکاب [illegible] رہتا عام مجالس
یا محافل مین وہ کبھی شریک نہوتا مگر علما اور فضلا کے پاس بلا واسطہ جاتا اور علوم
اور فنون کے مجمعون اور عجائب خانون اور شفا خانون اور مجالس مجانین اور خیرات خانون
مین ضرور قدم رنجہ کرتا اور سوا اسکے داد و دہش اور غور پرداخت غربا و مساکین کے
و دیگر کام نکلتا جہان کہین اوسکی موجودگی باعث صلاح و فلاح رعایا

معلوم ہوتی وہان اوسکے گھوڑے سے دروازہ بہ ہمہ موجود رہتے مگر صرف تاج ورنگ کی جلسون مین
وہ کبھی نظر نہ آیا ایسی واہیات باتون مین اوس نے کبھی اپنا وقت عزیز نہ کھویا غرض کہ
جس شخص کا یہہ حال ہو وہ کیونکر نہ طعن وتشنیع سے محفوظ رہے تمام اضلاع لندن مین
جہان کارخانجات تعمیر جاری رہتے اور غبار آب وہوا سے صحت وتندرستی حاصل ہوتی
وہان وہ ضرور جاتا اور کاریگرون اور پیشہ ورون کا کام دیکھکر بڑا اخلاق وظہار خدا کی فضل و
کرم سے تاب وتوانائی اور تندرستی وچالاکی اور ہر طرح کی فراغت حاصل تھی خدا کی عنایت
بہرطور شامل تھی ابتدا سے عمر سے کتب بینی اور صنعت شاقہ کا شوق تھا فیاضی وخوش
خلقی اور استقلال مزاجی اور ہر امر کی تحقیقات کا ذوق تھا یہی اوسکا شغل واشتغال تھا
شب وروز اسی کا خیال تھا یہہ تو پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ معاملات سلطنت جنمین عقل
وکیاست وفہم وفراست علمی لیاقت اہل انگلستان کی آشکار ہے اور جنپر اونکی ثروت
اور دولت کا مدار ہے اون سے شاہزادہ معذور رکھا گیا تھا مگر نفس ولی اور
محبت قلبی ملکہ معظمہ کی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ کوئی ایسی بات نکل آوے کہ جس سے
شاہزادہ آرام طلب نہ ہوجاوے نہ صرف عیش وعشرت سے اوسکو کام رہے
نہ رات ودن مصروف آرام رہے چونکہ امور سلطنت کار بدلکت مین مصروف رہنیکی امید
منقطع ہوگئی اور سب کوششین اسبارہ مین بیکار ہوگئین تو خود اوس نے اپنے شغل
کے واسطے ایک بات تجویز کی جسپر بذات خاص وہ اسکو ناز کرنے کی جگہہ تھی اور جس سے
اوس کا نام نامی اور اسم گرامی پشت در پشت اور ہزارہا برس تک باعزاز واکرام بعد
احترام منقش ہستی پر یادگار رہیگا اور جو نہایت شاہی بہر کرتہ اور مقدمہ الیکشن پارلمینٹ کی
تعلیم وتعمیر سے کہین افضل تر تھی۔
وہ ہمیشہ اپنی توجہ دلی اور میلان باطنی غربا ومساکین کے حال زار کیطرف ظاہر کرتا جنکے
فرقے انگلستان مین ایسے متفرق آباد ہین اور لوگون نے اون بدنصیبونکو اپنی صحبت
اور ذات سے بالکل خارج کردیا ہے اونکی اہانت اور ایذا نہایت دشوار تھی اوسنے دیکھا کہ انگلستانکے
غربا ظلم وبے رحمی کے مبتلا بیچارے غم کے مارے پسے جاتے ہین مگر آہ تک کرنے کا یارا نہین پاتے ہین

شہ پاسے رقص نہ جاسے ماندن کا مقام ہے ہر شخص گرفتار آلام ہے کوئی صورت نجات کی
دام تذویر امرا سے نظر نہین آتی ہے اس رنج والم مین اونکی جان جاتی ہے نہ یار ہے
نہ مددگار ہے نہ کوئی فریادرس بیکسان ہے اور نہ کوئی اونکے حال کا پرسان ہے —
علاوہ برین اوسکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ اہل دول مال ومنال کی فراہمی اور اپنے سرمایہ کے
بڑھانے مین بدل مصروف ہین ہر تدبیر سے کسی نہ کسی تقریب سے متمول ہوے جاتے ہین بیچارے
غربا مصیبت سے مبتلا ایک ٹکڑا کھانے کو بمشکل پاتے ہین غریبون کے گلو پر چھری چلتی
ہے سب بلا انھین پر ٹلتی ہے محنت سے جان کھوتے ہین اپنی مصیبتون کو روتے ہین
پیسا پاس نہین کہ کوئی پیشہ اختیار کرین یا کسی طرحکا روزگار کرین ما یحتاج کو محتاج ہین
امیر ستاتے ہین بیچارے مصیبت کی ماری بے توقیر ہو جاتی ہین اپنے حقوق سے محروم ہین عجب
اونکے مقسوم ہین امیر اپنے پھندون مین پھنساتے ہین ہر طرح دام تذویر مین لاتی ہین
بیچارون کا نہ کوئی صلاح کار و مشیر ہے نہ اونکے ہاتھو نسے رہائی کی کوئی تدبیر ہے
اہل دول نے یہہ رسم ورواج قرار دیا ہے کہ مخلوق کو دباکر پامال کیا ہے بعض ولایت
انگلستان مین بدکارون وفاسقون اور فاجرون رشوت ستانون کا زور ہے اشرار کے
افعال قبیحہ اور بداعمالیون کا ہر طرف شور ہے ہر شخص کو اپنے ہی رفاہ وفلاح پر نظر ہے
دوسرا اچھا ہے مرے یا جیے اون کو کیا خبر ہے یہہ دیکھکر شاہزادہ عالی تبار کو
نہایت ترحم آیا اون کے حال زار پر بہت تاسف فرمایا بنظر ترقی روزگار وحالت
پیشہ وری کے اپنے حتے المقدور بڑی کوششین فرمائین عمدہ عمدہ تدبیرین بتائین
جس سے اوسکا نام آج تک ورد زبان ہے چھوٹا اور بڑا اوسکا ثنا خوان ہے اوسنے
اپنی ذاتی اخراجات سے مزارعون اور کاشتکارون کے واسطے بہت سے نئے
فنکر پیدا اور تلاش کے طریقے بتاے بڑی بڑی خرابیون کو دور کیا سختیون پر مجبور کیا
ان کامونکو بہ نفس نفیس بڑی توجہ سے انجام دیا اور جن غربا کے اطفال خوردسال کے
بدن پر کپڑا نہ تھا اونکے تن پوشی مین بڑا اہتمام کیا فقیر اور مساکین کی مسکنون پر خود
جاتا تھا جو نکو قوت لایموت بقدر حیثیت عطا فرماتا بیمارون اور بیکسون کے مکانات پر تنہا

تشریف لیجاتا اونکے حالات دریافت فرماتا کہ کس بات کی تکلیف اور کس امر کی احتیاج
ہے اور کون اسمین سے محتاج علاج ہے غرض کہ ہر طور سے اونکی اسباب ترقی
وبہبودی کے باب مین سعی بلیغ فرماتا سواے اونکی بہتری کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتا
مگر ناظرین پر مخفی نرہے کہ اس ہمدردی اور مردم دوستی کے کامون مین کبھی اوسکا یہہ مقصود
نہوا کہ ان باتون سے میری نیکنامی اور شہرت ہوجاے یہہ تذکرہ تاریخون مین تحریر پاے
جو لوگ اوسکے حالات سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ وہ دنیوی ناموری کا نہ کبھی
طلبگار ہوا اور نہ اپنی محنت اور جان فشانی کے لیے انعام یا صلہ کا خواستگار ہوا۔۔

سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مین بعد وفات ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے شاہزادۂ البرٹ کمبرج کے یونیورسٹی کا
چانسلر مقرر ہوا ہرچند کہ ہائی چرچ والے فریق نے بڑے زور لگاے بہت ہاتھ پانون
پھیلاے کہ ارل پاس صاحب جو بڑے سرفراز اور نہایت ممتاز تھے اور ہر ایک اونکی
تعظیم وتکریم کرتا بڑے ادب ولحاظ سے پیش آتا اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز ہون مگر عجز و
انکساری ہر ایک سے ملنساری شاہزادہ البرٹ کی سب پر غالب آئی اوس عہدہ پر اونھون
ہی نے سرفرازی پائی اور دوسرے یہہ بات بھی تھی کہ شاہزادہ علوم وفنون اور
ذہن وذکا نازک خیالی عالی دماغی اور جوہر ذاتی مین کسی سے کم نہ تھا آخر کار بعد
حجت بسیار اور مناقشہ وتکرار کے شاہزادہ نامدار نے اوس عہدہ ممتاز پر ناموری
ہو کر وہ کام باحسن انتظام انجام دیا اور نہایت دانشوری اور نہایت حزم وہوشیاری
سے اوسکا انصرام کیا گو کہ امور تہذیب مراتب تادیب مین دخل نہ دیتا مگر جو امور
استحکام دوام اور مفاد عام یونیورسٹی سے متعلق ہوتے اوسمین ضرور دست انداز
ہوتا یہہ شاہزادہ ہی کی کوششون کا نتیجہ تھا کہ اس قدیم مدرسہ مین عمدہ عمدہ
اصلاحات کے اجرا کے لیے ایک کمیشن تحقیقات کا مقرر ہوا تھا علما اور فضلا کا
ایسا قدردان اور قدرشناس تھا کہ کوئی اوسکے وقت مین اپنی لیاقت کے صلہ
سے محروم نہین رہا اور یہہ صرف اوسکی سرپرستی کا باعث تھا کہ علما اور فضلا اہل
اکثر پیشہ ور اسکے دین انگلستان بیشہ آئین آج تک سر برآوردہ ہوتے ہین

اگر وہ ارباب کمال کی قدر دانی نکرتا تو شاید وہ لوگ بھی مثل دیگر علماے سابقین کے گم نام رہتے اور کوئی اونکا ذکر بھی نکرتا نہایت لیاقت اور استعداد علمی کی وجہ سے شاہزادہ البرٹ تادم واپسین اس عہدہ جلیلہ یونیورسٹی کا باعث فخر و اعزاز ہمیشہ اس عہدہ پر سرفراز رہا۔

سنہ ۱۸۴۹ عیسوی میں وہ واسطے عہدۂ پریسیڈنٹ مجلس سوسائٹی آف آرٹس ایسوسی ایشن کے جو اشاعت علوم کے لیے قایم ہوئی تھی منتخب کیا گیا اور اس معزز عہدہ سے اوسکو بیقدر بہت بھی حاصل ہوئی ایک مرتبہ بحیثیت پریسیڈنٹ مجلس کے جو اسپیچ اوسنے بمقام ایبرڈین مجمع عام کے روبرو کی اوس سے سامعین اور جمیع حاضرین کو اوسکی لیاقت ذاتی اور خوش بیانی واضح ہوگئی اور سب نے متفق اللفظ یہہ بیان کیا کہ فی الحقیقت شاہزادہ عالی ارادہ اس منصب علمی کے لایق ہے بلکہ یہہ جہاں اوس سے فایق ہے۔

سنہ ۱۸۵۰ عیسوی میں ڈیوک ولنگٹن صاحب نے افواج بری و بحری کے انتظام کی تجاویز پیش کین اور اوسیکے ضمیمہ میں یہہ بھی بحث ہوئی کہ شاہزادہ البرٹ سپہ سالار افواج انگلستان مقرر کئے جاویں مگر چونکہ شاہزادہ کو اس عہدہ کے قبول کرنے سے جناب ملکہ معظمہ سے علحدہ رہنا پڑتا اسلیے جوش محبت اور تقاضاے الفت مانع ہوا اور شاہزادہ نے انکار صاف کیا اور انھیں ایام میں ایک یادداشت متضمن ضروریات پرنس کانسٹ قلمبند فرمائی جس سے انکی دلی محبت جناب ملکہ معظمہ کے ساتھ ظہور میں آئی۔

منجملہ دیگر مہمات سترگ و کارہاے بزرگ کے جو شاہزادہ عالی جناب کی ذات محمود الصفات سے ظہور میں آئے نہایت بڑا اور مفید عام کام انعقاد جلسہ عظیم سنہ ۱۸۵۱ عیسوی کی نمائش گاہ کا ہے جو نہایت عظمت و شان سے اقوام شائستہ کے نظروں سے گذرا اوسی کی فکر عالی اور طبع رسا کا نتیجہ تھا جس نے نہایت سرگرمی اور خوبی سے انجام اور بڑی خوش اسلوبی سے انصرام پایا اگر شاہزادہ بکمال استقلال اور تامل و دانائی کے توجہ نفرماتا تو یہہ کار عظیم بآیین شائستہ و تدابیر بائستہ ہرگز انصرام نپاتا۔

سنہ ۱۸۵۰ عیسوی کے شروع میں شاہزادہ نے یہہ تحریک فرمائی کہ کل اور آلات کاشتکاری

اوراشیاے صنعت کاری کیواسطے ایک نمائش گاہ بنائی اور ہر چند شد و مد سے گورنمنٹ
مین باسید اعانت تحریر کی مگر ارکان گورنمنٹ پہلوتہی کر گئے اور کچھہ متوجہ نہوئے تب شاہزادہ
نے مایوس ہوکر دوسرے سال بحیثیت میر مجلس جلسہ علوم کے اس گفتگو کی مکرر سلسلہ جنبانی
فرمائی اور اوسی ضمن مین یہہ تقریر بھی زبان پر آئی کہ بجاے نمائش اشیاء صنایع و بدایع کے قوم
انگلشیہ اور تمام دنیا کی قومون کی دستکاری و صنعت کی ایک نمائش قرار پائی اور سال مین
ایکبار یہہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ بماہ جون ۱۸۴۹ء ایک جلسہ بقصر بکنگھم مین اس مطلب خاص
کے واسطے ایک جلسہ عظیم بنا بر صلاح و مشورہ منعقد ہوا اور اوسمین شاہزادہ نے یہہ تجویز
فرمایا کہ وہ نمائش چار حصون مین منقسم ہو اول نمائش حاصلات زراعت و پیداوار اشیاء خام
جو انسان کی محنت سے پیدا ہوتی ہین دوم آلات زراعت و کل اسباب ایجاد و صنائع و بدایع
اور دستکاری وغیرہ سوم نمائش کارخانجات جنسے معلوم ہوجائے کہ انسان کی محنت اور سعی سے
کہانتک اشیاے قدرتی اوسکے اختیار مین آگئی ہین چہارم نمائش ہنر کی چیزونکی جو تصویر
اور تعمیرات سے متعلق ہین اور جنسے لوگون کی دستکاری اور ہنرمندی کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اسقدر اوقات گرانمایہ اور توجہ بے بہا جو شاہزادہ عالی ارادہ نے اس کار اہم کی طرف
مبذول فرمائی غرض اوس سے یہہ تھی کہ مختلف اور عجائب و غرائب پیداوار جو صانع حقیقی نے
اپنی قدرت گوناگون سے صرف دنیا کی زیب و زینت کے لیے نہین بلکہ واسطے رفع حوایج
عالمیان کے پیدا کی ہین اونکی نمائش کیجائے تاکہ اونکو دیکھنے سے قادر مطلق کی قدرت
اور اوسکی طرح طرح کی صنعت سے رطب اللسان ہوکر اوسکا شکر نعمت بجا لائین اور
اوسکی صنائع اور قدرت کاملہ کو ملاحظہ فرمائین اور یہہ بھی اونکو معلوم ہوجائے کہ انسان ضعیف البنیان
کیسے کیسے ہنرونمین طاق ہے اور کیسے فنون مین مشاق ہے اور کیا کیا نوادرات طرح طرح کے
عجائبات اہل فلسفہ کی تعلیم اور کارخانہ دارون کی ہنرمندی اور ایجاد ندرت نگار سے ظاہر ہوتے ہین
اور اقوام دیگر کے صنائع و بدائع اور باریکیون کو دیکھکر متحیر ہوجائین اور ہنروری کے
ہر شعبہ مین ترقی کرین لیکن واضح رہے کہ اس تماشیکے اجتماع سے شاہزادہ عالی ارادہ کی
یہہ غرض ہرگز نتھی کہ اس ذریعہ سے صرف اشیاے موجودات کی موجودگی کا اون کے دلون پر

نمائش ہوجاے بلکہ غرض اصلی یہہ تھی کہ اون محنت و ہنر کی ترقی کا ذوق ہو کہ لیاقت دلسے
دور رہو مشقت کا شوق ہو علاوہ ہبین شاہزادیکو یہہ بہی معلوم ہوگیا تہا کہ اہل انگلستان
صناعی اور دستکاری سیکہنے بدل شائق ہین اس وجہ سے کل قوم نے ایکدل و یکزبان ہوکر
شاہزادیکا ساتھہ دیا اوسکی تدبیرات اور تجویزات کو پسند کیا اور بکشادہ پیشانی پیش آئے تمام
ساز و سامان مہیا کردیا مگر بعض مولفات جو سد راہ اس نمائش کے ہوئے وہ عوام کیطرف سے نہ تہے
بلکہ وہ حاسدونکے بہانے تہے معاندون کے شاخسانے تہے مگر جب شاہزادہ نے اس امرمین بحث
فرمائی اونکی خوبی بتائی تب شکوک دلسے دور ہوگئے وہ سب امور منظور ہوگئے

نمائش کے واسطے یکم مئی ۱۸۵۱ عیسوی قرار پائی یہی تاریخ سب کو پسند آئی مہینون تک
لوگون کو اوسکا انتظار رہا کیسا دل بیقرار رہا جسدن وہ تاریخ آئی کیا بیان کیجیے کہ لوگون نے
کیسی دہوم مچائی شاہزادہ عالی تبار شادان و فرحان جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ساتھہ
اون کے ہاتھہ مین ہاتھہ مثل مہر نیمروز کے درخشندہ اور ماہ چہاردہ کے تابندہ قصر نوتعمیر واقع
ہائیڈپارک مین رونق افروز ہوا اور تمام عالم اوس مہر و ماہ کے جلوے سے مسرت اندوز ہوا جس
جوش و نشاط اور کثرت انبساط اور جس شوق مافوق اور بشاشت و ذوق سے ان دونون
حور و جمال ستودہ خصال کا اوس مقام پر قران السعدین ہوا اور جس توجہ دلی اور
اشتیاق قلبی سے اونہون نے ہر شے کا ملاحظہ فرمایا وہ حاضرین کی خاطر فیض مظاہر سے
سہو نہونگے جو جو نفائس اور عجائب اور غرائب اور طرح طرحکے اشیا سے کمیاب اور بیش بہا
نادر روزگار و تحائف دیار و امصار نہایت مفید اور بنہایت لطیف وہان نہایت آراستگی
اور پیراستگی سے بصد اہتمام حسن و خوبی مالا کلام رکہی ہوئی تہین وہ تمام جم غفیر و انبوہ کثیر و
تماشائیان برنا و پیر اور ہر امیر و فقیر کی حیرت کو بڑہاتی تہین ہر ایک رغبت دلاتی تہین جو
اونکو دیکہتا بے اختیار زبان پر لاتا یہ بیت سرتا بپائے تو ہمہ مطبوع طبع است ٭ گویا
برائے خاطرہات آفریدہ اند ٭ مخفی نرہے کہ اس قصر بلور مشہور نہ دیکہ دور مصفاتر از
ساحل جو سراپا نور کا نقشہ جو اس مطلب خاص کیواسطے تیار کیا گیا تہا اور قبل تعمیر کے اوسکو
جوزف پیکسٹن نے تجویز کیا تہا اور بعد ازان فاکس اور ہنڈرسن نامی کاریگرون نے

تعمیر کیا اس مکان کو تعمیر دلپذیر اور قصر بہشت نظیر کی خوبیان شعرا کے خیالات کی
بلند پروازی اور قصہ نویسون کی ندرت آمیز انشا پردازی سے افزون ہین
اس قصر مینو سواد ہمایون بنیاد کا صنائع و بدائع حیطہ تحریر سے بیرون ہے منجملہ
اور صنعت کاریون کے ایک یہہ تھی کہ اوسکے ستون ظاہر مین تو ستون تھے مگر
درحقیقت وہ نل تھے جنکے ذریعہ سے پانی اوپر جاتا تھا دیکھنے والون کو تعجب آتا تھا
روشنی بخوبی اندر جاتی تھی ہوا ہر سمت سے فرفر چلی آتی تھی اس مکان محبت بنیاد کا
رقبہ نو بیگہ تھا گرمی اور سردی بارش و تری ہر ایک امر سے محفوظ تھا لوگون کا
دل اوسکے دیکھنے سے نہایت محظوظ تھا —

بعد اختتام نمائش گاہ کی چہار طرف سے غلغلہ شادمانی اور غلغلہ کامرانی اور صدائے واہ واہ اور آوازۂ
سبحان اللہ تا آسمان بلند ہوکر آویزۂ گوش حق نیوش عالم و عالمیان ہوا ہر فرد بشر
شاہزادہ خوش سیر کا ثنا خوان ہوا خواہ ضعیف یا جوان تھا ہر شخص کی زبان پہ اس
نمائش اور تماشے کی خوبیون کا بیان تھا ہر شخص کی لب پہ اوس جلسہ کی تعریف جاری
تھی حقیقت تو یہہ ہے کہ یہان غضب کی تیاری تھی گرچہ سب نتیجہ فکر عالی اور تجویز معقول
ہر دل مقبول اس نمائش عظیم کے بابت شاہزادہ عالی ارادہ کا تھا اور اوسکے واسطے شاہزادہ نے
ایک تمغہ بھی حاصل کیا جس سے انکی لیاقت و دانائی و بلند پروازی کا اظہار ہوا —

مگر لوگون کا ایک فرقہ وہان ایسا بھی تھا جو ہمیشہ شاہزادہ عالی تبار پر طرح طرح کے
الزامات و طعن تا اور اون کی تجویزات و تدبیرات پر خورد گیری کیا کرتا مگر جو لوگ
ذرا بھی فکر رسا اور ذہن ذکا رکھتے ہون گے وہ اس بات پر غوض و غور فرماینگے
اس رمز کی باریکی کو خوب سمجھ جاینگے کہ یہہ نمائش صرف فلاح بہبودی سکنائے
انگلستان قرار پائی تھی یا شاہزادہ نے کوئی بات اپنے لیے ٹھہرائی تھی کیونکہ اس
جلسہ عظیم الشان سے یہین باشندونکو ایجاد کارہاے عجیب و ترقی کارخانجات عجیب مین
بڑی ترغیب ہوئی اور دستکارون اور پیشہ ورونکو بڑے فائدے حاصل ہوے
جس سے قوم انگلشیہ تمام دنیا کی اقوام سے فنون مین طاق ہو اور دستکاری اور صناعی مین شہرۂ آفاق ہے

ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء عیسوی مین شاہزادہ عالی تبار پر دریدہ دہنی سے یہہ الزام لگایا گیا کہ
لارڈ پامرسٹن صاحب کے عہدہ فارن آفیس سے موقوفی کا باعث جناب معظم الیہ
ہوا تھا چنانچہ یہہ آتش کینہ ارباب مملکت اور ارکان سلطنت کے کانون سینہ مین
۱۸۵۴ء عیسوی تک مشتعل رہی اور آخر کو اوسکے شعلے یہانتک بھڑکے کہ بڑی تیزی سے
لوگ خلاف ادب باتین سنانے لگے اور اخبار نویس بھی بلنگ گیٹ کے شہدون کیطرح
بے تکی اوڑانے لگے اور ایک الزام جناب شاہزادہ پر یہہ بھی لگایا گیا کہ اونھون نے
معاملات سلطنت کاروبار مملکت مین جسکا منصب اوسکو نہ تھا دخل دیا علاوہ اسکے
ایک تیسرا بہتان شاہزادہ کی خود ذات ملکی صفات کی نسبت یہہ عاید کیا گیا کہ وہ بنفس نفیس
بمضرت انگلستان دوسری سلطنتون سے مراسلت رکھتے ہین مگر ۱۸۵۴ء عیسوی کے
جلسہ پارلیمنٹ مین جان رسل صاحب وغیرہ امرا نے بڑی قابلیت سے شاہزادہ کو طوفان
بہتان سے بچایا اور بڑی گرمجوشی اور دلاوری سے یہہ ثابت فرمایا کہ جناب شاہزادہ
اون خدمات اور فرائض کا جنکو وہ بذریعہ صلاح و مشورہ دینے کے جناب ملکہ معظمہ کو
اپنا استحقاق ذاتی سمجھتا تھا ادا کرنا فرض تھا اور اسیطور پر دندان شکن جوابون سے
زبان درازون کے مونھہ پر مہر سکوت لگائی عوام کی نظر مین پھر شاہزادہ کی عزت و
توقیر بڑہائی اور اتفاق بوجہ نفاق آرائی کوتہ بینون کے کچھہ عرصہ تک جاتا رہا تھا
اوسکو از سر نو حاصل کیا مگر البتہ یہہ باتین ملال انگیز حسرت خیز تھین جو محنت اور مشقت
شاہزادہ نے اہل انگلستان کی ترقی اور بہبودی کے لیے فرمائی اور رفاہ خلایق مین
استقلال کے ساتھہ بلا کسی نمائش کے شب و روز جان کھپائی اوسکا ثمرہ پایا مگر لوگونکی
غلط فہمی اور کینہ وری سے ہر بات سے اونکے دلون مین بغض و حسد بڑہا لیکن باوجود
ان سب باتونکے شاہزادہ عالی تبار نے کلمہ درازون کا خوف اور اون کے طعن و تشنیع کا
ذرا بھی خیال نکیا اور نہایت ثابت قدمی اور عالی ہمتی سے جو جو تدابیر بے نظیر واسطے
بہبودی انگلستان کے اوسنے پہلے سے تجویز کرلین تھین اونھین کے مطابق کاربند رہا
کیونکہ اوسنے سمجھہ لیا تھا کہ اعدا و معاندین کی سختیان اور بدزبانیان اور احسان فراموشی

حرکات ناشائستہ اور فضول دیجا بیہودہ نیان خواہ مخواہ اوس شخص کے حصہ مین ہون سکے جو دیسے حسن تمیز مقام پر زینت بخش ہوگا اور اس امید قوی پر کہ دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے اپنی راے پر قائم رہا اور اس امر کا الیقین واثق رکھتا تھا کہ جب قبیہی لوگونکا تعصب اور تعصب فرو ہوجائیگا اوسوقت ان محنتون کی سب قدر کرینگے اور پھر کرنیہ تمی بلیغ اور سعی فروشی بیکار نجائیگی ایکنہ ایک دن اپنا لطف دکھائیگی —

جناب ملکہ معظمہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول شاہزادہ عالی تبار کسی بحث متعلقہ امور سلطنت اور رموز ممالکت مین شریک نزدانہ ما و ارکان خلافت نہوتا تھا بلکہ باطلاب خاص ہرگز اون مقامات اور مواقع پر تشریف بھی نہیجاتا تھا یہہ طریقہ جناب شاہزادہ عالی نے نہایت سنجیدگی اور پیش بینی سے اختیار کیا تھا کیونکہ اہل انگلستان معاملات سلطنت مین اوسکی دست اندازی محض بیجا جانتے تھے اور غصب واستحقاق ملکی سے تعبیر کرتے تھے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ انگلستان مین یہی بھی لوگ بکثرت تھے جو بدل وجان خواستگار رہتے تھے کہ شاہزادہ اپنے امور خانہ داری اور کاروبار ذاتی سے بھی جنمین شوہر کی شراکت لوازمات سے ہے کنارہ کش رہتا تو انسب تھا مگر محبت اور الفت اور اتحاد و اعتبار جو جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کے درمیان تھے ربط اور نہایت ضبط کے ساتھ تھا وہ اسطور پر تھا کہ دونون کی ضروریات اور خواہشین ایک سی تھین اور جناب ملکہ معظمہ امورات خانہ داری مین بھی بسبب سچی محبت اور پاک طینت کے شاہزادہ عالی تبار کی ایسی مطیع تھین جیسا شرفا کی خاندانوں مین دستور ہے اور ہمیشہ اوسکے اعزاز و اکرام سے کام رہتا جسمین اوسکو چین ہوتا اون کو از بس رہتا اور لحق شاہزادہ بھی مستحق اطاعت و اعزاز تھا اور ملکہ معظمہ کو بھی شاہزادہ کے مطیع ہونیسے فی الحقیقت ناز تھا —

جناب شاہزادہ کی روش اور طریق خانہ داری اور ملکہ معظمہ کی اطاعت و فرمان برداری روز نکاح سے یکسان چلی آتی تھی اگر جناب شاہزادہ کا سوانح عمری تفصیل وار ضبط تحریر مین آجائے تو جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ایک تاریخ ہوجائے

شاہی و ایوان عالی و معابد نادر روزگار کی سیر کرائی جسکو اب شاہزادہ عالی تبار
نے چھوڑ کے صرف سیر محل ونڈسر اور دریائے ٹیمس واقع لندن کو ترجیح دی تھی
شاہزادہ کے وطن مالوف مین جہان جہان ملکہ معظمہ تشریف لیجاتین اوس گل خوبی
چمن محبوبی کو دیکھکر ہر شخص نہال ہوجاتا خوشی سے عجیب حال ہوجاتا سب کی
آنکھون مین اشک محبت بھر آتے دل سے اوس گل دلبل پر شیدا ہوجاتے
غرضکہ تین ہفتہ کے سفر کے بعد کہ جسمین اون کو اقبال اور نمود ذات سعادت سلطنت
اور مدارات مملکت سے فراغ تھا کسی طرح کا تردد نہ تھا دل باغ باغ تھا دلی کے
انگلستان کو مراجعت فرمائی بخیر و خوبی لندن مین پہونچ سواری آئی اور جو جو عجائبات
نادر تماشہ جات ملاحظہ فرماتے تھے اون سے طبیعت مسرور تھی ہر طرح کی فکر
دل سے دور تھی اثناء راہ مین شاہ پرشن نے بڑی دھوم دھام اور تکلف و اہتمام سے
دعوت فرمائی اور ہر ایک مقام کی سیر دکھائی اوسوقت شاہزادہ صاحب کے وہم و گمان
مین بھی یہہ بات نہ تھی کہ ایک دن وہ ہوگا کہ اونکا نور بصر ہمیشہ کو انگلستان کی سرزمین
سے منسوب ہوگا یہہ امر ہر ایک کو معلوم ہوگا —
اب یہان سے قلم سینہ فگار اس سوانح نگار کا اون تلخ اتفاقات روزگار گردش
لیل و نہار کو تحریر کرتا ہے جن سے ناظرین اوراق کو معلوم ہوگا کہ ایک طرفۃ العین مین
برق الم نے خرمن عیش و نشاط کو جلا دیا انگلستان کی ملکہ کے کنار سے اوس مونس و
ہمدم کو چھڑا دیا یعنے ماہ اکتوبر ۱۸۹۵ عیسوی مین جب بالمورل سے خاندان شاہی
یہان آیا جناب شاہزادہ کے چہرے پر ہر ایک نے آثار ضعف و ملال پایا لیکن تاہم
وہ عالی ارادہ اپنے اشغال روزانہ اور کاروبار معمول مین مصروف رہا اور وہان سے
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو کیمبرج تشریف لیگیا اور وہان بتقریب صید و شکار ایکروز
قصبہ جانیکا اتفاق ہوا مگر عین شکار کے وقت میدان مین کثرت سے بارش ہوئی
کہ شاہزادہ بالکل تر ہوگیا اور اوسپر طرفہ ماجرا یہہ ہوا کہ وہی گیلی پوشاک پہنے ہوئے
اوس موسلادھار پانی مین مع ملکہ معظمہ کے ایٹن کالج کے والنٹیر رائفلز کی قواعد دیکھنے کو

عزیمت فرمائی بعد اوسکے اس شدت سے شاہزادہ کو درد کمر پیدا ہوا کہ اوسکے بیٹھنے کی
تاب و طاقت نہ رہی بند بند درد سے ٹوٹنے لگا اور اعضا شکنی میں کوئی صورت کمی کی نظر
نہ آئی اور نہایت سخت تپ کا غلبہ ہوا اطبا نے فوراً بعد مکان میں جہاں ہوا کا گذر تھا
شاہزادہ کو رکھا اور یہ تشخیص کیا کہ سوے ہضمی کا بخار ہے اسمین اندیشہ کرنا بیکار ہے
کیونکہ جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے سے تن و توش کے آدمی کہ جنکے علاج کیواسطے
ڈاکٹران حاذق اور اطبا سلطانی موجود ہوں اور ادویہ سب بے نظیر سریع التاثیر ہمیشہ
تیار ہوں استعمال ادویہ مجربہ اور دعا کہ کامل سے تندرست ہو جانا بفضل ایزدی قدرت پانا
مقام تعجب نہ تھا اور ہر شخص کو امید قوی تھی کہ بہت جلد صحت ہو جاوے گی طبیعت ادھر
آ جائے گی مگر خداوند تعالے کی مرضی نہ تھی لحظہ بلحظہ بیماری بڑھتی گئی اور روز بروز مرض کو ترقی
ہوتی گئی بقول اوسکے مصرع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی * اپنے بیگانے سب نا
امید ہوے اور کسی کو اوسکے زیست کی امید نہ رہی بلکہ یہ معلوم ہوا کہ وہ رات
گذرنی دشوار ہے موت کا آزار ہے وفات کے قبل کچھ کچھ آثار صحت کے نمودار ہوے مگر
یہ علامات ایسی تھیں جو اکثر اس قسم کے مرض میں مرگ سے پہلے نظر آتی ہیں
مثل سراب کے اپنی صورت دکھاتی ہیں سہ پہر کو پھر مرض نے عود کیا یعنی ایسا معلوم
ہوتا تھا پھیپھڑے میں بلغم جم گیا اور رفتہ رفتہ سانس کی آمد شد بھی کم ہوئی آخرکار وقت آخر
پہونچا اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ عیسوی کو بلا کسی تکلیف نزع روح کے اس دار ناپائدار سے ملک بقا کو
رحلت فرمائی چند ہی ساعت کے بعد دور دراز ملکوں میں بذریعہ تار برقی کے یہ خبر وحشت اثر
مشتہر ہو گئی اس جنت مکانی کی وفات کی سب کو خبر ہو گئی اور سنٹ پال کے گرجا کے پر سوز
و گداز گھنٹوں کی آواز سے دارالخلافت انگلستان کے تمام باشندوں کو بھی جناب ملکہ معظمہ کی
اس لاعلاج حادثہ کے دلشکن اور قلق انگیز وحشت خیز خبر گوش زد ہوئی —

جس وقت جناب شاہزادہ عالی ارادہ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا اور کوس
رحلت بجایا اگر اوسدم اون کے سب اہل و عیال اور اطفال خرد سال اون کے
سامنے موجود ہوتے تو اون کے دل کو کیسی مسرت ہوتی فراموش کردم تو فرحت ہوتی

گو کہ یہ سب عزیز و اقارب کیا کر سکتے تھے اور اوسکو کب روک سکتے تھے یا اس
جہان گذران سے بچا سکتے تھے جو چچو اولاد و عیال دم واپسین حاضر تھین اونہون نے
کیا کر لیا یا خود ملکہ معظمہ کیا کر سکین ہوا اور سب یہ دیکھا کر کیے اوس روز ناکام اور
نامراد شام کو جب آفتاب لب مغرب پہنچا تب اشک انجم بہاتا ہوا ایک نیلی فام مورد آلام پر
شہود آرا ہوا اور سیاہ بادلون نے ماتمی پوشاک پہنکر شاہزادہ کے نعش کا طواف کیا
دل بھر آیا تھا بے اختیار قطرات امطار سے اشکباری کی چشم سے اشکون کی
ندی جاری کی پھر تو دم کے دم مین بادل گھر آیا رعد نے بھی فریاد الم سے بہت شور
مچایا بجلی تڑپ تڑپ کے رہ گئی کبھی بار زمین سے سر ٹکرایا بیتابی کے مارے کہین قرار
نہ تھا اوس وقت شاہزادہ مرحوم کی اولاد کو اجازت ہوئی کہ اپنے والد بزرگوار کی زیارت
آخری سے بہرہ یاب ہون آخری دیدار ایک بار دیکھ لین کہ پھر کا ہیکو یہ صورت
نظر آئیگی یہ چشم پھر کب ملاقات میسر آئیگی افسوس صد افسوس اوس وقت کی گریہ زاری
اولاد کی باوجود اشکباری سنکر کسقدر الم ہوتا تھا کس درجہ غم ہوتا تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا
جوش گریہ سے گلا بند ہوا جاتا تھا جناب پرنسس رائل صاحبزادی کلان بمقام برلن بسبب
کسل راہ بوجہ مراجعت سفر حایل ہو گئی تھین اور جناب شاہزادہ الفرڈ بیٹے ڈیوک آف
ادنبرا بوجہ ایالاؤ شاک مین کسی جگہ بکار سرکار مامور تھے صرف جناب پرنس آف ویلز
اور جناب پرنسس الیس اوس مرحوم کے بستر مرگ کے پاس موجود تھین دم واپسین
شاہزادہ البرٹ کا نہایت دردناک تھا گو کہ اونکے چہرہ سے آثار طرب و بشاشت ہویدا تھے
اسی کیفیت بیماری مین ایک طبیب نے شاہزادہ البرٹ سے کہا کہ چند ہی روز مین حضور
اس مرض سے شفا کلی پائینگے اور عنقریب غسل صحت فرمائینگے شاہزادہ مسکرایا اور ہنسکر
یہ فرمایا کہ حکیم صاحب آپکا کہہ خیال ہے یہ بیماری مہلک ہے اس سے جانبر ہونا محال ہے
لیکن مجھکو کچھ حسرت و یاس نہین مرنے سے وسواس نہین اگرچہ اسکو مرنا ہی ہے جہان
فانی سے گذرنا ہی دنیا جاے فنا ہے صرف ذات کبریا کو بقا ہے مین جانتا ہون کہ میرا سب سامان
تیار ہے جینے کی امید نہین مرنے کا سب آثار ہے چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا

اور وہ شاہزادہ مرگ کا آمادہ رہتی ناگہانی ابتلا ہوا کیا دیکھئے کیا اتفاق ہوا

بعد وفات کے شاہزادہ کی نعش کو فوجی لباس پہنایا اور اوسی پوشاک سپہ سالاری میں
کفنا کے مدفون فرمایا غرضکہ حسب حیثیت شاہزادہ مرحوم کے ساز و سامان تجہیز و تکفین
بہت سادہ تھا گو کہ ہزاروں شاہزادے اور شاہزادیاں رؤسا اور امرا زادیاں اور
تمام ارکان دولت و اعیان سلطنت جنازہ کے ہمراہ آئے اور آنکھوں سے اشکوں کے
دریا بہائے لیکن قبل اسکے کہ جنازہ شاہی گرجا گھر میں پہونچے تمام ماتم داران چشم اشکبار
جنازہ کے آس پاس ایسے پاس ایک عالم سکوت میں کھڑے ہوئے اوس وقت
جناب پرنس آف ویلز کا اضطراب غم سے پیچ و تاب بیان سے باہر ہے جسکا ایسا پایا
بہ پایا ہوئے اوسکا سچ واللہ ظاہر ہے لیکن تاہم وہ بھی خاموش کھڑے ہے دم نہ مارا اوٹھا کا
ضبط کیا جناب ڈیوک آف سیکس کوبرگ جناب مرحوم کے برادر حقیقی زار زار روتے تھے اپنے
بھائی کی بے وقت وفات سے جان کھوتے تھے کرون پرنس پرشیا جناب ملکہ معظمہ
کے داماد خوش نہاد بھی حاضر تھے اور اون کے چہرے سے آثار حزن و ملال ظاہر تھے مگر بیچارے
غم کے مارے شاہزادہ آرتھر کا پھوٹ پھوٹ کے رونا گریہ و زاری سے جان کھوتا پڑا سے
دیکھے سنگدلوں کا دل موم کرتا تھا غرضکہ اسی طرح سے بادرد و آہ و غم جانکاہ جنازہ گرجا گھر میں پہونچا
گرجے کا کے شور سے مکان گونجنے لگا جس وقت شاہزادہ لاکے قریب قبر کرجا گیا ایک ماتم تازہ
بپا ہوا اور نماز جنازہ کی شروع ہوئی اوس وقت تو جناب پرنس آف ویلز اور پرنس آرتھر
اور کرون پرنس پرشیا اور ڈیوک آف سیکس کوبرگ کا تھا سے مطلق ضبط نہو سکا
بے اختیار سب سے ڈاڑھیں مار کر رونا شروع کیا اون کو دیکھ کر کل حاضرین کے
آنکھوں سے اشک جاری ہوئے اکثروں کو غشی طاری ہوئے بعد فراغ نماز کے
حسب درخواست جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ایک نوحہ زبان جرمنی میں پڑھا گیا جسکا
اول مطلع یہ تھا ؎ بے تیرے چین نہ ہوگا ہرگز مزار میں ؎ میری لحد ہمیشہ رہیگی فشار
میں ؎ اور ایک شعر پر درد و الم اور تھا جسکا مضمون شعر ذیل کے مطابق تھا ؎ کہاں کی
نیند آگئی اوئی مسافران رہ عدم کو ؎ کچھ ایسا سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم اونکو جگا جگا کر ؎

حالانکہ شبیہ آہ و فغان اور جوشش گریہ و زاری سے دم گھٹا جاتا تھا آواز کو باہر نکلنے کا
راستہ نہ ملتا تھا تاہم سنبھل سنبھل کے پیش نماز نے پھر دوگانہ نماز کا ادا کیا بعد
اسکے جسقدر لوگ گرجا کے اندر تھے ایک نے بھی نالہ و شیون نہ چھپایا بے اختیار
سب کو رونا آیا اسی اثنا میں جناب البرٹ کے ملازمون نے آہستہ آہستہ سیاہ
مخمل شامیانی کی پوشش جنازہ پر سے اوتاری صرف قرمزی کفن رہنے دیا اوسکی وجہ
سبب یہ تھا اندرون زمین در و دیوار اور سقف و فرش گرجا کے سیاہ پوش تھا ایسا
تیرہ و الم کا جوش تھا سوا اسکے اوس کفن کی سرخی کے اور کہین سرخی کا نام نہ تھا
بجز اون کے اور کسی کو کام نہ تھا ہر فرد بشر اعلے و ادنی کے لباس ماتمی در بر تھا
در و دیوار پر اوداسی چھائی تھی جسکو دیکھیے خاک بسر تھا اسی اثنا میں جناب شاہزادہ
مرحوم کی تصنیفات منظوم میں سے ایک مناجات پڑھا گیا سب کا دل بھر آیا بعد ازان پھر تو
وہ کہرام مچا کہ شور و شیون بلند ہوگیا تمام حاضرین خاموش سکتے کے عالم میں جہان کھڑے
تھے وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے گریبان گرجا کے باہر آواز سم پایون اور گھوڑون کا
ہنہنا اور توپون کا چلنا البتہ سنائی دیتا تھا جب تابوت نہایت آہستہ آہستہ قبر کے
اندر اوتارا گیا اوسوقت کے ماتم کی بیان سے چشم دوات نمناک ہے اور فرط غم سے
سینۂ قلم چاک ہے ایک شور محشر بپا تھا کیا بیان کیجیے کہ کیسا غل مچا تھا جب وہ
پوشیدہ نظرون سے نہان ہوکر تہ نشین ہوا اور ایسا جوان حسین نازنین زیر زمین
ہوا اوسوقت صرف رنگ قرمزی کا عکس قبر کی سیاہ دیوارون کی پوشش پر پڑتا
تھا اور تاج طلائی سونہری روپہلی تابوت کے قبون کی جھلک غار تاریک سے
چمکتے ہوئے نظر آتے تھے جسوقت قبر کے اندر مٹی ڈالی گئی اوسوقت ایک اور مناجات
مین تصنیف شاہزادہ مرحوم پڑھا گیا ان رسوم کے ختم ہونیکے بعد سر چارلس ینگ نے
آگے بڑھ کر اور قبر کے سرہانے استادہ ہوکر شاہزادہ مرحوم کا پورا نام ذوی الاحتشام مع
خطاب کے سنایا اور باجے والون نے ماتمی باجا بجایا تب سوگواران جناب مرحوم و مغفور
اپنی اپنی جگہہ سے متحرک ہوئے کہ ایک ایک نظر زیر قبر اوس جوان مرگ کی لاش کو اور

دیکھ لین وانکو تسکین دین سب سے پہلے جناب پرنس آف ویلز نے قدم بڑھایا اور ایک لمحہ اپنی
بغلو مین ہاتھ دیکر عالم سکوت مین قبر کے اندر دیکھتے رہے مگر دیکھا گیا بے اختیار شکل ابر نوبہار
اشکبار ہوگئے اور اپنے رومال سے چہرہ ڈھانککر گرجا کے باہر نکل آئے اسکے بعد شاہزادہ
آڈنبرا نے بھی دیکھا مگر اسوقت کچھ ایسا استقلال ہوگیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ نے
سنگ صبر دل پر رکھ لیا ان کے بعد باقیماندگان ماتم داران خویش و یگانے
اپنے و بیگانے نوبت بہ نوبت قبر کے پاس گئے اور اشک کا دریا بہاتے اور گریہ و زاری کرتے
باہر نکل آئے الغرض بعد اختتام رسومات تجہیز و تکفین کے عزاداران شاہزادہ و [illegible]
جزع و فزع کرتے اپنے اپنے مکان کو مراجعت فرمائی اور بعد چلے آنے اہل و اطفال
شاہی کے ملازمان اور خدمتگاران جناب مرحوم جو پیچھے رہ گئے تھے روشنیان لیکر
مقبرہ کے تہ خانے مین اترے اور نیچے جاکر انھون نے دیکھا کہ مکان نہایت ذیشان
بڑا وسیع اور گنبد ہے اور سقف محراب دار ہے دونون طرف سنگ مرمر کے چار
طاق ہین خوبی مین شہرہ آفاق ہین اور وسط مین تین عریض طویل سنگ مرمر کی چٹانین
ہین نہایت پر زیب و ذی شان ہین صرف بادشاہون کے قبرون کے لیے کچھ
ہین اور اس تیرہ و تار تہ خانہ مین جانے سے اور روشنی کی چمک سے دو قرمزی رنگ
کے تابوت اور رکھے دکھائی دیے جنکا میناکاری اور طلائی کام سورج کی کرنون کو
شرماتا ہے عجب لطف دکھاتا ہے کیسے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تیار ہوئے ہین
ایک تو جناب شاہ جارج سوم اور دوسرا جناب ملکہ شارلاٹی کا تابوت زرنگار ہے
خوبی مین یکتا ہے روزگار ہے اور ان دونون کے سرہانے کی طرف نہایت چمک
ودمک سے شعلہ سان درخشان قرمزی رنگ کی تین اور قبرین ہین جنمین شاہ جارج
سوم اور ملکہ شارلاٹی کے تین جوان مرگ اولاد خواب عدم مین پانون پھیلائے سوتی ہین
اور پائین کی طرف کسی قدر فرق سے بلکہ بالکل علحدہ شاہ جارج چہارم کا تابوت
رکھا ہے گنبد کے وسط مین جناب شاہ ولیم چہارم اور ملکہ اڈیلیڈ کے پہلو بہ پہلو
تابوت بانقش و نگار ہین روشنی ہین سب موجود اسمین مخمل کی نرمی اور نقرہ قبون اور

ستونون کی چمک اور پھولون کی مہک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے اوس روز
تھی جس روز وہ تابوت وہان رکھے گئے تھے گو کہ ایک سال گذر گئے مگر ویسے
ویسی ہی نظر آتے تھے گنبد کے جانب چپ جناب ڈیوک گلوسسٹر اور ڈیوک آف کنٹ کی
قبرین ہین اور اس شاہانہ گنبد کے قریب دروازہ آمد و رفت جناب شاہزادۂ البرٹ کا
تابوت رکھا گیا تھا جسکے اوپر محبت کی نشانیان غم و اندوہ کی یادگاریان جناب
ملکہ معظمہ اور اون کے بال بچون کی طرف سے جناب پرنس آف ویلز نے لاکر رکھی تھین اور
قبر کے بند کرنے سے پہلے جناب شاہزادی ایلس کے ہاتھون کا گوندھا ہوا ہار اور سہرا جناب
مرحوم کی لاش پر رکھا تھا اور جناب ملکہ معظمہ کی تصویر شاہزادہ مرحوم کے ہاتھ مین
دیدی گئی تھی بعد ازان چند روز کے بعد جو پھولون کے ہار اور گلدستے جناب ملکہ معظمہ
اور بڑی شہزادیون نے ونڈسر سے بناکر بھیجے تھے قبر کے اوپر وہ ہار جواہر نگار
بطور یادگار بیوہ باوقار و یتیم شاہزادی ہاے والا تبار رکھے ہوے تھے آخرکار
اس یادگار کے رکھنے کے بعد اوس گنبد کے تہ خانے کا دروازہ بند ہوا اور اسی
ساز و سامان اور شوکت و شان سے شاہزادۂ البرٹ مرحوم نے عین شباب مین
داعی اجل کو لبیک فرمایا اور نہایت رنج و الم کمال حسرت و غم سے گوشۂ لحد مین آرام کیا
شاہزادۂ مرحوم کا تابوت چوب مہاگنی کا بنا ہوا تھا اور چاندی کے پتر جڑے تھے
اور اوپر جناب پرنس کا نام مع تاریخ ولادت اور رحلت کندہ تھا اس تابوت کے
اندر جو دوسرا تابوت نہایت مضبوط دربار انگلستان کی جانب سے بنا تھا اوسمین
بھی نقرۂ پتر لگے تھے اور اوسپر بھی وہی عبارت کندہ تھی جو اوپر والے تابوت پر
تھی مگر اس تابوت پر نہایت باریکی اور صنعت کاری کا کام بنا ہوا تھا قبر کے سرہانے
بہت بڑا نقرۂ تاج جسکو شاہزادہ عالی مزاج بحیثیت پرنس کانسرٹ پہننے کو تیار تھے
رکھا تھا وہ سیمیں تاج دربار اسٹریا کے تاجون سے بہت مشابہ تھا تابوت کے وسط مین
ایک لوح سیمین پر تمکین پر کچھ کھدا ہوا ہے اور پائنتی کے جانب تمغہ گارٹر رکھا ہوا تھا
اور قبر کے اوپر دفن کے وقت دوسرا تاج بھی رکھا گیا تھا اور یہ وہ تاج تھا کہ جسکو

جناب شاہزادہ مرحوم بحیثیت ڈیوک آف سیکسن کوبرگ ورگا تھا کے زیب سر فرماتے تھے —
جناب ملکہ معظمہ نے ایک رفیع الشان مقبرہ بمقام فراگمور تعمیر کرایا ہے یہہ جگہہ نہایت دلکش اور پرفضا ہے طرح طرح کے پتھر اوس مقبرہ مین لگے ہین طول ۷۰ فٹ اور ارتفاع بھی اسیقدر ہے اسکی بنیاد کا پتھر ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا ہے اور اوسپر عبارت ذیل کندہ ہے —

اس مکان کی بنیاد کا پتھر ملکہ وکٹوریا نے اپنے شوہر عالی گہر کی یادگار کیلیے اپنے ہاتھہ سے ۱۵ مارچ ۱۸۶۲ عیسوی کو نصب کیا ہے برکت والے ہین وہ لوگ جو خدا کی یاد مین سوتے ہین اور اوسکے نام پر جان کہوتے ہین —

سنٹ جارج کے شاہی گرجا گھر واقع ونڈسر سے جہان شاہزادہ البرٹ کی لاش کو امانتاً سپرد کیا تھا پھر اس مقبرہ مین لا کے دفن کیا اہل انگلستان اسبات کو کبھی فراموش نکرینگے کہ اوس ماتم ہانگزا اور حادثہ روح فرسا کیوقت بھی جناب ملکہ وکٹوریا نے دبدبہ شاہی کو نباہا اور کس عظمت وشان سے باوجود ہونے عورت و ملکہ کے کس استقلال سے صبر وتحمل کیا مگر جب رنج والم کسیقدر کم ہوا اور کچھہ مطمئن دل بہم ہوا جناب ملکہ معظمہ نے اپنے فرزندون کو بلایا شفقت مادری سے گلے لگایا زمانے کا نشیب وفراز سمجھایا اور محبت سے یہہ فرمایا کہ اگرچہ اس حادثہ عظیم اور ماجرائے سقیم سے میرا جگر پاش پاش ہے کیا کہون دل مین کیسا خراش ہے مگر بجز صبر کے چارہ نہین سوائے استقلال کے گذارا نہین کیونکہ ہزارہا بندگان خدا کا میری ذات سے متعلق انتظام ہے اونکو آرام وآسائش مین رکھنا میرا کام ہے لہذا اب تم سب سے اعانت کی خواستگار ہون میرے مددگار کو خدا نے اوٹھا لیا اس سے لاچار ہون اور یہہ امر اسواسطے ہے کہ جو خدمات فرائض تمہاری پرداخت اور کل قوم کی حفظ وامان کے لئے میرے ذمہ ہین اونکے انجام مین ثابت قدم رہون ہمت نہ ہارون اس بات سے سب لوگ عموماً واقف ہین کہ اس عزم عظیم اور قصد مستقیم کے موجب تیرہ برس سے بفضل ایزدی اور تائید سماوی سے جناب ملکہ معظمہ نے کیسا انتظام کیا دنیا مین کتنا بڑا نام کیا جسکے باعث سے

سلطنت مین دولت نے ترقی پائی ہر صورت سے ملک مین بہتری نظر آئی —
افسوس صد افسوس ایسا گل شگفتہ جناب شاہزادہ خوشش صفات کا عین شباب مین
مرحمات سے پژمردہ ہوا اس چمن دہر کی اچھی طرح ہوا بھی نہ کھائی ہائے کیا
جلدی قضا آئی سہ آتش فتد بخانہ آن باغبان کہ سوخت ٭ در عین فصل گل بچمن آشیان
اور جملہ امور رفاہ عام کا جو شاہزادہ عالی مقام نے انگلستان مین رونق افروز ہوسکے
کے وقت سے انتظام کیا تھا وہ اونکی ذات بابرکات کے ساتھہ تمام ہوا کیسا اچھا
انجام ہوا جو شخص اس زمانہ مین ہوشیار ہے ہر ایک امر مین تجربہ کار ہے اس رسالہ کے
پڑھنے مین دل لگائیگا اوسکو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ جناب شاہزادہ مرحوم نے
رعایا کے لیے کیا کیا امور متعلقہ تہذیب اور ترقی عام کو کیسا جلوہ دیا اور باوجود
اس امارت کے نمائش سے ہمیشہ احتراز رہا معاملات خانہ داری اور معاملات
صلحکاری مین کیسا پاک باز رہا حالانکہ جس مقام پر شاہزادہ کا مقام تھا وہان
ترغیب و تحریص سے بچنا بڑا کام تھا وہان کی آب و ہوا کا اثر جسپر ہوا ہے وہ اوسکی
تاثیر سے خوب آگاہ ہین سوا اسکے اس رسالہ کے ناظرین جب اسمین کوئی
امر اور نپائینگے اسکو لائق مطالعہ کے تصور نفرمائینگے اور شاید اس سے یہہ مقصود بھی ہوگا
کہ اس مین صرف ایک اوسط درجہ کے آدمی کے صفات طریقہ بسر اوقات کا تذکرہ ہے
نہین معلوم اسکے لکھنے سے کیا منظور ہے مگر مین اوسکے ظاہر کرنے مین کب انکار
کرتا ہون جو میرا مافی الضمیر ہے اوسکا اظہار کرتا ہون کہ جناب شاہزادہ البرٹ کے
تذکرہ زندگی سانحہ عمری کے مطالعہ سے علاوہ پند و نصایح کے دل بستگی اور لطف
بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ کبھی جناب موصوف کی یہہ تمنا نہوئی کہ اپنے اختیار اور
اقتدار کو بڑھائین لوگون کو اپنی لیاقت دکھائین یا سلطنت کا دعوے کرین بلکہ بالعکس
اسکے اونکو ایسی کامون کی تمنا تھی کہ جس سے رفاہ عام ہو خلائق کا کام ہو ہر شخص راحت
پائے اونکے ذمہ سے شرط خدمت ادا ہو جائے اپنے عالم شباب کی عمدہ تدبیر اوقات
بہترین ساعات اپنی جسمانی طاقتین روحانی قوتین صرف انگلستان کی بھلائی مین صرف کین

گو کہ اون کو ہر طرح کا عیش و آرام تھا اس دردسری سے کیا کام تھا مگر صرف بپاس و
لحاظ ادائے شرط خدمت یہہ تکلیفین اوٹھائین طرح طرح کی مصیبتین سہین مسٹر ڈیزی
آرنیلی صاحب نے دربار پارلیمنٹ کے حضور مین واقعہ ناگزیر کا بیان کیا جہان
اور اور صفات کا اعلان کیا وہان علی الخصوص ایفاء شرط خدمت کے بارہ مین
بھی بڑے جوش و خروش سے تقریر کی —

ناظرین کو واضح رہے جیسا ہمین کو لائح رہے کہ شدائد خدمت کا ایفا وہ صفت ہے
جس سے نپولین میدان جنگ مین اور ولنگٹن معاملات مملکت مین سرنام ہوے
سور وتحسین انام ہوئے یہہ بھی ادائے شرط خدمت ہی کی وجہ تھی جو جناب مرحوم نے
مین شدت مرض مین جبکہ طاقت نشست و برخاست کی طاق تھی اور روح باغ جنت کی
مشتاق تھی ایک یادداشت کا مسودہ جناب ملکہ معظمہ کے واسطے دربارہ مقدمات
متعلقہ ٹرنٹ کے تحریر کیا غرضکہ کہان تک اس عمدہ صفت کے بارہ مین لکھتا جاؤن
اور زیادہ کیا کلام کو طول دون میرے نزدیک صرف اسقدر لکھنا کافی و بس ہے کہ
یہہ صفت ہر شخص کے تتبع کے لائق ہے اور ہر درجہ کے آدمی کو واجب ہے کہ ادائے
شرط خدمت اپنے اوپر ہر حالت مین فرض عین سمجھے —

جناب شاہزادہ مرحوم و مغفور کو ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ بلکہ ہر فرقہ کے لوگون کے ساتھہ
جو درحقیقت مستحق پرورش اور عنایت تھے ایک خاص ترحم تھا چنانچہ نوکر اور پیادہ
اور سپاہی و جہازی سب اون کی باتون سے خوش رہتے اور اون کی نصایح
مشفقانہ سے مستفید ہوتے تھے جتنے غریب و مسکین تھے وہ اونکو اپنا مربی
جانتے تھے اور اوپر ناز کرتے تھے اور مثل مہربان باپ کے سمجھتے تھے سبب اس کا یہہ تھا کہ شاہزادہ مرحوم
ہر لحظہ و آن اون کی اعانت و امداد کے لئے مستعد و تیار رہتے تھے ہر وقت اونکے
واسطے آمادہ کار رہتے تھے ہر شخص اون سے محبت رکھتا تھا اور اونہین کا دم بھرتا تھا
اون کا نام نامی فرط محبت سے ہر غریب و امیر اور ہر برنا و پیر کے ورد زبان تھا ہر ادنی
و اعلے اون کا ثناخوان تھا غریب سے غریب کو بھی اگر کوئی امر اہم درپیش آتا

وہ بخوف وخطر شاہزادہ والاگہر کی خدمت مین چلا جاتا جہان وہ عالی جناب ہوتا شخص
وہان باریاب ہوتا جو شاہزادے ہین یا درجہ اعلیٰ رکھتے ہین وہ عوام سے ہمکلام ہونا
اپنی حقارت اور سبب توقیری سمجھتے ہین اون کے معاملات بذریعہ مختارون یا کارندون کے
طے پاتے ہین جو لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم شاہزادے اور امیرزادے ہین
اور دنیا مین مثل دیوتاؤن کے ہم پیدا ہوے ہین لہذا ان دہقانون اور دہقانیون کی
نگاہ سے ہمیشہ بچتے رہنا ضرور ہے کیونکہ اعلیٰ درجہ کے لوگون کا یہی دستور ہے
لیکن شاہزادہ عالیمقام ہر خاص و عام سے بجاے نفرت و اکراہ کے گفتگو کرنے سے
خوش ہوتا بلکہ اس امر کے دریافت کرنیکا اوسکو شوق ہوتا کہ ان مین سے کسی کو کیا
احتیاج ہے کون کس امر کا محتاج ہے انجاح مرام خلائق اوسکا کام تھا یہی مشغلہ صبح
و شام تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ پارک شائر کا ایک کسان ایک ہل ایجاد کرکے لایا اور
بلا وساطت وقت باریاب ہوکر شاہزادہ عالی نژاد کو دکھایا چنانچہ بعد ملاحظہ کے یہہ ارشاد فرمایا کہ
اس ایجاد جدید کا نام ہمنے البرٹ کا ہل رکھا اور اوسکو بہت سا انعام و اکرام دیا اور
منجملہ اوسکے ایک نہایت عمدہ انجیل مقدس عطا فرمائی اوس کسان نے اپنے ہمچشمون مین
بڑی آبرو پائی خوش ہوتا شاہزادہ کو دعائین دیتا قصر شاہی کے باہر آیا اور فوراً
اوس کتاب کی جلد پر اپنے بادشاہ کا نام نامی کندہ کرایا —

ظاہر آرائی اور خود نمائی سے شاہزادہ البرٹ نے ہمیشہ نفرت فرمائی اور ظاہری
دھوم دھام اور شوکت و شان جو لازمہ امارت اور تتمہ ریاست خیال
کیجاتی ہے اوسکو کبھی پسند نہ آئی باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے ایسے درجہ عالی اور رتبہ
شاہی سے سرفراز فرمایا تھا کہ بعد بادشاہ کے انکا رتبہ تھا اسوجہ سے ضرور تھا کہ
اوسی شان و شوکت سے رہتے مگر ہمیشہ خوش دلی اور رغبت قلبی سے ایسی تقریبات
ظاہری رسمیات مین شریک ہونے سے نفرت تھی اور ظاہری صفائی سے دلی کدورت تھی
خاندان شاہان انگلستان مین یہہ اول شخص تھے جنہون نے اس بات کو ثابت کردیا کہ
صرف بناوٹ اور ظاہری نمائش سے اوسی طور پر آسانی تمام اور بلا تحقیر و تذلیل

بادشاہ بھی کنارہ کش ہوسکتے ہیں جس طرح سے عام اشخاص کو اپنے گھر میں
ضرور تاً بوجہ ناداری اجتناب کرنا پڑتا ہے جب ہم بنظر مقابلہ کرتے ہیں انکے اون عادات اور
اطوار کا خیال کرتے ہیں جنکا برتاؤ قبل تشریف فرما ہونے انگلستان انکے قصر شاہی میں
کیا جاتا تھا اور اس چال و چلن اور طریقہ کو دیکھتے ہیں جو بعد ازان شاہزادہ
عالی تبار سے ظہور میں آیا تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اگلے لوگون کی اوقات
گو اتنا یہ کسی قدر بیہودہ لہو کی نمائش میں ضایع ہوتے تھے اور اب کسیقدر
خوبی سے اوسمین تبدیل و تغیر ہوگیا ہے جسکو دیکھکر دلکو سرور ہوتا ہے رنج والم دور ہوتا ہے
بے اختیار یہہ مصرعہ زبان پر آتا ہے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا جن دنون
مقام بالمورل میں مقام ہوتا تھا شاہزادہ البرٹ کو اپنی سادہ وضعی کے اظہار کا
موقع ملتا تھا اور جبتک وہان مقیم رہتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو ہمراہ لیکر گرد و پیش کے
قصبات میں جاتا اور سادی پوشاک زیب بدن کرکے قرب وجوار کے قریات کی
سیر فرماتا اور اکثر شاہزادہ عالی تبار اور جناب ملکہ معظمہ مثل مہر و ماہ ایک بگھی میں سوار
ہوکر جایا کرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ دیہاتی سرا ونمین فروکش
ہوتے تھے جو اشیا سے خورد و نوش وہان مہیا پاتے اوسیکو بطیب خاطر تناول فرماتے
اور بچھونے وغیرہ میں بھی کسی طرح کا تکلف نکرتے جیسا پاتے ویسا برتجاتے کیونکہ خبر بھی
نہوتی کہ یہہ کوئی مسافر راہگیر ہیں یا کوئی امیر کبیر ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب شاہزادہ
مرحوم اور ملکہ معظمہ ایک بگھی میں سوار ہائڈ ہوس کو بنا بر ملاقات ارل آف ابرڈین کے
تشریف لیجاتے تھے چونکہ پیشتر سے انکے رونق افروز ہونیکی خبر بازار میں مشتہر
ہوگئی تھی لہذا ایک زمیندار نے گانونکے قریب راہ صاف کرکے ایک پھاٹک لگایا
نہایت خوبصورت تیار کیا بنایا اس غرض سے کہ جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ کی سواری
اوسطرف سے گذر کرے اور چند آدمی اسلیے وہان متعین کیے کہ جب جلوس شاہی
قریب آئے فوراً اوسکو اطلاع کیجائے لیکن وہ دونون صاحب ادھر سے گذر بھی
گئے اور لوگون نے بسبب سادگی لباس کے نہ پہچانا بلکہ وہ ایک نے روک ٹوک بھی کی کہ پھاٹک کے

باہر باہر باتین اندر کی طرف گئی تھی نہ پائین کہ اسی عرصہ مین چند لوگ پیچھے سے آگئے اور
اوس شخص کو جو دروازہ پر متعین تھا اون کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ
وہی تھین جو ابھی ہین آگے تشریف لے گئین اوس شخص کو یقین نہ آیا مگر جب اوسکا
اطمینان ہوا ہو تو سخت گھبرایا اور فورا ایک سوار کو دوڑایا کہ اس غلطی کا حال
جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ سے عرض کیا جاسکے چنانچہ جب سوار نے آکر دست بستہ
اون دونون جناب کے حضور مین عرض کیا کہ تقریب تشریف آوری ملازمان کو بوقت
یہہ سامان یہان کے مالک اور رسیدار سے مہیا کیا تھا مگر حضور موفور السرور کو
کسی نے شناخت نکیا اور سب کو سبیل مرام سمجھے رہگئے اوسپر وہ دونون جناب
واپس آئے اور مسکراتے ہوئے اوس تبدیلیہ مین سے ہوکر گذرے یہہ بات
کیا قابل غور نہین ہے اور اس سے بڑھکر سادگی مزاج اور غربا پروری کا خیال اور کیا ہوگا
کہ اونکے اوسنے کی دل شکنی کا لحاظ رہتا تھا اور کسی کا دل دکھانا یا مایوس کرنا
گوارا نہ تھا انصاف پسندی قدرشناسی اور دیانتداری جناب شاہزادہ
مرحوم کی اس حیات چند روزہ مین اصل اصول تھی اور برابر یکسان ظہور پہ
ان صفات حمیدہ کا ظہور اوسکی ذات ملکی صفات سے ہوتا رہا جس کسیکو ذرا بھی
معاملہ اون سے پڑتا اوسکے مفاد کا لحاظ اور جو لوگ کسی قسم کی امداد اور اعانت کے
خواستگار ہوتے اون کے فائدہ کا خیال جناب مرحوم کو رہا کرتا تھا جن لوگون کا
خوش قسمتی سے اوسکے ساتھ معاملہ پڑجاتا اون کے حال پر شاہزادہ بڑی
مہربانی فرماتا اس فیاضی اور رحمدلی کے معاوضہ مین بجان و دل اون کے لیے
وہ لوگ دعاے خیر کیا کرتے اور انھین کا نام لیا کرتے اور بہت سی ایسی حکایتین موجود
ہین جنسے یہہ امر بخوبی ثابت ہے منجملہ اونکے ایک یہہ حکایت ہے کہ قصر واقع بالمورل مین
گنجائش کم تھی اور بوجہ قلت جگہ کے اکثر تکلیف رہا کرتی تھی لہذا ایک قصر جدید کی
تعمیر کی تجویز ہوئی اور ایک شخص باشندہ شمال سے ٹھیکہ بھی ٹھہر گیا یہہ اوس زمانیکا
حال ہے جبکہ جنگ کریمیا قریب الاختتام تھی اور آغاز جنگ سے مصالح کا نرخ بہت گران ہوگیا تھا

اور ٹھیکہ دار کو ہر طرح کا نقصان نظر آتا تھا کوئی صورت فائدہ کی نہ دیکھتا تھا کہ
اس کام چھوڑا تھوڑے سے تھوڑے وقت یہہ امر شاہزادہ مرحوم کو معلوم ہوا تو جناب ممدوح نے
ٹھیکہ فسخ کر کے امانی کام جاری کیا یعنی ٹھیکہ دار کو بطور مہتمم تعمیر نوکر رکھہ لیا اور
ہر مزدور کو جیسے وہ کام مین لگاتا پوری مزدوری دینے کا حکم دیتا اسکے علاوہ ایک اور
بھی ماجرا یہ ہے جس وقت کہ تعمیر کا کام جاری تھا اتفاق سے آگ لگ گئی اور تمام
کارخانجات نو تعمیر کے جلکر خاکستر ہو گئے جس سے اہل پیشہ اور حرفہ کا نقصان عظیم ہوا
بیشتر اونھون نے جو روپیہ پیسا کہ صندوقون مین مقفل رکھا تھا وہ تمام و کمال جل گیا
اون بیچارون کا جیتے جی دم نکل گیا باستماع اس خبر وحشت اثر کے شاہزادہ نے
حکم دیا کہ جس جس کا نقصان ہوا ہے ایک فہرست مرتب کیجاے اور اوسمین
ہر ایک کے نقصان کا تخمینہ مندرج ہو حسب الارشاد فیض بنیاد تخمینہ مذکور تیار ہوا تو
جناب شاہزادہ مرحوم کو اونپر کمال رحم آیا سبکو زر نقصانی اپنے جیب خاص سے عنایت
فرمایا اس ہمدردی اور غریب پروری سے اون کے اہل و عیال اور اطفال خورد سال
نہایت شادان ہوے اور دل و جان سے شاہزادہ کے ثناخوان ہوے ملک
انگلستان مین جو آج تک کاشتکاری کو اسقدر عروج اور ترقی ہے یہہ سب شاہزادہ
عالی ارادہ کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے جس نے اپنی حکمت عملی سے اس عمدہ شعبہ علوم کو
اتنا فروغ دیا اور آبپاشی کے لیے ایک عمیق نہر کھودے جانیکی تجویز کی اور دخانکے
زور سے اور ترکیبات علم کیمیا کے استعمال سے کشت و زرع کو بڑی ترقی دی اور اونھین
وسایل سے ہزارہا بیگہہ اراضی ملک برطانیہ مین جو اوسر و بنجر اور افتادہ اور جنگل
اور غیر آباد پڑی ہوئی تھی وہان اب صدہا سرسبز و شاداب باغات نصب ہین سبزہ
لہلہا رہا ہے پھول کھلے ہین غنچہ مسکرا رہا ہے پھلون مین شاخ نبات کوٹ کوٹ کر
بھری ہے اشجار باردار بار اثمار سے سر بسجدہ ہین ہر ٹہنی ہری ہے کاش ہماری پست ہمت
اور کم فطرت کاشتکار بھی ہاتھہ پاؤن ہلاتے اپنے دل و دماغ کو کام مین لاتے تو جہالت کی
تاریکی مین گمراہ نہو جاتے اور تعصبات کے بحر ناپیدا کنار مین کشتی شکستہ اور بادبان

کسست ہو کر نہ گھبراتے اور یہہ طعنہ دل دوز اور تشنیع جان سوز کہ ہمارے کسان اون آلات کشاورزی کے استعمال کے مقابلہ مین جنہین دو ہزار برس سے کسی قسم کی ترمیم اور ترقی نہین ہوئی ہے جیسے اوس وقت تھے ویسے ہی اب ہین کاش توفیق نیک ہمارے کسانون کو عطا ہوجاتی کہ اپنی افلاس اور محتاجی سے ناشایستہ نہ کہلاتے کسی صورت سے ترقی پاتے اور علوم اور فنون سے بے بہرہ نہ رہتے اور چند روز مین یہہ بھی شایستہ کہلاتے مین بیان نہین کرسکتا کہ کتنی خوبی اور خوش اسلوبی ہماری زرخیز اور زر ریز پیداوارون کی ہوجاتی اور کس قدر ہماری کھیتی ترقی پاتی غلہ کی کثرت ہوتی دل کو کیسی مسرت ہوتی اور کتنی خوشی ہمارے غریب بااہلو اسے ہے کو ہوتی جب وہ دن بھر کی محنت کے بعد شام کو اپنے خس پوش جھونپڑے مین آتا اور تمام دن کی مشقت کے بعد آرام پاتا اگر ہمارے ملک کے شاہ و شہریار اور رئیس خود مختار شاہزادہ جرمنی کی تقلید کرتے اور ترقی کشاورزی کی طرف متوجہ ہوتے اور چند روز مین ہمارے تعلقدار اور مالکان اراضی علمی اور عملی ترکیبات سے اس ملک کو بھی برطانیہ کے مقابل کر دکھاتے اور اس رمز کے سمجھنے کے لائق ہوجاتے کہ حق جل و علی نے انکو کسقدر عقل عطا فرمائی ہے کہ جسکے ذریعہ سے اوسنے گلون کو ایجاد کرکے کیسی ترقی پائی ہے —

جناب مرحوم کو مصوری کا بڑا ذوق تھا نقاشی کا کمال شوق تھا اور آخر کو اسمین کمال بھی حاصل کیا تھا جس زمانہ مین کہ جناب موصوف مکتب مین تعلیم پاتے تھے اوسی وقت اونھون نے ایک تصویر موسوم بہ سیوڈ یارڈ منسٹرل بنا کے کھینچی تھی چنانچہ وہ تصویر بسبب نفاست اور خوبی کے آجتک جناب ملکہ معظمہ کے مجموع کمالات نادرہ واشیا عجیبہ مین موجود ہے اور جبکہ جوان ہوے تھے تب بھی وہ اپنی اوقات فرصت تصویر کشی اور نقاشی مین اکثر صرف کیا کرتے تھے حتی کہ ان اخیر زمانون مین جب کہ کام کی بہت کثرت تھی اور تفکرات اور تردّدات امور متعلقہ رفاہ خلایق سے فرصت دم زدن نہ رکھتے تھے اونھون نے ایک تصویر بے نظیر پوسا کی مفات کی کھینچی تھی —

جناب شاہزادہ مرحوم امورات مذہبی سے بھی واقف تھے برخلاف اکثر نوشحالان
سلطنت کے جو خدا کی ہستی اور انسان کی نیستی سے آگاہ نہیں ہین اور باشی مین
دین و دنیا فراموش ہے ہستی کا جوش ہے مگر جناب مرحوم نے اپنی روح کو پہچان لیا
تھا خدا کی ہستی کو پہلے سے مان لیا تھا اور مذہب عیسوی کے ایسے حامی و مددگار تھے
جو کسی رسم و رواج دنیوی کے پابند نہ تھے مذہب اون کے نزدیک ایک ایسی چیز نہ تھا
جسکو بعض مخصوص ایام یا خاص مواقع یا تقریباً لوگون کے دکھانے کے لیے اکثر لوگ
اختیار کر لیا کرتے ہین بلکہ اون کا مذہب مثل جسم کے ایک عضو کے تھا یہ خصلت
خوش اعتقادی مذہب جسکی عموماً انگریز لوگ محتاج ہوتے ہین اوس مذہب دوست
قوم کی وجہ سے جناب شاہزادے مین پائی جاتی تھی جس قوم کے وہ کہلاتے تھے
اگرچہ ان دونون انگریزون نے کثرت سے اس مضمون کے بیانات پیدا کیے ہین جنسے
واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان مرتبہ الوہیت کے قریب پہونچ گئے ہین مگر میرے نزدیک
ہنوز دہلی دور ہے اور ہنوز دراز چاہیے تب اوس مرتبہ کو پہونچینگے جس مرتبہ پر اہل جرمنی آج
پہونچے ہوے ہین جس کیسینے لکھا ہے خوب لکھا ہے کہ یہ انگریز علم معاش خوب جانتے ہین
مگر معاد سے بے بہرہ ہین اہل جرمنی وحدت کے ایسے قایل ہین جو انگریزون مین مطلق
نہین ہے اس رائے کے ایسے مضبوط ثبوت موجود ہین جنکو اکثر انگریز جو صاحب انصاف ہین
قبول کرتے ہین اور اگر اون ثبوتون کی ضرورت ہو تو اون کی بے انتہا مثالین ہم دے
سکتے ہین جو موقع پیش کیجا سکتی ہین

جملہ خصائل پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے بڑھکر نہایت دلچسپ عظیم اور قابل تعریف سیرت
جسکی وجہ سے وہ زمانہ مین ممتاز تھے لوگون مین سر فراز تھے اور اون کا نام نامی
پشتہا پشت تک بغرض تقلید لیا جاویگا اور جسکی صفت مین تمام شائستہ لوگون کی
زبان لال ہے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین یہ تھی کہ اون کے مراتب خانداری کی
نیکیون اور حسن سلوک عیال داری کا یکسان طور پر تمام عمر برتاؤ رہا سلف و خلف
سے کسی تواریخ مین کسی شاہزادے کا ایسا مسرت بخش اور روح افزا حال

نظر سے نہین گذرا ہے جسنے ذمہ داری باسے بیکران وخدمات فراوانی بابت انجاح
مرام خاص وعام وکاروبار ہمدردی خلائق کے اپنی اوقات فرصت وہجوم افکار وکثرت
کار کے لمحون مین اسپنے اوپر لی ہو اور ان اوقات عزیز کو اپنی عیال داری اور معاملات
خانگی کی بہبودی اور بہتری مین اوس کامیابی کے ساتھہ صرف کیا ہو جیسا
جناب مرحوم نے کیا اگر اون کی محبت شوہری پر لحاظ کیا جاسے جو جناب ملکہ معظمہ کے
ساتھہ اون کو تھی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر بیقراری وبیتابی اپنی محرم راز اور مونس
جان باز کے لیے جناب شاہزادہ کو ہوتی تھی اور جو بیتابی اون کو ستاتی تھی وہ قصص
وحکایات کے شاہ وشہریارون کے اضطرار واضطراب سے کہین زیادہ تھی جس
وقت سے شاہزادہ نے انگلستان مین بودوباش اختیار کی تھی وہ ہمیشہ مشکلات زمانہ
مین مبتلا رہے مگر تاہم کمال محبت مین اور الفت سے جناب ملکہ معظمہ کے شیدا رہے
اون کی چاہت مین کبھی خلل نہ آیا بلکہ روز بروز اوسکو زیادہ پایا دونون کو ایک دوسرے کا
پیار ایسا ہو گیا تھا ترقی پذیر ہوتا رہا کہ جب سے شادی ہوئی تھی تب سے
تادم مرگ کسی قسم کا گلہ یا شکوہ خواہ شکر رنجی یا اختلاف راے کبھی درمیان
مین نہ آیا خود جناب ملکہ معظمہ کی تحریر دلپذیر اس امر کی شاہد ہے کہ انتہا کی
احتیاط اور ہمیشہ کی فکر جناب شاہزادہ کو ملکہ معظمہ کی آسایش اور خوشی کے لیے
رہا کرتی تھی جنرل گرے صاحب لکھتے ہین کہ جب پہلے پہل جناب ملکہ معظمہ کے اولاد
ہوئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ سواے شاہزادہ کے کوئی موجود نہ ہوتا جو اونکو بستر سے
اوٹھا کر لیجاے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر جناب مرحوم موجود نہ ہوتے تو
حسب الطلب جناب ملکہ معظمہ کے فوراً جہان ہوتے وہان سے چلے آتے ایک مقام پر
خود جناب ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مادر مہربان یا نہایت عقیل دایہ بھی احتیاط
اور نگہداشت کم کریگی جو شاہزادہ مرحوم کرتے تھے ایک اور مقام پر جنرل گرے صاحب
رقم طراز ہین کہ مین شاہزادہ خوش اقبال کے استقبال اور ملائمت مزاج کا جس سے
وہ تمام خاندان کے سردار بنکر رہے شکر گذار ہون اور نیز ملکہ معظمہ کی صاف طبیعتی

اور لائق تعریف دیانت اور صفائی مزاج کی خصلت کا شکر کرتا ہون اور سب سے
زیادہ اونکی ملنساری اور عجز و انکساری اور وفاداری اور اون کے اعتقاد کا جو شاہزادہ کو
ملکہ پر اور ملکہ کو شاہزادہ پر تھا نہایت شکر گذار ہون اگر کوئی ملکہ معظمہ کو تحریک کرتا
اور حسد سے کہتا کہ آپ سلطان وقت اور خود مالک ہین آپ کو خود سردار
خاندان بنکر رہنا چاہیے سمجھہ کہ شاہزادہ کے جو مثل دیگر رعایا کے ہین تابع اور
مطیع رہیے اونکو جناب ملکہ معظمہ جواب دیتین کہ مین گرجا کے اندر بروز عقد عہد
کر چکی ہون اور حلف اوٹھا چکی ہون کہ مین اون کی اطاعت اور فرمانبرداری
کرون گی اور اون کو عزیز رکھون گی اور اون کے ساتھہ باعزاز و اکرام پیش آؤنگی
اوسکی تابعداری سے سر نہ اوٹھاؤن گی اب مین اوس معاہدہ پاک کے برخلاف
عمل نہ کرونگی ع فرمان بری است رسم و آئین ما را ❊ در باغچہ با گل نافرمان نیست ❊ درستی
معاملات خانگی اور حسن سلوک اور اتفاق باہمی مین بڑے بڑے حکما مشاہیر سے شاہزادہ
مرحوم فوق لے گیا تھا چنانچہ اسکے بہت سے ثبوت ہین اور جو تشبیہات اب مین دیا چاہتا ہون
گو کہ وہ کسیقدر حسد انگیز ہین مگر مین دلیرانہ لکھہ دیتا ہون وہ بڑا حکیم ساکن
اتھینس شہر قدیم واقع یونان جس کے علم و اخلاق کے اصول ایجاد کیے ہوے پر عمل
کرنے سے عقلا درجہ مدارج اعلے کو پہونچ گئے ہین شاہزادہ مرحوم کے برابر لیاقت
یا فراست درستی معاملات خانہ داری کی نہ رکھتا تھا اوسکے زوجہ کی گھڑی گھڑی کی
تند مزاجی اور شوخی و شرارت جسکے سبب سے اوس حکیم کے تصورات علم فلسفہ
مین خلل پڑتا تھا سب پر روشن ہین مگر حکیم مذکور اپنی زوجہ کی حرکات ناشائستہ کو
صرف ہنسی اور دل لگی مین ٹال دیتا تھا زنٹی پی کی دلچسپ حکایت تو زبان زد
خلائق ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے بگڑتی تھی کسی سبب سے جھگڑتی تھی تو دیگچہ گرم
کھولتے ہوے پانی کا اوٹھا کر اوس حلیم المزاج حکیم کے سر پر اوندھا دیتی تھی اور وہ بیچارہ
ہنسکر اوس سے کہتا تھا کہ یہہ بات بہت درست ہے کہ رعد کے خروش کے بعد بارش
بھی ضرور ہوا کرتی ہے شاہنشاہ نپولین کی حکایت جس نے تمام فرنگستان کو اپنے

زور شمشیر سے فتح کر لیا تھا عالم مین مشہور ہے اور سب جانتے ہین کہ اوسنے کیسے کیسے
فتوحات کیے ہین اور ہر شخص کو ایکی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا تھا اور اوسکے حالات کا
اوسکے قیافہ سے دریافت کر لینے کا اوسکو بڑا ملکہ تھا مگر باوجود اس لیاقت اور شجاعت کے
اپنی مصیبت خانگی کو رفع نکر سکا آخر کو یہہ انجام ہوا کہ اپنی زوجہ ملکہ جوسفائن سے جو نہایت
صاحب جمال اور پری تمثال تھین علیحدہ ہو گیا —
علاوہ ان مثالون کے اور بہت سی تمثیلین ہین اگر قلت وقت نہوتی تو البتہ
لکھی جاتین مگر اب مین چاہتا ہون کہ ایک اور شعبہ شرط خدمت کا بیان کرون
جس سے ظاہر ہو جائے کہ شاہزادہ نے اپنی اولاد کے بارہ مین حقوق فرائض
پدری کو کیونکر ادا کیا جناب شاہزادہ مرحوم کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا تھا کہ اونکی
اولاد کے مزرعہ دل مین نیکیونکا تخم بویا جاوے اور بذریعہ تعلیم کے آبپاشی کے
وہ خوب نشو نما پاوے چنانچہ تدابیر صائب سے ایسی عمدگی اور آسانی کے ساتھہ
علوم مفیدہ گھرہی پر سکھائے جاتے کہ نہایت مشکل کتھیات علوم کے چند ہی الفاظ کے
ذریعہ سے بصحت و سلاست اون کے ذہن مین آ جائے محبت کی یہہ کیفیت تھی کہ ہر دم
اس بات کا اہتمام رہتا ہر وقت اس امر کا انتظام رہتا کہ اونکی اولاد خوش و نہاد
اون سے زیادہ عالی حوصلہ اور اولو العزم ہو اون کی اطفال مین سے ایک کا یہہ بیان ہے
کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی شفقت اور مہربانیان جو اولاد کی تعلیم و تربیت مین ظاہر ہوئین
وہ کسی اور رشتہ مند اور قرابت دار کے لیے ظہور پذیر نہین ہوئین تھین وہ نہایت
دانشمند اور اولاد کا چاہنے والا باپ تھا —
جناب شاہزادہ مرحوم نے اپنے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ہر علم و فن کے
ادیب جداگانہ مقرر کیے تھے مگر سب اوستادون سے زیادہ خود اون کی تعلیم کیا
کرتے تھے اور اوسکو اونھون نے اپنی خدمت پدری کا ایک جزو سمجھہ لیا جو کتاب اون
لڑکون کو پڑھائی جاتی وہ خود اوسکو پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور علاوہ درس تدریس کے
اسکا بھی قد نظر تھا کہ جسمانی صحت کے بھی وہ لوگ عادی کئے جائین جیسے کہ لارک لکھتے ہین

تعلیم کے بارہ مین تو جناب شاہزادہ مرحوم اور جناب ملکہ معظمہ دامت اقبالہا نے
ایک دستور العمل ایسا مقرر فرمادیا ہے کہ اوسکی تعمیل ہر صاحب عیال کو ضرور ہے
چنانچہ یہہ دستور العمل حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ واسطے مفاد اولاد اونکی رعایا و برایا
انگلستان کو بخوبی شائع کر دیا گیا ہے چنانچہ اوسیکے بموجب عملدرآمد سے اولاد ہمیشہ
تندرست اور توانا رہتی ہے کبھی کسی علالت کی شکایت نہین ہوتی ہے یہہ قواعد
ایسے مفید اور واجب التعمیل ہین کہ اونپر ہر فرقہ کا آدمی چاہے غریب ہو یا امیر عمل
کر سکتا ہے اور ثمرہ نیک پا سکتا ہے جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ مرحوم نے بحسن
خوبی تمام اپنی شفقت مادری اور محبت پدری کو کام فرما کے اپنی خدمات کا انجام دیا
اور اوسکا ثمرہ بھی دونون نے اچھا حاصل کیا ۔

اب جناب ملکہ اور شاہزادہ مرحوم کی شادی کے بعد کے زمانہ کو ملکہ ہاے سابق انگلستان کی شادی کے
بعد کے زمانہ سے ہم مقابل کیا چاہتے ہین تاکہ ایک دوسرے کا فرق بادی النظر مین معلوم ہو جاوے
اول ملکہ معظمہ وکٹوریا اور جناب شاہزادہ کی سعی متحدہ اور کوشش متفقہ کو
دیکھنا چاہیے جو اونھون نے امور خلائق کی انجام دہی مین کین اور اون سعی اور
کوششون کو اور جو روپیہ تضیع اوقات مین بنابر اطفاے نائرہ شیدائی اور سوداے
نفسانی ملکہ ہاے سابق انگلستان کے شوہرون نے صرف کیا لحاظ
کرنا چاہیے اور حالات نفرت انگیز ملکہ خونخوار میری اور اوسکے مغرور اور گردن کش
شوہر پر غور کرنا چاہیے جس نے اپنی زوجہ سے متفق ہو کر کیسے باہتمام اون کا اور
اہل انگلستان کے مفاد اپنے ذاتی عیش و نشاط کیواسطے پامال کر ڈالے اور انگلستان کو
اسپین کا ایک صوبہ بنا دیا ملکہ عین کی ضعیفت اور سست بنیاد دنیکیون کا حال اور
اوس حلیم الطبع شاہ جارج ساکن ڈنمارک کی کیفیت جو موسوم کی ناک ہو کر لارڈ مارلبورا کی
راے پر چلتا تھا سب لوگون کو معلوم ہے پس ان سب کے حالات کسی طرح پر
ہمارے سلطان وقت کے احوال پر ترجیح نہین رکھتے ہین اور ہرگز ہماری ملکہ معظمہ اور
جناب شاہزادہ مرحوم کی تدبیر اور کوششون کی امور اہم پر اونکو فوق نہین ہے

اس بات کے توہم مقر ہین کہ ملکہ میری ثانی کے عہد سلطنت مین کاروبار امنیت اور صلح کاریکی بہت تعریف ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مدار کاروبار سلطنت اونھون نے اپنے شوہر عالی گہر کی راے پہ چھوڑ دیا تھا گو کہ وہ شخص باشندہ ملک غیر تھا مگر اوس نے اہل انگلستان کو ایسا اپنے قابو مین کرلیا تھا جیسا کوئی خاص انگلستان کو شاہزادہ ہو لیتا مگر اوس پہ بھی اسکے مقابلہ مین ہمارے جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ مرحوم کا زمانہ کسیطرح پست نہ دکھائی دیگا کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کی زندگی کے حالات کو دیکھو تو وہ ایک روزنامچہ ہے محبت اور اتفاق باہمی کا اور اخلاص و الفت کا ایک کارنامہ ہے جس سے کسی خاندان شاہی کے حالات کسی طرح سے مقابل نہین ہوسکتے اوسکے مطالعہ سے ہر فرد بشر کے دل مین ایک جوش ہمدردی اور جذبہ خدا ترسی ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس کا اثر دل پہ ہوتا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے کمالات علمی اور عملی اور اون کے فضائل اور اخلاق ذاتی اور عالی ہمتی کا صرف بیان اسواسطے کافی نہین ہے کہ حلم اور تحمل اور رحم دلی و تامل ان باتون سے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ خالق برحق نے اونکی خلقت مین خلق خلق کیا تھا جس سے وہ ہر دل عزیز تھے اور سب مین نہایت صاحب تمیز تھے پس جو شخص اون کے سانحہ عمری کو بنظر سرسری بھی دیکھے گا تو ممکن نہین ہے کہ جوش محبت سے اوسکا دل نہ بھر آے بے اختیار چشم تر نہوجاے ایسا تو کوئی شخص نہوگا جو اونکے سانحہ عمری کو پڑھے اور خصوصاً اون کی راے زرین کا جو اونھون نے وقتاً فوقتاً ظاہر کین ہین مطالعہ اور ملاحظہ کرے اور جناب شاہزادہ کو مجموعہ صفات قلبی اور روشن ضمیری نہ کہے اور ساتھہ ہی اس خیال کے ایک دریاے محبت جناب مرحوم کی الفت کا دلپذیر اومنڈ آے بلکہ مجکو تو یقین کامل ہے کہ جو کوئی اونکی حیا دار اور سادہ و مردانہ نہایت دلپذیر تقریر کو پڑھے گا بالضرور اوسکے دلمین جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اثر آجائیگا اور اوس عالیجناب جنت مکان کی الفت دلمین پیدا ہوجائیگی جناب ملکہ معظمہ نے ہر کتب خانہ مین

ایک ایک جلد کتاب جناب پرنس کی تقاریر متنوعہ کی بطور تحفہ کے عطا فرمائی ہے اور
ہر کتاب مین قلم خاص سے عبارت ذیل ضبط تحریر مین آئی ہے یہہ کتاب بطور تحفہ یادگار
اپنے نیکذات شوہر ملکی صفات کی اونکی دل شکستہ بیوہ کی طرف سے بسبیل ارمغان
بخدمت پیش کش ہے دستخط وکٹوریا بعینہ [illegible] عیسوی —

یہہ کتاب نہایت خوشنما چرم سفید ولایتی سے مجلد ہے اور طلائی کام اوسپر کیا ہوا ہے
اور جلد کے اوپر جناب شاہزادہ مرحوم کے اسلحہ کے نقش نہایت آب وتاب سے منقوش
ہین اور اونکے تحت مین شاہزادہ البرٹ کا نام نامی واسم گرامی بآب زر لکھا ہوا ہے
اوس کتاب کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مذکور حسب الارشاد فیض بنیاد
جناب ملکہ معظمہ کے چھاپی گئی ہے چند روز ہوے ہین کہ اسکے علاوہ دو اور کتابین
موسوم بہ حالات طفلی جناب شاہزادہ البرٹ اور اوراق چند ہمارے روزنامچہ سالہا
عمری واقع [illegible] سے جناب ملکہ معظمہ نے یہہ کتابین استدعا سے کتب خانون مین
پیش کی ہین کہ منجملہ اور کتابون کے کتب خانون مین رکھی جاوین ان دونون کتابون مین
حالات خانگی جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ کے درج ہین اور جس کسی کو وہ کتابین
دستیاب ہوئی ہین وہ اونکی نہایت قدر کرتا ہے اونکی جلدین بھی مطلا اور مذہب نہایت زیبا
ہین اور تمام کتب خانہ والون کو بدل مرغوب ہین —

ناظرین اور سامعین سے التماس یہہ ہے کہ مجھکو اس بات کا ادعا نہین ہے کہ
مین جناب شاہزادہ کانسرٹ کے حالات کو بے عیب کہون اور امر واقعی کو ظاہر
نہ کرون مین انسان مین یہہ ایک نقص سمجھتا ہون کہ وہ کسی امیر کبیر کی خوشامد سے
ایسی تعریف کرے کہ اوسکو فرشتہ یا پیغمبر بنا دیوے مین نے جن خوبیون اور نیکیون کا
جناب پرنس کے بیان کیا ہے اوسمین ذرا بھی مبالغہ کو دخل نہین دیا ہے امر واقعی سے
زائد ذرا بھی نہین لکھا ہے کیونکہ یہہ امر تو ظاہر ہے کہ انسان کو اس جہان مین کمال
نہین ہوتا ہے اور بے عیب ذات صرف خدا کی ہے ہرچند ہم لوگ دل سے چاہتے ہین کہ
کمال پیدا کرین مگر وہ کمال سراب صحرا کے مثال ہے کہ ہمیشہ مثل پانی کے دور سے دکھائی دیتا ہے

مگرعیب اوسکے قریب آتے ہین وہ اور دور ہوجاتا ہے اوسکی لذت نہین پاتے ہین سدا یون ہی محروم رہ جاتے ہین یہہ کہنا ہرچند کہ فضول اور بیوجہ ہوگا کہ جتنے دن جناب پرنس رونق افروز بزم ہستی رہے ہے ترغیب تحریص دنیوی کی طرف مائل نہ ہوے اور اسطرحکا اون کے نسبت دعوی کرنا گویا اون کو بدنام کرنا ہے اور بدتر از ہجو ہے کیون کہ بقول اس مصرعہ کے ٭ کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود ایسا کوئی انسان نہین ہے کہ عیب سے خالی ہو مگر ہان ہمارا یہہ شیوہ اور طریقہ نہین ہے کہ ہم بھی بمثل خوردہ گیرون اور عیب جویون کے خواہ مخواہ اوس آدمی کو جو اس دنیا مین اچھے اچھے کام کرگیا ہے اور کسی طرحسے اپنا نام کرگیا ہے متہم کرون اور ناحق کا الزام دون جیسے اون دون ہمتون اور کوتہ بینون کی ہم طرح جسکا آج کل بڑا زور شور ہے اختیار نہین ہوسکتی اور نہ ہمری طبیعت کو ان باتون کیطرف میلان ہے اور نہ کسی طرح کا رجحان ہے اگر مین اون نیکیون اور خوبیون سے جو جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین نہ تھین اونھین موصوف اور منسوب کرون تو علاوہ اسکے کہ یہہ فعل خلاف وضع اور انصاف ہے جناب شاہزادہ مرحوم کی روح پاک بھی جو ہمیشہ خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھی کب رضامند ہوگی اور ہمارے جناب ملکہ معظمہ نے براہ الطاف خسروانہ جناب مرحوم کے سوانح عمری کے شایع کرنے مین جو ہم پر اعتبار کیا ہے اوسکی کچھہ وقعت باقی نہیگی بلکہ اوس اعتبار کے عوض مین ہماری جانب سے خیرہ سری اور تنگ چشمی کا خیال ہوگا اور ہماری باتون پر طرح طرح کا احتمال ہوگا ہمکو تو ان سچے حالات عمدہ صفاتکا جو ہمنے بیان کیا ہے بڑا لحاظ ہے اور یہہ حالات ایسے راست کہ ہم کاستے ہین جن کی راستی ہمنے ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بیان کی ہے اور ذرا بھی مبالغہ کو راہ نہین دی ہے جناب شاہزادہ مرحوم کو یاد کرنے کے وقت ہم انصاف سے نہ گذرینگے اور اوسکی سہو و خطا اور نسیان کو تسلیم کرینگے اور اس سے زیادہ ہم نہ کہین گے کہ وہ بھی تو انسان تھے جنکی شان مین یہہ آیا ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ٭

اسکے سوا ے اور نہ کہا جاسے گا کچھ بات فوراً تسلیم کرنیکے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی
امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کھا گئے ہین کامیاب ہوا مگر
ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان
اور نیکیان تھین جنھون نے اونکی سہو وخطا اور خام خیالی کو چھپا لیا ہے اور اوسی سے
جامہ انسانیکی توقیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین
وہ عمدہ خوبیان جبلی اور اصلی تھین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوے ہوتے
اور اون کی شادی ایسے طاقتور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھ نہوئی ہوتی تب
بھی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم و تکریم اوسیطرح
ہوتی جیسے اب ہوتی ہے ـــ

اب چونکہ یہ کامل اور ناتمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا
قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت وسیرت اور عادات وطریق بسر اوقات
ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہون گے کہ کس طور سے ناموافق
مواقع پر اون کی صفات ذلی و عادات جبلی نے انگلستان کے دربار یگانہ مین اپنے
جوہر دکھاے اور اوس عمر مین جب کہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سوا ے
ناچ ورنگ اور لہو لعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجھتے تھے جناب شاہزادہ نے
اپنے دلی و دماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ وفلاح کے لیئے کمال
جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہا ے
شاقہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تھا اور آخر کار عین شباب مین رشتہ حیات
اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے
کارہا ے نمایان ومفید ونتایج افکار سعید او رسیر چشمی ودریا دلی اور عالی ہمتی اور
دانشوری نے بڑی بڑی فوائد قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جنسے
اوسکا نام عزت کے ساتھ تا روز قیام قائم رہیگا اسبات مین سرمو فرق نہین ہے کہ اگر
زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

مقدسۃ الجیش ہوجاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام فرمایا کہ اونکے عہد میں جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا۔

جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہیں ہوسکتی ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے ممالک تسخیر نہیں کیے اور گو کہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے فتوحات کا افتخار نہیں کیا تاہم بنی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیے جو نامورئی کے کام اونھون نے کئے وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے حاصل اور پیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے نہین کیا جاسکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنگی مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کاموں سے ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد عافیت مین آرام کرتے تھے مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال نالائم کا تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفاکاری اور ستم شعاری نتیجہ ہے اور دوسرے کے کار خیر کا نتیجہ دلہاے غربا ومساکین اور مجبور وتعدی سے اونکو محفوظ اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات معائب سے مبرا اور ہر حالت مین یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثنا خوان ہین۔ وہ فتوحات جنسے وہ اپنے نفس اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو اونھون نے دور کیا اور اس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچۂ طفلان لہو ولعب اور نادان تصور کرتا ہے۔

مگر قبل اسکے کہ ان اجزاے گران بہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتہ بیان سے باندہ کر شکنجۂ سینۂ محبت کنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو در سفتہ مین

جناب پرنس مرحوم کی خصلت اور سیرت کے بابت ڈاکٹر نارمن مکلوڈ نے سلک
تحریر بلاغت نظیر مین منسلک فرمائے ہین اون کو بھی راست راست بے کم وکاست
آویزۂ گوش حق نیوش سامعین اور ناظرین کرون -
بڑے بڑے معرکون پر جب کسی امور متعلقہ مملکت یا کاروبار سلطنت خواہ مفید خلائق
مین اون سے کوئی امر استصواباً پوچھا جاتا یا مشورہ لیا جاتا خواہ کسی فیصلہ کی
درخواست کیجاتی تو سوائے اون خدمات متعلقہ خانہ داری کے جنکی انتہا نتھی
اور ایک لحظہ اونکو فرصت نہ ملتی تھی جناب مرحوم ہمیشہ مستعد وتیار رہتے سب سے
عمدہ صلاح بتاتے اور آخر کو یہی کامیاب ہوجاتے کسی کو اون کے اخلاق اور طرز
وروش پر آپس مین سرگوشی کرتے نہین دیکھا معاملات سلطنت اور کاروبار مملکت مین
کوئی تدبیر اون کی خلاف نہ پڑی جو کام کیا اوسکا بخیر انجام ہوا اور نہ کبھی اونکی کوئی
صلاح خلاف ہوئی جو بات ہوئی وہ بہت صاف ہوئی جو امر کیا اوس مین مفاد
سلطنت کا خیال رکھا اور کوئی بات کبھی ایسی نکلی جس سے اون کی تعظیم وتکریم مین
فرق آتا کوئی اون کا دشمن ہوجاتا (ہم یہان اون لوگون کو مستثنے کرتے ہین جو جادۂ
راستی اور انصاف کے باہر قدم دہرتے ہین اور بیہدردی کا دم بھرتے ہین) ہر قول و
فعل مین جو لایق تعریف اور محبت قومی کے تھا وہ اوس مین پورے نکلے لوگون کی
حاجت اور امور خیر وبرکت کو فوراً جان لیتے جسمین لوگون کی ذرا سی بھی بھلائی ہوتی اوسکو
معاً پہچان لیتے چنانچہ یہی سبب تھا کہ ہر اہل فرقہ اور صاحب حرفہ اون کو اپنا سالک
سالک اور ہادی ورہنما سمجھتا تھا ہر تاجر وکاشتکار عالم وفاضل غریب وامیر
سپاہی ونوکری پیشہ اون کو اپنا پیشوا سمجھتا تھا جو چند اشخاص گذر گئے ہین
اور دنیا مین اپنا نام کر گئے ہین اون کے مقابلہ مین جناب مرحوم کے نسبت یہہ
نہین کہا جاسکتا ہے کہ ایک سرو ہزار سبو اخواہ ایک انار وصد بیمار کی کیفیت تھی بلکہ
حقیقت یہہ ہو کہ یہہ عجیب خلقت کے آدمی تھے اور خاص کر کے ایسے زمانہ مین پیدا ہوئے جو
طاقت کا زمانہ کہا جاتا تھا یہان طاقت سے مراد وہ طاقت نہین ہے جو اونکے بہر گمان نے

اپنے سلاح و بکتر کے ذریعہ سے ظاہر کی تھی یعنے طاقت جسمانی اور دلاوری کے کام کیے افواج بری اور بحری کے سرداری مین نام کیے یہان تو طاقت دلی اور دماغی اور علمی و عملی اور بلند فکری اور عالی ہمتی درکار تہا جو لوگون کی حاجتونکو جانے اون کی مشکلون کو پہچانے ایسی تدبیر بتائی جن سے اون کی تکلیف دور ہوجائے خلاصہ یہہ ہے کہ وہ طاقت جو اعلی ترین مراتب و اغراض کے پورا کرنیکے لیے ضرور ہے مطلوب تھی —

ان اوصاف پسندیدہ اور صفات حمیدہ مین خوشامد نے مطلق راہ نہین پائی ہے اور نہ اس مین کچھہ سخن تراشی اور طبع آزمائی ہے بلکہ راست راست بیان ہے صداقت کا امتحان ہے اور مین تو پہلے اوپر لکھہ آیا ہون کہ جناب شاہزادہ مرحوم کا طریقہ بسر اوقات ایسا نہ تھا جس سے نمایش اور ظاہری نمود پائی جاے مگر ہان اس بات کا تو مقر ہون کہ وہ حد درجہ کی خودرائے اور ضدی تھے شاہزادہ مرحوم نے تاحیات محنت مین بسر کی اور بہہ سبب تکلیف اونھون نے اپنی عزیز بی بی اور اونکی رعایا کی خدمتگذاری مین برداشت کی اونھون نے طالب علمون کیسی محنت اور جفاکشی بطیب خاطر امور اہم کے انصرام کے لیے اختیار کی تھی علاوہ اسکے ایک گروہ کو اعلی درجہ پر پہچایا غربا کی خبرگیری شائقون کی ایجاد مین ترقی دینا اور برطانیہ کی بہبودیون کا ازدیاد اون کی کم فرصتی کی اوقات کا کام تھا اور انھین کامون کے سرانجام مین اونھون نے عمدہ ترین حصہ اپنے عمر عزیز کا صرف کیا یہہ سخت محنتین اور جان فشانیان جو برطانیہ کے باشندون کی بہبودی اور ترقی کے لیے نہایت بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے ظہور مین آئین اگر کسی گذشتہ زمانہ مین ظاہر ہوتین تو بالضرور شاہزادہ مرحوم کا پیغمبرون مین شمار کیا جاتا اور اون کے مزار مبارک پر لاکھو زائر باعتقاد قلبی و عقیدت دلی حاضر ہوکر سر بسجود رہتے اور اوسکے طواف و زیارت سے فیض یاب ہوکر اون کی پرستش کرنے لگتے مگر اس زمانہ مین کہ شائستگی نے ترقی پائی ہے جہل کی شامت آئی ہے تعصب کی خفت ہے نیکی کی قدر منزلت ہے اسباب کا دم بھرنا لن ترانی کی لینا بیجا ہے جو کچھہ

اس بارہ مین سے لکھے روا ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم نیکی اور نمونیون مین بہیثال تہے ہر فن مین صاحب کمال تہے جو لوگ نیکی سے شناسا ہین اور خوبی سے آشنا ہین وہ اسکو خوب جانتے ہین کہ شرط خدمت کا کچہہ نتیجہ ہے اور اوس سے ایفا کرنیکا کیا درجہ ہے اور بمشقت تمام اور بمحنت مالاکلام اوسی کام کو عمل مین لاتے ہین جس سے دنیا مین نیک نام ہو جاتے ہین اور اپنے وطن خاص خواہ اوس جگہ مین جہان انہون نے توطن اختیار کرلیا ہے اپنے شرط خدمت کو ادا کرتے ہین اور رات دن اوسکی ترقی اور بہبودی کی فکر مین رہا کرتے ہین شاہزادہ عالی تبار کو خداوند کریم جنت نصیب کرے ایسے نیک ذات ستودہ صفات اور مرحوم دوست کو اپنے جوار رحمت کے قریب کرے زیادہ کہانتک ناظرین کی سمع خراشی کرون بہتر ہے کہ زبان قلم بہ سکوت و بند

جناب شاہزادہ البرٹ اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کی اولاد

جناب پرنس البرٹ نے نو اولاد چھوڑی جن مین سے بفضل ایزدی کوئی ضائع
نہین ہوا اور کوئی نالائق نہین نکلا وہ یہ ہین ٭ ٭ ٭ ٭

۱ - جناب وکٹوریا پرنسس رائل جو ۲۱ - نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین اور جن کا عقد
نکاح ۱۸۵۸ء عیسوی مین جناب فریڈرک شاہزادہ ولیعہد پروشیا کے ساتھہ ہوا

۲ - جناب البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز جو ۹ - نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے اور جن کی
شادی پرنسس الگزنڈرا شہزادی ڈنمارک کے ساتھہ ہوئی اون کی دو اولادین

۳ - جناب ایلیس ماڈ میری جو ۲۵ - اپریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین اور جنکا عقد جولائی
۱۸۶۲ء عیسوی مین عالی جناب پرنس لوئس شاہزادہ ہیسی دارمسٹاڈٹ کے ساتھہ ہوا

۴ - جناب الفرڈ ارنسٹ البرٹ جو ۶ - اگست ۱۸۴۴ء عیسوی کو تولد ہوئے
اور ۱۸۷۰ء عیسوی مین رونق بخش ہندوستان ہوئے تھے انگلستان کے
خاندان شاہی کے یہ پہلے رکن ہین جنہون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے
اس ملک کو زیب و زینت بخشی انکی شادی ۲۳ - جنوری ۱۸۷۴ء کو بمقام دار الخلافہ
روس گرانڈ ڈچز میری الگزانڈرونا شہنشاہ روس کی بیٹی سے ہوئی

۵ - جناب ہیلینا اگسٹا جو ۲۵ - مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین تھین ٭

۶ - جناب لوئیسا جو ۱۸ - مارچ ۱۸۴۸ء عیسوی پیدا ہوئی تھین

۷ - جناب آرتھر ولیم جو یکم مئی ۱۸۵۰ء عیسوی کو پیدا ہوئے تھے

۸ - جناب لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷ - اپریل ۱۸۵۳ء عیسوی کو پیدا ہوئے تھے

۹ - جناب بیاٹرس میری وکٹوریا جو ۱۴ - اپریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی تھین

فہرست تصنیفات و تالیفات پنڈت لچھمن ناتھ صاحب

۱ ۔ ترجمہ صفوۃ المصادر بزبان اردو از فارسی مطبوعہ مطبع اردو اخبار دہلی محمد باقر

۲ ۔ انشاء فارسی

۳ ۔ انشاء اردو

۴ ۔ ترجمہ کتاب نظم قدر زبان مع نظم فارسی مین (ناتمام)

۵ ۔ کپنڈیم آبکاری و اسٹامپ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

۶ ۔ انتخاب و فہرست سرکلرات صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ من ابتدا سنہ ۱۸۶۲ عیسوی لغایت سنہ ۱۸۷۶ عیسوی مطبوعہ ایضاً ۔

۷ ۔ علم المسلات فی تشریح الجبرح والاصوات درباره شہادت و اکتمان بمقدمہ فوجداری مطبوعہ ایضاً ۔

۸ ۔ مفید البنات لڑکیون کے تعلیم کے لیے ۔

۹ ۔ شراب حیات ۔

۱۰ ۔ رنگ محل سکندر اعظم کا ہندوستان مین آنا مع دیگر کو الف کے ۔

۱۱ ۔ تزک جرمنی

تمت